قومی نصاب کونسل (NCC) وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان،
"اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے نمائندہ علماء کرام، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB)
اور نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ (DCTE) خیبر پختونخوا سے منظور شُدہ

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء و طالبات

حصّہ سوم

نام ______________________________

ولدیت / سرپرست ______________________

کلاس ______________ سیکشن ______________

اسکول ______________________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے شائع شُدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل .... (طبع 1 تا 14) – 2010ء تا 2024ء- کل تعداد: 1,466,750 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء-تعداد: 60,000
- حصّہ دوم ....(طبع 1 تا 11) – 2011ء تا 2022ء- کل تعداد : 667,000 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء -تعداد: 50,000
- حصّہ سوم ....(طبع 1 تا 10) – 2012ء تا 2022ء - کل تعداد: 410,000 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء -تعداد: 20,000
- حصّہ چہارم............ (طبع 1 تا 8) – 2013ء تا 2022ء - کل تعداد: 320,000 — طبع جدید............. اکتوبر 2024ء -تعداد: 20,000
- حصّہ پنجم .... (طبع 1 تا 6) – 2015ء تا 2022ء- کل تعداد : 259,000 — طبع جدید .... اکتوبر 2024ء – تعداد: 20,000
- حصّہ ششم............ (طبع 1 تا 2) – 2018ء تا 2019ء -کل تعداد: 69,562 — طبع جدید .... ستمبر 2022ء– تعداد:15,000
- حصّہ ہفتم............ (طبع 1) – 2019ء تعداد: 70,000 — طبع جدید .... ستمبر 2022ء– تعداد:5,000

زیرِاہتمام: شعبہ تصنیف وتالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

جملہ حقوق بحق دی علم فاؤنڈیشن محفوظ ہیں !

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ادارہ ”دی علم فاؤنڈیشن“ کی جانب سے مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کی تمام مطبوعات رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید برآں ادارہ اپنی مطبوعات (بشمول مضامین اور اقتباسات) کے ضمن میں اجازت دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص، ادارہ یا ناشر دی علم فاؤنڈیشن کے تیار کردہ کسی علمی مواد کو شائع کرنا چاہتا ہے تو وہ اشاعت سے قبل دی علم فاؤنڈیشن کے طے شدہ قواعد وضوابط کے مطابق باقاعدہ تحریری اجازت ضرور حاصل کرے۔ البتہ بغیر اجازت اس کتاب کا کوئی حصہ نقل کرنا، ترجمہ کرنا یا اس کے کسی پیراگراف اور نکات کو جزوی یا کلی طور پر کسی دوسری درسی یا امدادی کتاب میں نوٹس، نکات، پیراگراف یا خلاصے وغیرہ کی شکل میں استعمال کرنا کاپی رائٹس کی خلاف ورزی متصور ہوگا۔ جس پر دی علم فاؤنڈیشن اس فرد، ادارے یا ناشر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا پورا حق رکھتا ہے۔

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ تدریسِ قرآن کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں اور اغلاط سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

تیارکردہ: شعبہ تحقیق وتصنیف دی علم فاؤنڈیشن کراچی

نگران ومدیران

- شجاع الدین شیخ (ڈائریکٹر پروگرامز)
- حافظ شاہنواز اعوان (ڈپٹی ہیڈ قرآن پروگرام)

اراکین جائزہ واصلاح کمیٹی (قومی نصاب کونسل "NCC" واتحاد تنظیمات المدارس پاکستان کے نمائندہ علماء کرام)

- علامہ سید ارشد سعید کاظمی
- مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل
- مولانا نجیب اللہ طارق
- علامہ شیخ محمد شفا نجفی
- مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان
- مولانا غلام محمد سیالوی
- ڈاکٹر داؤد شاہ

معاون مؤلفین ونظر ثانی کمیٹی

- ڈاکٹر محمد الیاس
- پروفیسر ڈاکٹر مظہر حسین
- مولانا حافظ محمد عبد الرزاق نقشبندی

مشاورتی کمیٹی

- مولانا محمد امجد حسین
- الشیخ مولانا عبد الصمد عبد العزیز
- ڈاکٹر مولانا قاری سکندر حیات
- مولانا پروفیسر ڈاکٹر شفیق الرحمان
- مولانا ڈاکٹر ضمیر اختر خان
- مولانا ڈاکٹر زمین خان
- پروفیسرہ اَمتہ الرحمان
- مولانا مفتی قمر الحسن ایڈوکیٹ
- عذرا انور
- انجینئر نعمان اختر
- پروفیسر محمد رفیق
- محمد جواد خان

کمیٹی برائے تحقیق، پروف ریڈنگ اور فنی معاونت

- سید وجاہت علی
- مظہر حسین
- مولانا احمد علی
- مولانا محمد طلحہ
- مولانا محمد زاہد
- مولانا ابرار
- سید رحمان حیدر
- مولانا تاج منیر
- محمد مزمل
- محمد عادل
- صاحبزادہ اسامہ بن جلیل

ڈیزائننگ: دی علم فاؤنڈیشن   طباعت واشاعت: دی علم فاؤنڈیشن   ایڈیشن: 2022-23

حرفِ تشکر

دی علم فاؤنڈیشن "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تیاری میں معاونت فرمانے والے تمام معزز علماء کرام، ماہر حفاظ وقراء، محترم اساتذہ کرام اور ماہرین تعلیم کا انتہائی شکر گزار ہے جنھوں نے اس نصاب پر نظر ثانی فرما کر اپنی تجاویز کے ذریعے اِسے بہتر سے بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نیز ہم ان اداروں اور ان کے متعلقین کے لئے بھی صمیمِ قلب سے دعاگو ہیں جنھوں نے پورے اخلاص کے ساتھ اس نصاب کو تدریس کے لئے منظور کرانے میں اپنا حصّہ شامل فرمایا۔ اللہ ﷻ ان سب حضرات کی خدمتِ قرآنی کی کاوشوں کو اعلیٰ درجہ میں قبول فرما کر فلاحِ دارین کا سبب بنائے۔ آمین

THE ILM FOUNDATION (TIF)
245-1/I, Block 6, P.E.C.H. Society, Karachi-75400 (Pakistan)
Phone: (92-21) 3430 4450–51, **Mobile:** 0335-3399929
Website: www.tif.edu.pk, **Email:** info@tif.edu.pk, tif1430@gmail.com
Facebook: TheILMFoundationTIF

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. ANY SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیاوآخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتاہے جیساکہ اللہ ﷻ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ضرور فیصلہ کن کلام ہے۔"(سورۃ الطارق ۸۶، آیت:۱۳)

اس دنیامیں ہماراعروج وزوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیساکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا"بے شک اللہ ﷻ اِس قرآنِ حکیم کی بدولت قوموں کو عروج عطافرمائے گااور اِس (کوترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل ورسواکرے گا۔"

حضرت سیدنا علی کرّمَ اللہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ان سے کیسے بچا جاسکتاہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والاہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ ﷻ اس کا غرور خاک میں ملادے گااور جو کسی اور جگہ سے ہدایت ورہنمائی تلاش کرے گا اللہ ﷻ اسے گمراہ کردے گا، یہ قرآن حکیم اللہ ﷻ کی عطاکردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔"

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارو مدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے۔ جیساکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہوگا یا تمہارے خلاف۔"

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم ﷺ" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ان پر دل سے ایمان رکھیں اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔الحمدللہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیاجاتاہے۔ جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہوجاتاہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمرہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تواُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یادرکھنااور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہوجائے گا۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظّم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء وطالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔اُمید ہے کہ اِن شاءاللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء وطالبات پورے قرآن حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہوجائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہوسکے گا۔یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کاذریعہ بن سکے گی۔

اللہ ﷻ سے دعاہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء وطالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

"مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کی نمایاں خصوصیات

1. قومی نصاب کونسل (NCC) اور اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا " اصلاح وتصدیق شدہ نصاب"۔
2. ستر (70) سے زائد معتبر اور معروف تراجم وتفاسیر سے ماخوذ مکمل قرآنِ مجید کا "متفقہ ترجمہ قرآنِ حکیم اور مختصر تشریحات پر مبنی نصاب"۔
3. مشکل اصطلاحات اور ایسے الفاظ جن سے کوئی منفی مفہوم نکل سکتا ہو ان سے اجتناب کر کے زبان وادب کا لحاظ رکھتے ہوئے "بہترین الفاظ کے ساتھ عام فہم انداز"۔
4. تعلیمی اصول وقواعد کے مطابق تدریجاً "آسانی سے قدرے مشکل کی طرف جانے والا اندازِ بیان وترتیب"۔
5. طلبہ کی ذہنی اور علمی سطح اور تربیتی نکتہ نظر سے نصاب سے متعلقہ "مختصر، جامع اور مصدقہ مواد کے ساتھ، اداب اور اخلاق وکردار میں بہتری کا اسلوب"۔
6. طلبہ کی دلچسپی اور نفسیات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے معتبر مواد کے ساتھ "قصص الانبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور دیگر اہم واقعات"۔
7. عربی متن کو ترجمہ سے ہم آہنگ کرنے کے لئے "دو رنگوں کا استعمال"۔
8. سورتوں کے مرکزی مضامین سے آگاہی کے لئے "شانِ نزول اور تعارف"۔
9. نصاب میں موجود "متن قرآنِ مجید کی رجسٹرڈ پروف ریڈرز اور محکمہ اوقاف سے تصدیق"۔
10. قرآنِ حکیم میں بیان کیئے گئے واقعات کے محل ومقام سے واقفیت کے لئے "رنگین نقشوں کا استعمال"۔
11. ہر سبق کے آخر میں سبق آموز اور علمی وعملی ہدایات پر مشتمل اہم نکات "علم وعمل کی باتیں"۔
12. سنتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ" سے طلبہ کے تعلق کی مضبوطی کے لیے "احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی"۔
13. طلبہ کی فکری رہنمائی اور کردار سازی کے لئے "سوچیئے" اور "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوانات کے تحت معاون معلومات واعمال۔
14. مختلف سرگرمیوں اور سوالات کے ذریعے "طلبہ اور اساتذہ میں سوالات وجوابات کا موقع"۔
15. ہر سبق سے متعلق طلبہ کے فہم اور قابلیت کا جائزہ لینے کے لئے "جدید اسلوب وانداز سے مختلف انواع واقسام کی مشقیں"۔
16. ہر سبق کے متعلق طلبہ کی تفہیم اور تربیت کے لئے دلچسپ، تربیتی اور معاون عملی "گھریلو سرگرمیاں"۔
17. طلبہ کے ساتھ والدین اور سرپرستوں کا بھی قرآن حکیم سے تعلق مضبوط کرنے کی منظم کوشش۔
18. دیدہ زیب اور جاذبِ نظر رنگوں سے ہم آہنگ عربی اور اردو کے "بہترین فونٹس" کا استعمال۔
19. خوبصورت ڈایزئن کے ساتھ "بین الاقوامی معیار کے مطابق اعلیٰ کاغذ پر بہترین طباعت اور جلد بندی"۔
20. معروف تفاسیر کی روشنی میں آیات کی تشریح اور وضاحت کے لئے ہر درسی کتاب کے ساتھ جامع انداز میں تیار کردہ "رہنمائے اساتذہ"۔
21. تدریسی عمل بہتر بنانے کے لئے "عمومی تدریسی ہدایات، اسباق کی منصوبہ بندی، عمومی پوچھے جانے والے سوالات، ماڈل پیپرز، کوئز اور مقابلہ جات کے لئے معاون مواد"۔
22. اساتذہ کی "تربیت وجائزہ (Training & Evaluation) کا موثر نظام"۔
23. تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ڈیمو کلاس "Demo Class"۔
24. اساتذہ کی ترغیب وتشویق اور معلم انسانیت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے طریقہ تدریس سے آگاہی کے لئے "ویڈیو لیکچرز کی سیریز"۔
25. آن لائن کورس اور استفادہ کے لیے "لرننگ مینجمنٹ سسٹم (LMS)" اور یوٹیوب (YouTube) پر "اسباق کی ویڈیوز"

مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کے خاص امتیازات:

26. تمام وفاقی تعلیمی اداروں میں تدریس کے لئے "قومی نصاب کونسل (NCC) کی طرف سے منظوری کا نوٹیفکیشن اور این او سی کا اجراء" اور تدریسی عمل جاری۔
27. نصاب پر تمام مکاتبِ فکر کے معروف اور جیّد "علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کے کلماتِ تحسین اسلامی نظریاتی کونسل کی نظر ثانی وستائش"۔
28. صوبہ خیبر پختونخوا میں "ڈی سی ٹی ای اور متحدہ علماء بورڈ خیبر پختونخوا سے منظوری" تمام پرائیویٹ اور سرکاری اسکولوں میں بطور لازمی نصاب نافذ۔
29. پاکستان کے ممتاز اور معروف ہزاروں پرائیویٹ اور سرکاری اسکولوں میں "بطورِ نصاب رائج" اور لاکھوں طلبہ کا گزشتہ کئی سالوں سے استفادہ۔
30. پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (پی سی ٹی بی) کی طرف سے تدریس قرآن کے لئے اس نصاب کے ترجمہ "متفقہ ترجمہ قرآنِ حکیم" کا انتخاب۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

THE ILM FOUNDATION
EXCELLENCE THROUGH EDUCATION

قومی نصاب کونسل وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت

اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان

تاریخ: ۲۸ جنوری ۲۰۲۰ء

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

حوالہ نمبر: No.F.1-1/2017-(NCC)

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اللہ رب العالمین کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر اپنے پیارے نبی اور رسول حضرت سیدنا محمد ﷺ کا اُمتی ہونے کا اعزاز بخشا اور آپ ﷺ کے ذریعے اپنی آخری الہامی کتاب قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے نوازا، جو ہماری ہدایت ورہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ بات بارگاہِ الٰہی میں مسلسل شکر بجالانے کے قابل ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل سے ہمیں خدمتِ قرآن میں زندگی کے کچھ اوقات صَرف کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو تادمِ آخر اس عظیم خدمت وسعادت سے وابستہ رکھے۔ آمین

خدمتِ قرآنی کے حوالے سے ادارہ "دی علم فاؤنڈیشن" کراچی نے ملک بھر کے تعلیمی اداروں کے لئے قرآنِ حکیم کے ترجمہ وتشریحات پر مشتمل آسان اور عام فہم نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" مرتب کیا جو سات حصوں پر مشتمل ہے۔ نصاب کی درسی کتب کے ہر حصہ کے لئے رہنمائے اساتذہ بھی مرتب کیا جارہا ہے۔ طلبہ وطالبات تک قرآنِ حکیم کی تعلیمات پہنچانے کے لئے یہ بہت قابل قدر کاوش ہے جو قرآن فہمی میں معاون ثابت ہوگی اور ان کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہوسکے گا۔ ان شاء اللہ

۲۰۱۷ء میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی طرف سے اس نصاب کو وفاقی اور صوبائی اسکولوں میں تدریس کے لئے منظور کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس حوالہ سے جہاں مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کرام، ماہرین تعلیم اور دانشوروں کی طرف سے تحسین وتائید حاصل ہوئی وہیں چند ممتاز ومعروف علماء کرام اور اصحابِ علم وفضل کی جانب سے ملک کے عظیم تر مفاد، امتِ مسلمہ میں باہمی وحدت اور اخوّت ومحبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے وزارتِ تعلیم کو انتہائی اہم تجاویز پیش کی گئیں۔ اس تناظر میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی کاوشوں سے پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے دینی مدارس وجامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل "اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان" کے معروف علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تمام معزز اراکین کمیٹی نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے قیمتی وقت نکال کر اس پورے نصاب پر بہت گہرائی، باریک بینی اور جانفشانی سے نظر ثانی فرمائی اور اصلاح طلب پہلوؤں کی نشاندہی کرکے رہنمائی فرمائی۔ گزشتہ تقریباً ڈھائی سالوں میں مجوزہ نصاب پر حتمی غور وخوض کے لئے وفاقی وزارتِ تعلیم کے نصابی ونگ "قومی نصاب کونسل (NCC)" وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت، سیکریٹریٹ اسلام آباد میں کمیٹی کے کئی اجلاس منعقد ہوئے جن میں اس نصاب سے متعلق قابلِ تحقیق واصلاح طلب نکات وقتاً فوقتاً زیرِ غور وبحث لائے گئے۔ الحمدللہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی اس کمیٹی کے تمام معزز علماء کرام نے نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کی درسی کتب کے تمام حصّوں "اوّل تا ہفتم" پر باہمی غور وفکر اور گفت وشنید کے بعد مکمل اتفاق رائے قائم کیا۔ متفقہ طور پر منظور شدہ تمام نکات "دی علم فاؤنڈیشن" کے صاحبان نے انتہائی محنت، دیانت داری اور پوری ذمہ داری کے ساتھ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب میں شامل کیے۔ بعد ازاں مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تمام اصلاح شدہ حصّوں کی مذکورہ کمیٹی کے تمام معزز اراکین کی خدمت میں بھیج کر توثیق وتصدیق بھی کرائی گئی۔ اس عظیم کام میں مصروف تمام معزز علماء کرام، وفاقی وزارتِ تعلیم اور دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ متعلقین کی پُر خلوص کاوشیں، محنتیں اور معاونتیں انتہائی قابل قدر ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خدمتِ قرآن کے حوالہ سے تمام حضرات کی جملہ کاوشیں قبول فرما کر ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اور اس عظیم کام میں مصروف تمام احباب کو اپنی اعلیٰ شان کے مطابق بہترین اَجر اور فلاحِ دارین عطا فرمائے۔ آمین

(جاری ہے)۔۔۔۔۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اس نصاب پر نظر ثانی، غور وخوض اور گفت وشنید کے دوران علماء کرام نے جن نکات اور پہلوؤں کو بحیثیتِ مجموعی مد نظر رکھا ان میں سے چند نمایاں یہ ہیں:

۱۔ مسلماتِ دین کا لحاظ رکھنا، شعائر اسلام اور عقائد اسلام کے حوالہ سے کوئی خلافِ واقعہ بات نصاب میں شامل نہ ہونا۔

۲۔ متفقہ امور کا بیان ملحوظ خاطر رکھنا اور کسی بھی مکتبہ فکر کی دل آزاری والے پہلوؤں سے مکمل اجتناب کرنا۔

۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت و خشیت اور اطاعت و فرماں برداری کی طرف راغب کرنا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، بالخصوص نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی محبت، ادب واحترام، اطاعت اور اتباع کے جذبہ کو اُجاگر کرنا اوران کی شان وصفات کا جامع تذکرہ کرنا، نیز اہل بیتِ اطہار وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے ادب واحترام اوراُن کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کو پیش نظر رکھنا۔

۴۔ تمام مکاتبِ فکر کی متفقہ رائے حاصل کرنے کے لئے وسعت نظری اور وسعتِ قلبی کا اہتمام کیا جانا۔

۵۔ ریاست کی سطح پر بالخصوص اورامت مسلمہ کی سطح پر بالعموم وَحدت ویگانگت اور باہمی ایثار واُخوّت کی فضا پیدا کرنے کے لئے نصاب کی جامعیت اور قابل قبول ہونے کا خاص خیال رکھنا اور اس بات کا خیال رکھنا کہ تمام مکاتبِ فکر کے طلبہ وطالبات اس سے یکساں مستفید ہوں۔

۶۔ ترجمہ قرآنِ حکیم میں الفاظِ قرآنی، عربی زبان وادب اور لغت کی حتی الوسع رعایت رکھنا۔

۷۔ احادیث اور تاریخی واقعات کے بیان میں حتی الامکان معتبر مواد استعمال کرنا۔

۸۔ زبان وادب کی شائستگی کا خیال رکھتے ہوئے محتاط الفاظ اور تراکیب کا استعمال کرنا۔

۹۔ معروف ومستند تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ اور تشریحات کا جائزہ لینا۔

۱۰۔ تمام مکاتبِ فکر کی مفید آراء وتجاویز شامل کر کے بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ دینا اور امتِ مسلمہ کی وَحدت کا تصور اُجاگر کرنا۔

وفاقی وزارتِ تعلیم اس نصاب پر اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نمائندہ تمام معزز علماء کرام کے اتفاق رائے کی روشنی میں دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے مرتب کردہ نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کو ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں تدریس کے لئے منظور کرتی ہے اوراس بات کی بھرپور سفارش کرتی ہے کہ اسے ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے نصاب میں شامل کیا جائے۔ مزید یہ کہ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان تمام معزز اراکین کو اس بات کی یقین دہانی کراتی ہے کہ:

۱۔ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز اراکین کی طرف سے مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تصدیق شدہ حصّوں میں آئندہ کسی بھی قسم کا اضافہ، ترمیم یا ترتیب میں کوئی تبدیلی اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مجوزہ علماء کرام سے مشاورت کے ذریعہ ہی عمل میں لائی جائے گی۔

۲۔ مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات کے نصاب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ اصلاح شدہ ایڈیشن کے مطابق کیا جائے گا۔

(جاری ہے)۔۔۔۔۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے جملہ اراکین بھی درج بالا تفصیلات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے دی علم فاؤنڈیشن کے تیار کردہ نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی مکمل تائید، توثیق اور تصدیق کرتے ہوئے تمام اسکولوں میں ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے تدریس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ پاکستان کی کمیٹی کے معزز نمائندگان:

۱۔ علامہ سید ارشد سعید کاظمی ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(سینئر نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان)

۲۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(نمائندہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی)

۳۔ مولانا نجیب اللہ طارق ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۴۔ علامہ شیخ محمد شفا نجفی ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد)

۵۔ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان)

MULANA GHULAM MUHAMMAD SIALVI
Chairman Punjab Quran Board
Govt. of the Punjab

۶۔ مولانا غلام محمد سیالوی ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(چیئرمین قرآن بورڈ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف قرآن اینڈ سیرت اسٹڈیز۔ لاہور)

نمائندۂ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان:

DR. DAWOOD SHAH
Director General
Academy of Education Planning
and Management
Ministry of Federal Education
and Professional Training
Islamabad

ڈاکٹر داؤد شاہ ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(ڈائریکٹر جنرل۔ اکیڈمی آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ وفاقی وزارتِ تعلیم اسلام آباد)

نمائندۂ دی علم فاؤنڈیشن کراچی:

Shujauddin Shaikh
Programs Director
The ILM Foundation

28/01/2020

شجاع الدین شیخ ــــــ دستخط ــــــــــ مہر ــــــــــ

(پروگرامز ڈائریکٹر۔ دی علم فاؤنڈیشن کراچی پاکستان)

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	تلاوتِ اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب، طلبہ کے لئے اہم ہدایات	۱۰
۲	سبق:۱ صاحبِ قرآن۔۔۔۔ ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم	۱۲
۳	سبق:۲ قصّۂ حضرت یوسف علیہ السلام (حصّہ اوّل)	۱۷
۴	سبق:۳ قصّۂ حضرت یوسف علیہ السلام (حصّہ دوم)	۳۳
۵	سبق:۴ سُوْرَۃُ الزُّخْرُف (سورت نمبر:۴۳، کل رکوع:۷، کل آیات:۸۹)	۴۷
۶	سبق:۵ سُوْرَۃُ الدُّخَان (سورت نمبر:۴۴، کل رکوع:۳، کل آیات:۵۹)	۵۸
۷	سبق:۶ سُوْرَۃُ الْجَاثِیَة (سورت نمبر:۴۵، کل رکوع:۴، کل آیات:۳۷)	۶۵
۸	سبق:۷ سُوْرَۃُ قٓ (سورت نمبر:۵۰، کل رکوع:۳، کل آیات:۴۵)	۷۳
۹	سبق:۸ سُوْرَۃُ الذّٰرِیَات (سورت نمبر:۵۱، کل رکوع:۳، کل آیات:۶۰)	۸۰
۱۰	سبق:۹ سُوْرَۃُ الطُّوْر (سورت نمبر:۵۲، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۹)	۸۷
۱۱	سبق:۱۰ سُوْرَۃُ النَّجْم (سورت نمبر:۵۳، کل رکوع:۳، کل آیات:۶۲)	۹۳
۱۲	سبق:۱۱ سُوْرَۃُ الْقَمَر (سورت نمبر:۵۴، کل رکوع:۳، کل آیات:۵۵)	۱۰۰
۱۳	سبق:۱۲ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن (سورت نمبر:۵۵، کل رکوع:۳، کل آیات:۷۸)	۱۰۷
۱۴	سبق:۱۳ سُوْرَۃُ الْوَاقِعَة (سورت نمبر:۵۶، کل رکوع:۳، کل آیات:۹۶)	۱۱۴
۱۵	سبق:۱۴ سُوْرَۃُ الْمُلْك (سورت نمبر:۶۷، کل رکوع:۲، کل آیات:۳۰)	۱۲۲
۱۶	سبق:۱۵ سُوْرَۃُ الْقَلَم (سورت نمبر:۶۸، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۲)	۱۲۸
۱۷	سبق:۱۶ سُوْرَۃُ الْحَاقَّة (سورت نمبر:۶۹، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۲)	۱۳۵
۱۸	سبق:۱۷ سُوْرَۃُ الْمَعَارِج (سورت نمبر:۷۰، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۴)	۱۴۱
۱۹	سبق:۱۸ سُوْرَۃُ نُوْح (سورت نمبر:۷۱، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۸)	۱۴۷
۲۰	سبق:۱۹ سُوْرَۃُ الْجِنّ (سورت نمبر:۷۲، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۸)	۱۵۳
۲۱	سبق:۲۰ سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل (سورت نمبر:۷۳، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۰)	۱۵۹
۲۲	سبق:۲۱ سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر (سورت نمبر:۷۴، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۶)	۱۶۵
۲۳	سبق:۲۲ سُوْرَۃُ الْقِیَامَة (سورت نمبر:۷۵، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۰)	۱۷۱
۲۴	سبق:۲۳ سُوْرَۃُ الدَّهْر (سورت نمبر:۷۶، کل رکوع:۲، کل آیات:۳۱)	۱۷۶
۲۵	سبق:۲۴ سُوْرَۃُ الْمُرْسَلَات (سورت نمبر:۷۷، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۰)	۱۸۲
۲۶	مشکل الفاظ کے معنی	۱۸۸
۲۷	”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل	۲۰۴

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

> **نوٹ:** تلاوتِ قرآن، فہم قرآن اور تجوید کی اہمیت مع قرآنِ حکیم کی بنیادی معلومات مطالعہ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔
۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تَعَوُّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔
۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔
۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔
۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔
۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔
۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔
۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول النّبیین ﷺ کی محبت و اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔
۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول النّبیین ﷺ کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہارِ خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔
۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔
۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری اُمت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء و طالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا چاہیئے جنہوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کر سکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں ہرگز صحیح نہیں ہے۔

۵۔ قرآنِ حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی خاتم النّبیین ﷺ کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ خاتم النّبیین ﷺ نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ خاتم النّبیین ﷺ کے اُسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱

صاحبِ قرآن۔۔۔ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ

وَاَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَيۡنِىۡ   وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآئُ
خُلِقۡتَ مُبَرَّأً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ   كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآئُ

ترجمہ:
(اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ!) آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا   اور آپ سے زیادہ حسین عورتوں نے جنا (ہی) نہیں
آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیئے گئے   گویا کہ آپ اپنے حسب منشا پیدا کیئے گئے

بلغ العلیٰ بکمالہٖ   کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسُنت جمیعُ خصالہٖ   صلوا علیہ و آلہٖ

ترجمہ:
آپ خاتم النبیین ﷺ بلندیوں پہ پہنچے اپنے کمال سے   چھٹ گئے اندھیرے آپ خاتم النبیین ﷺ کے حسن و جمال سے
بہت ہی پیاری ہیں سبھی عادات آپ خاتم النبیین ﷺ کی   آپ خاتم النبیین ﷺ پر اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی آل پر سلام ہو

حیاتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ

عام لوگوں کے مرنے کے بعد ان کے جسم میں تغیر و تبدل پیدا ہو جاتا ہے انبیاءِ کرام علیہم السلام اس سے مبرّا اور مُصفّٰی (پاک و محفوظ) ہیں، ان کے اجسام بعد از وصال بھی صحیح و سالم رہتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھائے (نقصان پہنچائے بلکہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نبی زندہ ہیں (یہاں تک کہ) ان کو رزق (بھی) دیا جاتا ہے اور سرکار دو عالم خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں قرآنِ مجید میں ہے کہ "اور یقیناً ہر آنے والا (وقت) بہتر ہے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے لئے پہلے (گزرے وقت) سے" تو نتیجہ یہ نکلا کہ میرے آقا خاتم النبیین ﷺ کا جسمِ انور آج بھی صرف صحیح و سالم ہی نہیں ہے بلکہ ہر آنے والے لمحہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی تابانی و شادمانی میں اضافہ کر رہا ہے۔ تو آیئے اب ہم اپنے پیارے نبی مکرم خاتم النبیین ﷺ کے اس سراپا مبارک کو یاد کرتے ہیں کہ سرِ اقدس سے لے کر قدمِ ناز تک جہاں بھی نگاہ پڑتی ہے ہر عضو مبارک کا حسن یہی کہتا ہے کہ صرف مجھے ہی دیکھتے رہو اور صرف میری رعنائیوں میں ہی کھوئے رہو۔

جلوہ ٔ والضحیٰ دیکھتے رہ گئے   حسن بدرُ الدُّجیٰ دیکھتے رہ گئے

سرورِ کائنات خاتم النبیین ﷺ کا دل رُبا سراپا اور ہوش رُبا حسن

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وہ حسن و جمال عطا فرمایا جس کی کماحقہٗ تعریف و توصیف سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔ جس نے جو کچھ بھی لکھا وہ اس سے بہت کم ہے جیسے میرے سرکار ہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی   جیسے میرے سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

آپ ﷺ حسن وجمال اور خوبی وکمال کا مظہر ہیں۔ ساری کائنات کا حسن، جمالِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک ادنیٰ جھلک ہے۔ حضرت علی کرّمَ اللہُ وجہَہٗ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے والا بالآخر یہ پکار اٹھتا کہ آپ ﷺ جیسا نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا	تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا	تیرے خالق حسن وادا کی قسم

رسول اللہ ﷺ خود نہ صرف اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے ہی معززومکرم تھے بلکہ دوسروں کی نگاہ میں بھی بڑے ذی شان تھے۔

آپ ﷺ کا قد مبارک اپنی قوم کے لوگوں میں درمیانے سے تھوڑا بلندی کی طرف مائل تھا مگر جب لوگوں میں جلوہ گر ہوتے تو سب سے قد آور نظر آتے۔ آپ ﷺ کا چہرۂ انور سورج کی طرح روشن تھا۔ آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک میں مناسب گولائی آپ ﷺ کے رخ زیبا کے حسن اور نورانیت کو مزید واضح کررہی ہے یا یوں کہہ لیں کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور اس طرح چمکتا ہوا نظر آتا جیسے چودھویں رات کا چاند بلکہ چاندنی رات تھی اور سرخ دھاری دار لباس میں جب آپ ﷺ کو دیکھا گیا اور چاند کے ساتھ تقابل کیا گیا تو دیکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ چاند سے بدرجہا خوبصورت ہیں۔

چاند سے تشبیہ دینا کیا یہی انصاف ہے	اس کے چہرے پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے
جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے	ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

یا صاحب الجمال ویا سید البشر	من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ترجمہ:

اے صاحب حسن وجمال! اور اے انسانوں کے سردار ﷺ! آپ ﷺ کے رخِ انور سے (تو) قسم ہے چاند بھی چمک اٹھا

آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں جامع ومختصر بات یہ ہے کہ خدا کے بعد آپ ﷺ ہی اعلیٰ مرتبت ہیں

آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین ترین آواز والے ہیں۔

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا	یوسف کو ترا طالب دیدار بنایا

عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کی جاذبیت میں کمی واقع ہو جاتی ہے مگر آپ ﷺ نے جبکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ امامت کرا رہے تھے آخری بار حجرے کے پردے سے اپنے چہرۂ انور کو طلوع فرمایا تو دیکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ چہرۂ انور تو قرآن کا ورق معلوم ہو رہا تھا اور اس کیفیت کی بنا پر وہ بے قابو ہونے لگے قریب تھا کہ وہ دورانِ نماز آپ ﷺ کے قدموں پر قربان ہو جاتے مگر اس مرقع حسن وجمال نے اشارے سے انہیں اپنے اوپر قابو پانے کا حکم دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹھہر گئے۔

آپ ﷺ کی پیشانی مبارک نہایت چوڑی، گولائی میں حسن وجمال کا مرقع کہ رات کے اندھیرے میں آپ ﷺ کی پیشانی مبارک چمکتی دمکتی نظر آتی۔ آپ ﷺ کی مبارک آنکھیں موٹی اور قدرے دراز تھیں جن میں لال رنگ کا ڈورا تیرتا اور حسن وجمال بکھیرتا نظر آتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں مبارک میں سرمہ لگایا ہوا ہے جبکہ آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں کی سیاہی اور سفیدی انتہائی صاف وشفاف انداز میں ظاہر ہو رہی ہوتی۔ اور آپ ﷺ کی پلکیں مبارک دراز، خم دار یا یوں کہیئے کہ چشمانِ مقدس پر گھنی سیاہ اور دراز پلکوں کا دلربا سایہ۔ آپ ﷺ کے ابرو مبارک کمانوں کی طرح خوبصورت خم دار آنکھوں پر لگائے ہوئے معلوم ہوتے، دور سے لگتا کہ دونوں حسین وجمیل مبارک ابروئیں ملی ہوئی ہیں۔

ان کے گیسو نہیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے	ان کے ابرو نہیں دو قبلوں کی یکجائی ہے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

لیکن حقیقتاً ان کے درمیان ایک رگ مبارک تھی جو جلال کے وقت ابھر آتی اور اس سے آپ کے جلال مبارک کو با آسانی پہچان لیا جاتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے رخسار مبارک نہ زیادہ نہ کم، بلکہ مناسب گوشت سے بھرے ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی کھڑی و دراز بینی (ناک) مبارک میں ہلکا سا خم کہ حسن کے مطابق اٹھی ہوئی بینی مبارک پر ہلکا سا نور مبارک ظاہر ہوتا اور ہر چیز اپنی اپنی جگہ اپنا حسن نمایاں کرتی ہوئی نظر آتی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ کشادہ تھا۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے لب ہائے مبارک کہ مقدس ہونٹ پتلے پتلے گلابی نرم و نازک تھے معلوم یہ ہوتا کہ گلاب کے پھول کی دو پنکھڑیاں رکھی ہوئی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک دانت معلوم یہ ہوتا کہ پروردگار نے گویا موتی جڑ دیئے ہیں سامنے والے دونوں دانتوں مبارک میں ہلکی فراخی تھی جب آپ خاتم النبیین ﷺ گفتگو فرماتے یا مسکراتے تو موقع محل کی مناسبت سے نور کی کرنیں ظاہر ہوتیں کہ بعض اوقات دیواریں چمک اٹھتیں اور حجرہ مبارک جگمگ جگمگ کرتا نظر آتا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کی روشنی میں گری ہوئی سوئی تک اٹھالی۔

> سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے　　رات کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان کے مطابق آپ خاتم النبیین ﷺ کی داڑھی مبارک نہایت گھنی جس میں چند بال مبارک سفید دکھائی دیتے آپ خاتم النبیین ﷺ کا سرِ اقدس اعتدال کے ساتھ بڑا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی زلفوں میں گھنگر یالا پن، جب آپ خاتم النبیین ﷺ سرِ اقدس کو ذرا زور سے جنبش دیتے تو مانگ خود بخود ظاہر ہو جاتی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زلفیں مبارک کبھی کانوں کی لو تک ہوتیں اور کبھی شانوں مبارک کو چھو رہی ہوتیں اور کبھی ان کے درمیان۔ الغرض یہ کہ

> روئے روشن پہ زلف سیہ دیکھ کر　　ہم ضحیٰ اور سجیٰ دیکھتے رہ گئے

آپ خاتم النبیین ﷺ کی گردن مبارک موتی کی گردن کی طرح تراشی ہوئی معلوم ہوتی اور چاندی کی طرح مائل بہ سرخی تھی، آپ خاتم النبیین ﷺ کے تمام اعضا مبارک نہایت مناسب پر گوشت اور جوانی کے رعب و دبدبہ اور حسن و جمال سے بھرپور۔ پیٹ مبارک سینہ سے نکلا ہوا نہ تھا۔ اور سینہ مبارک فراخ و چوڑا، آپ خاتم النبیین ﷺ کے تمام جوڑ مضبوط اور جوانی کے محاسن کا مجموعہ، آپ خاتم النبیین ﷺ کے بدن مبارک کا وہ حصہ جس پر سورج کی روشنی پڑتی رہتی تھی اس کی ملاحت اس حصہ کی نسبت زیادہ تھی جو کپڑوں میں چھپا رہتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ایسا گندمی رنگ تھا کہ اس میں چمک نمایاں ہو جائے اسی لئے آپ خاتم النبیین ﷺ کی زیارت کرنے والا یوں محسوس کرتا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا جسمِ انور سرخ و سفید چاندی میں ڈھلا ہوا ہے۔ جیسا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ عمرۂ جعرانہ کے موقع پر جب احرام میں تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے جسمِ اطہر کو دیکھ کر بلا اختیار کہا "كَاَنَّهٗ سَبِیْكَةُ فِضَّةٍ" معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ سرخ و سپید چاندی میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینۂ انور کے بالائی حصہ سے ناف تک تلوار کے انداز پر درمیان میں بالوں کی خوبصورت لکیر تھی اس کے علاوہ سینہ اطہر اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھے مگر بازو اور شانوں مبارک پر آگے اور پیچھے کچھ بال مبارک آپ خاتم النبیین ﷺ کی مردانگی نمایاں کرتے نظر آتے، کلائیاں دراز اور ہتھیلیاں فراخ تھیں نیز ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت، ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی، پاؤں کے تلوے قدرے گہرے اور قدم ہموار کہ ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا، جب چلتے تو قوت سے چلتے، وقار سے پاؤں اٹھاتے اور پُرسکون کشادہ قدم چلتے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں اور زمین آپ خاتم النبیین ﷺ کے قدموں سے لپٹ رہی ہے جبکہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ رہے ہوتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھ مبارک نرم اور بے حد خوبصورت پر گوشت کہ ہمہ وقت خوشبو پھوٹتی رہتی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی پنڈلیاں مبارک موزوں گوشت کے ساتھ چمکدار اور قدم انور نہایت خوبصورت اور ایڑیاں مبارک نازک کہ زیادہ گوشت نہ تھا۔

> ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا　　رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION ANY SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ہر آنے والا لمحہ ہر گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہے۔ ہمیں بھی اپنی زندگی کو حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق بہتر بنانے کی فکر کرنی چاہیئے۔

۲- انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ وصال کے بعد بھی ہمیشہ محفوظ و سلامت رہتے ہیں۔

۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بعد کائنات میں رسول اللہ ﷺ مقدس ترین ہستی ہیں۔

۴- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو بے مثل حسن و جمال عطا فرمایا۔

۵- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور جاں نثاری کا اظہار کرتے تھے۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

۶- حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ مبارکہ بیان کرنے والا بالآخر یہ پکار اُٹھتا کہ آپ ﷺ جیسا نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔

۷- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

۸- حضور اکرم ﷺ کی مبارک زلفوں کی زیادہ سے زیادہ لمبائی شانوں یعنی کاندھوں کے درمیان تک تھی۔ لہٰذا زلفیں رکھنے والے لوگوں کو بھی اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

۹- رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو پُروقار انداز سے اور نظریں جھکا کر چلتے۔ ہمیں بھی آپ ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے یہی پُروقار طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔

۱۰- خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نہ صرف خود اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے انتہائی معزز و مکرم تھے بلکہ دوسروں کی نگاہوں میں بھی بہت اعلیٰ مرتبت، محترم اور ذیشان تھے۔

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- آپ ﷺ کے حسن و جمال اور اوصافِ مبارکہ کو بیان کرنے والے کے بارے میں حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہٗ کیا فرماتے ہیں؟

____

____

۲- نبی کریم ﷺ کی پیشانی مبارک کا حسن و جمال کیسا تھا؟

____

____

۳- رسول اللہ ﷺ کو علالت کے دوران جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو ان کے جذبات کیا تھے؟

____

____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴- جب حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ گفتگو فرماتے یا مسکراتے تو ارد گرد کے ماحول پر آپ خاتم النبیین ﷺ کے حسن و جمال کا کس طرح اظہار ہوتا؟

____

____

۵- حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر بحالت احرام میں دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں بے ساختہ کیا کہا؟

____

____

سوال ۲ ذیل میں دیئے گئے جملے مکمل کیجیے:

عام لوگوں کے ______ کے بعد ان کے جسم میں تغیر و تبدل پیدا ہو جاتا ہے ______ اس سے مبرّا اور مصفّٰی (پاک و محفوظ) ہیں، ان کے جسم ______ کے بعد بھی صحیح و سالم رہتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین پر ______ کر دیا ہے کہ وہ ______ کے اجسام کو کھائے (نقصان پہنچائے بلکہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ______ زندہ ہیں (یہاں تک کہ) ان کو ______ (بھی) دیا جاتا ہے۔ اور سرکارِ دو عالم خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں قرآن مجید میں ہے کہ "اور یقیناً ہر آنے والا ______ بہتر ہے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے لئے پہلے ______ سے" تو نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے آقا خاتم النبیین ﷺ کا ______ آج بھی صرف صحیح و سالم ہی نہیں ہے بلکہ ہر آنے والے ______ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کی تابانی و شادمانی میں ______ کر رہا ہے۔

گھریلو سرگرمی

- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خصائل اور حسن و جمال کے بارے میں دیئے گئے اشعار زبانی یاد کریں اور اپنے سب گھر والوں کو جمع کر کے سنائیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲ قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (حصّہ اول)

حضرت یوسف علیہ السلام کا تعارف

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نبی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ۱۲ بیٹے عطا فرمائے۔ جن میں ۱۰ بڑے اور ۲ چھوٹے تھے۔ چھوٹے بیٹوں میں ایک حضرت یوسف علیہ السلام اور دوسرے ان کے چھوٹے بھائی بنیامین تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے نام پر پوری سورت یعنی سُوْرَۃُ یُوْسُف نازل فرمائی اور اس کو بہترین قصّہ قرار دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام خوب صورت بھی تھے اور خوب سیرت بھی۔ ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے بہت محبت کرتے تھے۔

۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب (سورۂ یوسف آیات:۱تا۶)

ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ ابّا جان! میں خواب میں دیکھتا ہوں ایک سورج، چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرمانے والا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہیں خوابوں کی تعبیر بتانے اور باتوں کی تہ تک پہنچنے کی صلاحیت دینے والا ہے۔ ساتھ ہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تلقین فرمائی کہ اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے کہیں وہ تمہارے بھائیوں کے دل میں تمہارے خلاف حسد پیدا نہ کر دے۔

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا حسد (سورۂ یوسف آیات:۷تا۱۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کے دس بڑے بھائیوں کا خیال تھا کہ ہم جوان ہیں اور اپنے والد کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے والے ہیں لیکن ہمارے والد کو ہم سے زیادہ یوسف سے محبت ہے۔ بھائیوں نے مشورہ کیا کہ ہمیں یوسف کو قتل کر دینا چاہیئے یا کہیں دور پھینک آنا چاہیئے تاکہ ہمارے والد کی توجہ یوسف سے ہٹ کر ہماری طرف ہو جائے۔ اپنے فیصلے پر عمل کرنے کے لئے بھائی اپنے والد کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ کل ہم سیر و تفریح کے لئے جنگل جا رہے ہیں۔ آپ یوسف کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ وہ بھی کھیلے کودے اور ہمارے ساتھ کھائے پیئے۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف کی جدائی مجھے غمگین کر دے گی۔ مجھے خوف ہے کہ تم کھیل کود میں لگ جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔ بھائیوں نے کہا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارے ہوتے ہوئے بھیڑیا ہمارے بھائی کو کھا جائے جبکہ ہم طاقت ور جماعت ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بالآخر اجازت دے دی۔ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو لے کر جنگل پہنچ گئے۔ بڑے بھائی یہودا نے سب کو مشورہ دیا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ انہیں ایک گہرے کنویں میں ڈال دو۔ لہٰذا انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے جنگل بیابان میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک گہرے کنویں میں ڈال دیا اور واپس گھر چلے آئے۔ اسی وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں بات ڈالی کہ ایک وقت آئے گا کہ آپ اِن کے اس سلوک سے اِنہیں آگاہ کریں گے۔

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا بہانہ (سورۂ یوسف آیات:۱۶تا۱۸)

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی رات کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم آپس میں کھیل میں لگ گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس بٹھا دیا۔ اُسے ایک بھیڑیے نے کھا لیا۔ بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص پر جھوٹا خون لگا لائے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کو ثبوت کے طور پر حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام کا خواب سچا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ یوسف علیہ السلام کو بلند مرتبہ عطا فرمانے والا ہے۔لہذا وہ سمجھ گئے کہ یوسف ابھی زندہ ہے اور یوسف کے بھائی صحیح نہیں کہہ رہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمہاری بنائی ہوئی جھوٹی بات ہے۔لہذا میں صبر کرتا ہوں اوراس معاملہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔

۴۔حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قافلہ والوں کا سلوک (سورۃ یوسف آیات:۱۹تا۲۰)

حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں تنہا تھے۔ایک قافلے کا جنگل سے گزر ہوا۔ قافلے والوں نے اپنے ایک آدمی کو پانی لانے کے لئے بھیجا۔اس شخص نے پانی بھرنے کے لئے کنویں میں ڈول ڈالا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ڈول میں بیٹھ گئے۔اس شخص نے جب ڈول اوپر کھینچا تو ایک خوب صورت لڑکے کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔وہ خوشی میں پکارنے لگا کہ یہ تو نہایت خوب صورت لڑکا ہے۔ قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فروخت کرنے کے لئے چھپالیا۔بھائیوں کو پتہ چلا تو انہوں نے تھوڑی سی قیمت لے کر یوسف علیہ السلام کو قافلے والوں کو بیچ دیا۔

۵۔حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ عزیز مصر کا حسن سلوک (سورۃ یوسف آیات:۲۱تا۲۲)

قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر لے گئے۔ عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مہنگی قیمت میں خریدا۔ عزیز مصر نے اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ یوسف کو عزت واکرام سے رکھو شاید کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تدبیر پوری ہوئی۔مزید یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باتوں (خوابوں) کی تعبیر یعنی حقیقت تک پہنچنے کا علم سکھایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان کے گہرے کنویں سے نکال کر مصر کے خزانوں کے والی عزیز مصر کے گھر پہنچایا اس طرح آپ علیہ السلام کے رہن سہن کے اسباب اور مصر میں آپ علیہ السلام کے استحکام اور بااختیار شخصیت ہونے کی راہیں ہموار کر دی گئیں۔

۶۔حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ زلیخا کا بُرا سلوک (سورۃ یوسف آیات:۲۳تا۲۹)

جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچے تو خوب صورتی میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ایک دن زلیخا نے محل کے تمام دروازے بند کر دیئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بُرائی کی دعوت دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ مانگی اور دروازے کی طرف دوڑے۔زلیخا نے اُن کا پیچھا کیا اور پیچھے سے اُن کی قمیص پکڑی تو وہ پھٹ گئی۔جب دونوں دروازے کے پاس پہنچے تو وہاں انہوں نے عزیز مصر کو کھڑا ہوا پایا۔شوہر کو دیکھتے ہی زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر بُرائی کا الزام لگایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً انکار کیا اور فرمایا یہ عورت مجھے بُرائی کی دعوت دے رہی تھی۔عزیز مصر کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہوگیا۔اس پر زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ یوسف کی قمیص کو دیکھا جائے اگر وہ سامنے سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹے ہیں اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچے ہیں۔جب اُن کی قمیص کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔اس پر عزیزِ مصر نے زلیخا کو ڈانٹا اور کہا کہ تم ہی گناہگار ہو لہذا اپنے گناہ کی معافی مانگو۔

۷۔حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں کا اپنے ہاتھ زخمی کر لینا (سورۃ یوسف آیات:۳۰تا۳۵)

زلیخا کا یہ واقعہ لوگوں میں عام ہوگیا۔امیر گھرانوں کی عورتیں زلیخا کو بُرا بھلا کہنے لگیں کہ وہ ایک معمولی غلام پر فریفتہ ہوگئی۔جب زلیخا تک یہ باتیں پہنچیں تو اُس نے تمام عورتوں کو دعوت پر بُلایا اور ان کی مہمان نوازی پھلوں سے کی۔ ہر ایک کو پھل کاٹنے کے لئے چُھری دی۔ پھر زلیخا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان عورتوں کے سامنے سے گزریں۔ عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام کی خوب صورتی کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ انہوں نے پھل کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ زخمی کر لیئے اور کہا کہ یہ کوئی انسان نہیں بلکہ ایک نہایت معزز فرشتہ ہے۔ زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں۔ ساتھ ہی زلیخا نے یہ بھی کہا کہ اگر اس نے میری بات نہ مانی تو میں اُسے جیل میں ڈلوا دوں گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے بُرائی کے بجائے قید میں رہنا زیادہ پسند ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور عورتوں کے فریب سے انہیں بچالیا۔ عزیزِ مصر نے عورتوں کا حال دیکھ کر یہی طے کیا کہ یوسف کو کچھ عرصہ کے لئے جیل بھیج دیا جائے۔

۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل میں دعوتِ توحید (سورۃ یوسف آیات: ۳۶ تا ۴۲)

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو نوجوان بھی جیل میں داخل کیئے گئے۔ یہ دونوں مصر کے بادشاہ کے خادم تھے۔ ان میں سے ایک بادشاہ کو شراب پلانے والا تھا اور دوسرا روٹی پکانے والا تھا۔ ان دونوں پر بادشاہ کو زہر دینے کا الزام تھا۔ بادشاہ کو شراب پلانے والے نے خواب دیکھا کہ بادشاہ کے لئے شراب بنا رہا ہے۔ جبکہ دوسرے نے خواب دیکھا کہ بادشاہ کے لئے روٹیاں پکا کر سر پر رکھے ہوئے ہے اور پرندے اس کے سر پر سے نوچ کر کھا رہے ہیں۔ دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے خواب سنائے اور ان کی تعبیر پوچھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ دونوں نوجوان توجہ سے ان کی بات سن رہے ہیں تو انہوں نے ان نوجوانوں کو تسلی دی کہ میں جلد تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتاتا ہوں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے دونوں نوجوانوں کو توحید یعنی ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ماننے کی دعوت دی، اپنے عظیم المرتبت آباء کرام علیہم السلام کی اتباع کرنے کی طرف متوجہ کیا اور شرک سے بچنے کی تلقین کی۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے خوابوں کی تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ کو شراب پلانے والا آزاد کر دیا جائے گا اور وہ دوبارہ بادشاہ کی خدمت کرے گا۔ جبکہ روٹی پکانے والے کو سولی دے دی جائے گی اور پرندے اس کے سر کو نوچ کر کھائیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو شراب پلانے والے سے فرمایا کہ وہ اُن کا ذکر اپنے بادشاہ سے کرے۔ لیکن وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر بادشاہ سے کرنا بھول گیا۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں کئی سال رہے۔

۹۔ مصر کے بادشاہ کا خواب (سورۃ یوسف آیات: ۴۳ تا ۴۹)

مصر کے بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سر سبز خوشے ہیں اور سات خشک خوشے ہیں۔ بادشاہ نے اپنے ارکان سلطنت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ سرداروں نے کہا کہ یہ پریشان کر دینے والا خواب ہے اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اس پر بادشاہ کے آزاد ہو جانے والے خادم کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں آپ کو اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا لہٰذا مجھے بھیج دیں پھر وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جیل میں پہنچا اور انہیں بادشاہ کا خواب سنایا۔ خادم نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا آپ اس خواب کی تعبیر بتائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ سات سال خوب کھیتی باڑی کرو گے، خوب غلّہ ہو گا اور خوش حالی رہے گی۔ ساتھ ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے تدبیر بھی بتائی کہ جو غلّہ کاٹو تو تھوڑا استعمال کرو باقی خوشوں میں رہنے دو تا کہ اناج دیر تک محفوظ رہے۔ پھر فرمایا کہ خوش حالی کے ان سات سالوں کے بعد قحط کے سات سال آئیں گے۔ جس میں یہ بچا ہوا اناج کام آئے گا۔ ان سات سالوں کے بعد دوبارہ بارشیں ہوں گی اور قحط دور ہو جائے گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۱۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مصر کے بادشاہ سے ملاقات (سورۃ یوسف آیات: ۵۰ تا ۵۷)

خادم نے جب بادشاہ کو خواب کی تعبیر اور قحط سے نمٹنے کی تدبیر بھی بتائی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو فوراً اپنے پاس بلوایا۔ جب بادشاہ کا پیغام لے کر قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے بادشاہ سے کہو کہ وہ معلوم کرے کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیئے تھے۔

بادشاہ نے ان عورتوں کو بلا کر پوچھ گچھ کی تو زلیخا نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی کا اعتراف کیا۔ تب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانوں کا ذمّہ دار بنا دو کیونکہ میں علم بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا خاص وزیر بنالیا۔ یوں رفتہ رفتہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے ایک صاحبِ اختیار شخصیت بن گئے۔

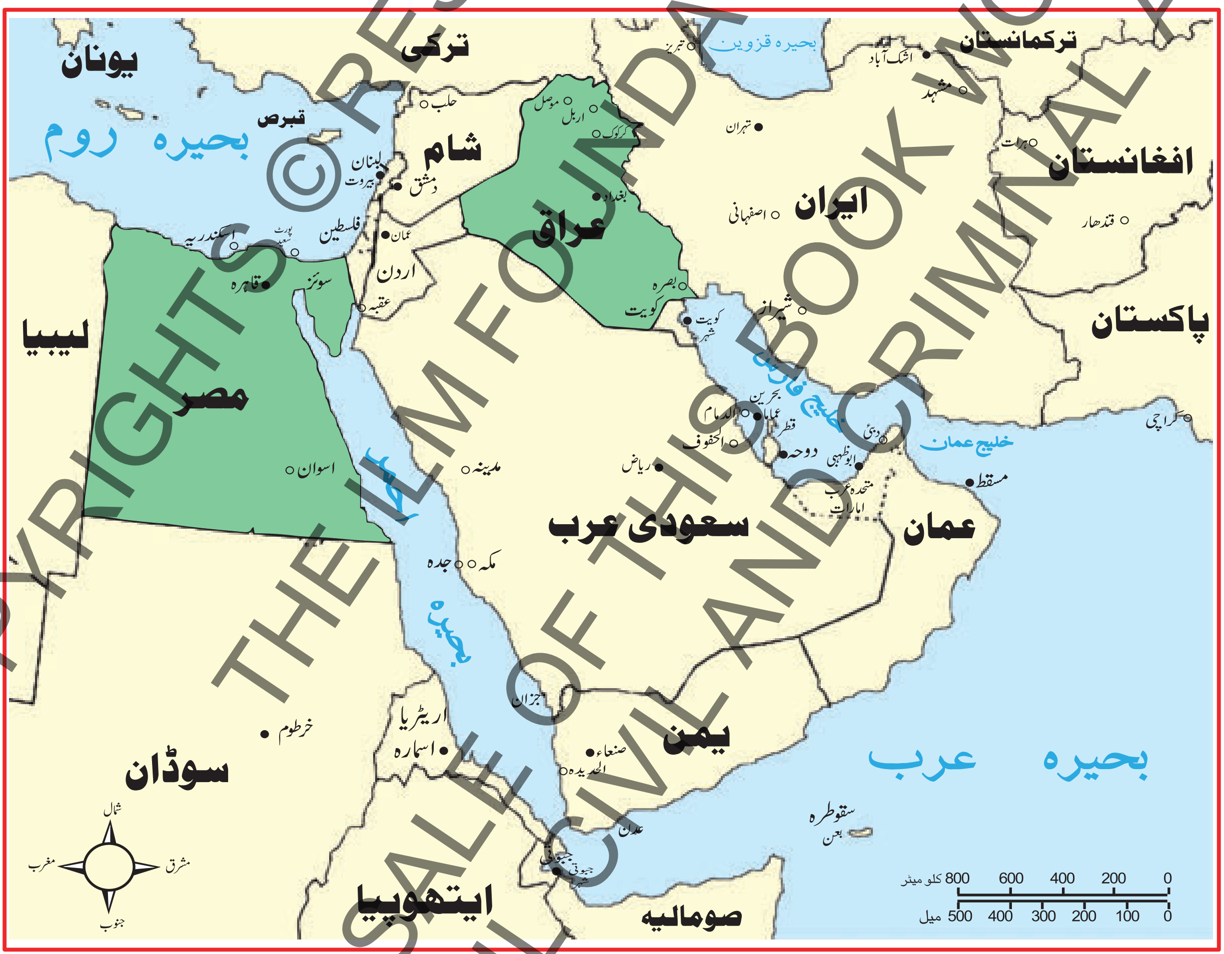

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ یُوْسُف

سورۃ یوسف ۱۲ — رکوع: ۱تا۷ (آیات: ۱تا۵۷)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت قرآنِ حکیم کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔ اس سورت میں بارہ رکوع ہیں۔ گیارہ رکوعوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا انتہائی ایمان افروز اور سبق آموز دلچسپ قصّہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اور بُرے لوگوں کی چالیں اور سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس قصّے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہترین قصّہ قرار دیا ہے۔ جس میں زندگی کے بہت سے گوشوں مثلاً ایمانیات، ذکرِ الٰہی، صبر، شکر، حیا، اخلاق، حسن سلوک، ہمدردی، درگزر، گھریلو زندگی، تجارت اور حکومت وغیرہ تک کے بارے میں رہنمائی عطا کی گئی ہے۔ یہود نے مشرکین مکہ کے ذریعے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ بتائیں بنی اسرائیل کَنعان سے مصر کیسے پہنچے؟ اس کے جواب میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر پوری سُوْرَۃُ یُوْسُف نازل فرمائی۔ جس میں تفصیل سے ان کے سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ حضورِ اکرم خاتم النبیین ﷺ آج وہی دعوت دے رہے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی دعوت تھی۔ ساتھ ہی اُمید دلائی گئی کہ خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ ہی کامیاب رہیں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کامیاب رہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی مخالفت کرنے والے ایک دن نادم ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام سے حسد کرنے والے بھائیوں کو بھی نادم ہونا پڑا تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب (سورۃ یوسف آیات: ۱تا۶)

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞۱ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞۲
الٓرٰ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ بے شک ہم نے اس کو ایسا قرآن (بناکر) نازل فرمایا جو عربی میں ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ
ہم آپ (ﷺ) سے ایک بہترین قصّہ بیان فرماتے ہیں جو ہم نے اس قرآن کے ذریعے سے آپ (ﷺ) کی طرف وحی فرمایا ہے

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۞۳ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ
اور یقیناً آپ (ﷺ) اس سے پہلے (اس قصّے سے) واقف نہ تھے۔ جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والد سے کہا

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۞۴
اے میرے ابّا جان! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تم اپنے خواب کا ذکر نہ کرنا اپنے بھائیوں سے ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٥ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تمہارا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تمہیں باتوں (خوابوں) کی تعبیر (کا علم) سکھائے گا

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ

اور وہ تم پر اور اولادِ یعقوب پر اپنی نعمت پوری فرمائے گا جیسا کہ اس نے اس سے پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیم (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) پر اسے پورا فرمایا تھا

اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦ ع ١

بے شک تمہارا رب خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا حسد (سورۂ یوسف آیات: ۷ تا ۱۵)

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝٧ اِذْ قَالُوْا

یقیناً یوسف (علیہ السلام) اور اُن کے بھائیوں (کے قصّے) میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جب (بھائیوں نے) کہا

لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ

کہ یوسف (علیہ السلام) اور اس کا بھائی ہمارے والد کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں

اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝٨ ۚ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا

یقیناً ہمارے باپ ضرور (ان کی محبت میں) کھلی غلط فہمی میں ہیں۔ (تو حل یہی ہے کہ) تم یوسف (علیہ السلام) کو قتل کر دو یا اُسے کسی سرزمین میں پھینک آؤ

يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩

(اس طرح) تمہارے والد کی ساری توجہ تمہاری طرف ہو جائے گی اور تم اس کے بعد نیک لوگ بن جانا۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف (علیہ السلام) کو قتل نہ کرو اور اُسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دو (تاکہ) کوئی قافلہ اُسے اُٹھا کر لے جائے

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝١٠ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ

اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔ (اس مشورہ کے بعد) وہ کہنے لگے اے ہمارے ابّاجان! آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢

حالانکہ یقیناً ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے (تاکہ) خوب کھائے پیئے اور کھیلے کودے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً مجھے (یہ بات) ضرور غمگین کرتی ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے جب کہ تم اس سے غافل ہو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿١٤﴾

وہ کہنے لگے اگر اسے (ہماری موجودگی میں) بھیڑیا کھا جائے جب کہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں یقیناً تب تو ہم ضرور خسارہ پانے والے ہوں گے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ

پھر جب وہ انہیں لے گئے اور اس پر اتفاق کر لیا کہ انہیں گہرے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾

کہ تم (وقت آنے پر) ضرور اُنہیں ان کے اس سلوک سے آگاہ کرو گے جب کہ ان کو کچھ خبر نہ ہو گی۔

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا بہانہ (سورۃ یوسف آیات: ۱۶ تا ۱۸)

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ

اور وہ اپنے والد کے پاس رات کے وقت روتے ہوئے آئے۔ کہنے لگے اے ابّا جان!

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ

بے شک ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف تھے اور ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا تو اسے بھیڑیا کھا گیا

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ

اور آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہی ہوں۔ اور وہ اُن کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

(ایسا نہیں ہے) بلکہ تمہارے دلوں نے (یہ) بات بنالی ہے تو صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قافلہ والوں کا سلوک (سورۃ یوسف آیات: ۱۹ تا ۲۰)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ آیا تو اُنہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا تو اُس نے (کنوئیں میں) اپنا ڈول ڈالا اُس نے کہا خوشخبری ہو!

هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾

یہ تو (بڑا خوبصورت) لڑکا ہے اور اُن لوگوں نے اُنہیں تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ کو خوب علم تھا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع ۲/۱۴

اور اُن لوگوں نے اُن کو بیچ ڈالا بہت کم قیمت میں گنتی کے چند درہموں کے بدلے اور اُن لوگوں کو اُن میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ عزیزِ مصر کا حسن سلوک (سورۂ یوسف آیات: ۲۱ تا ۲۲)

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ

اور جس شخص نے ان کو مصر میں خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا اِسے عزت سے رکھو اُمید ہے کہ وہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اُسے بیٹا بنالیں

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ

اور اِس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو سرزمین (مصر) میں جگہ عطا فرمائی اور تاکہ ہم انہیں باتوں کی حقیقت تک پہنچنا (خوابوں کی تعبیر) سکھائیں

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ

اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے (تو) ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا فرمایا

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

اور ہم اسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔

۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ زلیخا کا بُرا سلوک (سورۂ یوسف آیات: ۲۳ تا ۲۹)

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ

اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے اُس نے انہیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے پُھسلانا چاہا اور اُس نے دروازے بند کر دیئے

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ

اور وہ کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کہ اللہ کی پناہ بے شک وہ میرا آقا ہے جس نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا

بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور یقیناً اُس (عورت) نے ان کے ساتھ (بُرائی کا) ارادہ کیا اور وہ بھی اِس کا ارادہ کر لیتے

لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾

اگر اپنے رب کی نشانی کو نہ دیکھتے ایسا اِس لئے (کیا گیا) تاکہ ہم ان سے بُرائی اور بے حیائی کو ہٹا دیں بے شک وہ ہمارے چُنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے ان کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی اور دونوں نے اُس کے شوہر (عزیزِ مصر) کو دروازے کے پاس پایا

قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾

عورت بولی اُس کی کیا سزا ہے جو تمہاری بیوی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے سوائے اِس کے کہ وہ قید کیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ

(یوسف علیہ السلام نے) فرمایا اسی نے میرے نفس (کی حفاظت) سے مجھے پھسلانا چاہا اور (اِس موقع پر) اُس (عورت) کے خاندان میں سے ایک گواہ نے گواہی دی

اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

(کہ) اگر اُن کی قمیص آگے سے پھٹی ہے تو یہ سچی ہے اور وہ (یوسف علیہ السلام) جھوٹوں میں سے ہیں۔ اور اگر ان کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَا قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

تو یہ جھوٹی ہے اور وہ (یوسف علیہ السلام) سچوں میں سے ہیں۔ پھر جب (عزیز مصر نے) ان کی قمیص دیکھی (تو) وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۖ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ

اُس نے کہا بے شک یہ تم عورتوں کا فریب ہے بے شک تمہارے فریب بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اے یوسف! اِس بات سے درگزر کرو

ع ۳ ۹

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور (زلیخا) تم اپنے گناہوں کی بخشش مانگو بے شک تم ہی خطاکاروں میں سے ہو۔

۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں کا اپنے ہاتھ زخمی کر لینا (سورۃ یوسف آیات: ۳۰ تا ۳۵)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

اور شہر میں عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی بیوی اپنے نوجوان (غلام) کو اُس کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہتی ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ اِنَّا لَنَرٰهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾

یقیناً اُس (نوجوان) کی محبت اِس کے دل میں گھر کر گئی ہے یقیناً ہم اُسے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

جب اُس (عزیز کی بیوی) نے اُن کی ملامت سنی تو اُن (عورتوں) کی طرف (دعوت کا) پیغام بھیجا اور اُن کے لئے تکیوں والی نشست تیار کی

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ

اور اُن میں سے ہر ایک کو چھری دی اور (یوسف علیہ السلام سے) کہا کہ اُن کے سامنے باہر آؤ پھر جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کو بڑا (حسین) پایا

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿٣١﴾

اور (ان کے حُسن سے متاثر ہو کر) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور انھوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے یہ آدمی نہیں بلکہ کوئی معزز فرشتہ ہے۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

(عزیز مصر کی بیوی نے) کہا یہی تو ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اور یقیناً میں نے اِسے اس کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا

فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

مگر یہ بچا رہا اور اگر اِس نے میرے کہنے پر عمل نہیں کیا تو اِسے ضرور قید کر دیا جائے گا اور ضرور بے عزت ہوگا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILMFOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ

(یوسف علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے اس کے مقابلہ میں قید زیادہ پسند ہے جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور اگر تُو نے اِن (عورتوں) کا فریب مجھ سے نہ ہٹایا تو میں اُن کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی پھر ان سے اُن (عورتوں) کا فریب ہٹا دیا بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع

پھر انہوں نے (یوسف علیہ السلام کی پاکیزگی کی) نشانیاں دیکھنے کے بعد (یہی مناسب سمجھا کہ) کچھ عرصہ کے لئے انہیں ضرور قید کر دیں۔

۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل میں دعوت توحید (سورۃ یوسف آیات: ۳۶تا۴۲)

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ

اور ان کے ساتھ دو جوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے اُن میں سے ایک نے کہا بے شک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ

کہ میں (انگور سے) شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا بے شک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ

کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اُس میں سے پرندے کھا رہے ہیں ہمیں اِس کی تعبیر بتایئے

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ

بے شک ہم آپ کو نیک لوگوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے وہ آنے نہ پائے گا

اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ

کہ میں تم دونوں کو تمہارے پاس اس کے آنے سے پہلے اس کی تعبیر بتادوں گا یہ (تعبیر) ان (علوم) میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں

اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

بے شک میں نے اس قوم کا طریقہ (شروع ہی سے) چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی انکار کرنے والے ہیں۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ

اور میں نے تو اپنے باپ دادا کے طریقے کی پیروی کی ہے (یعنی) ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی ہمیں کوئی حق نہیں

اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

کہ ہم کسی چیز کو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائیں یہ (توحید) ہم پر اللہ کے فضل میں سے ہے اور لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝٣٩

اے (میرے) قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا الگ الگ بہت سے معبود بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر چند ناموں کی جو (اپنے پاس سے) رکھ لیئے ہیں خود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی حکم کا اختیار صرف اللہ کے لئے ہے اسی نے حکم فرمایا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٠ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا

یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک

فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

تو اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا اور رہا دوسرا تو وہ پھانسی دیا جائے گا پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ کر) کھائیں گے

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝٤١ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

فیصلہ کر دیا گیا جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو۔ اور (یوسف علیہ السلام نے) جسے اُن دونوں میں سے رہائی پانے والا سمجھا اُس سے فرمایا

ع ۵ / ۷ اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝٤٢

کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کر دینا مگر شیطان نے اسے اپنے مالک سے ذکر کرنا بُھلا دیا تو (یوسف علیہ السلام) کئی سال تک قید خانے میں رہے۔

۹۔ مصر کے بادشاہ کا خواب (سورۃ یوسف آیات: ۴۳ تا ۴۹)

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ

اور بادشاہ نے کہا میں نے (خواب میں) سات موٹی گائیں دیکھی ہیں انہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝٤٣

اور دوسرے (سات) خشک ہیں اے درباریو! مجھے میرے خواب کا مطلب بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو۔

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝٤٤ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا

انہوں نے کہا یہ تو پریشان خواب ہیں اور ہم (ایسے) خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور جس شخص نے ان دونوں میں سے رہائی پائی (تھی) وہ بولا

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝٤٥

اور (اب) اسے (یوسف علیہ السلام) ایک مدت کے بعد یاد آئے کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا پس تم مجھے (یوسف علیہ السلام کے پاس) بھیج دو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

(اس نے جاکر کہا) اے بہت ہی سچے یوسف! آپ ہمیں (اس خواب کی) تعبیر بتایئے کہ سات موٹی گائیں ہیں

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور دوسرے (سات) خشک ہیں تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٤٦ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ

شاید وہ (حقیقت) جان لیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا تم لوگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے سات سال لگاتار

فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝٤٧

پھر جو (غلّہ) کاٹو تو اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا سوائے تھوڑے سے غلّہ کے جو تم کھاؤ۔

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

پھر اس کے بعد آئیں گے (قحط کے) سات سخت (سال) جو (غلّہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے

ع ٦ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝٤٨ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝٤٩ ع

اس تھوڑے کے سوا جو تم محفوظ رکھو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش ہوگی اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔

١٠۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مصر کے بادشاہ سے ملاقات (سورۃ یوسف آیات: ٥٠ تا ٥٧)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصد ان کے پاس گیا (تو یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝٥٠

پھر ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے؟ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے بے شک میرا رب ان کے فریبوں سے خوب واقف ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ

بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے (یوسف علیہ السلام) کو ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫

سب بول اٹھیں اللہ پاک ہے ہم نے ان میں کوئی بُرائی نہیں پائی عزیز کی بیوی نے کہا اب تو سچی بات ظاہر ہو گئی ہے

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٥١ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

(دراصل) میں نے ہی انہیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا اور بے شک وہ سچّوں میں سے ہیں۔ یہ اس لئے تاکہ وہ (عزیزِ مصر) جان لے

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝٥٢

کہ بے شک میں نے (اس کی) غیر موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی اور بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو نہیں چلنے دیتا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILMI FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

اور میرا دعویٰ نہیں کہ میرا نفس بالکل پاک ہے بے شک نفس تو بُرائی کا بہت ہی حکم دینے والا ہے

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٣﴾

سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم فرما دے بے شک میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ

اور بادشاہ نے حکم دیا انہیں میرے پاس لاؤ میں انہیں اپنے لئے خاص کر لوں پھر جب بادشاہ نے ان سے بات کی (تو) کہنے لگا

اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ

بے شک آج سے آپ ہمارے ہاں بڑے مرتبہ والے (اور) اعتبار والے ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے

اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ

بے شک میں خوب حفاظت کرنے والا (اور) خوب جاننے والا ہوں۔ اور اس طرح ہم نے (یوسف علیہ السلام) کو سرزمین (مصر) میں اقتدار عطا فرمایا

يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

(تاکہ) وہ اس میں رہیں جہاں چاہیں ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے عطا فرماتے ہیں

وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ ع ٨

اور ہم نیک لوگوں کے اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور آخرت کا اجر بہت بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں نقصان سے بچنے کے لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جائز تدبیر اختیار کرنی چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیات:۵،۴۲)

۲- حسد ایک ایسی بُرائی ہے جو انسان کو بڑے بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہے۔(سورۃ یوسف، آیات:۸ تا ۱۷)

۳- ہمیں حادثات اور نقصانات پر صبر کرنا چاہیئے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیت:۱۸)

۴- اپنے نفس کی حفاظت کرنے والوں کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بُرائی اور بے حیائی سے بچالیتا ہے۔(سورۃ یوسف، آیات:۲۴،۲۳)

۵- اگر کوئی ہم پر جھوٹا الزام لگائے تو ہمیں فوراً اس الزام کی نفی کرنی چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیات:۲۶،۲۵)

۶- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی توفیق کے بغیر بُرائیوں سے بچنا ممکن نہیں۔(سورۃ یوسف، آیت:۳۳)

۷- نیک صالح آباء واجداد کی پیروی ہی مقبول اور ذریعہ نجات ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۳۸)

۸- جھوٹے معبودوں کے لئے لوگوں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی۔(سورۃ یوسف، آیت:۴۰)

۹- ہمیں علم وحکمت کی باتوں کو چھپانا نہیں چاہیئے بلکہ لوگوں کے فائدہ کے لئے انہیں عام کرنا چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیات:۴۷ تا ۴۹)

۱۰- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں پر تہمت کا پردہ چاک کرنے کا خود اہتمام فرماتا ہے اور خیانت کرنے والوں کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔(سورۃ یوسف، آیت:۵۲)

۱۱- ایمان اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کو آخرت میں بہترین اجر عطا کیا جائے گا۔(سورۃ یوسف، آیت:۵۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت یعقوب علیہ السلام کے کل کتنے بیٹے تھے؟

(الف) ۲ (ب) ۱۱ (ج) ۱۲

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے کس نے نکالا؟

(الف) بڑے بھائی (ب) قافلے والوں (ج) عزیزِ مصر

(۳) بادشاہِ مصر کے خواب میں سات موٹی گائیوں سے مراد کیا ہے؟

(الف) سات سال خوش حالی کے (ب) سات سال قحط کے (ج) سات سال بارشوں کے

(۴) حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی کا نام کیا تھا؟

(الف) کنعان (ب) یہودا (ج) بِنیامین

(۵) حضرت یوسف علیہ السلام کے جیل کے ساتھیوں میں سے کسے رہا کیا گیا؟

(الف) روٹیاں پکانے والے کو (ب) شراب پلانے والے کو (ج) ان دونوں کو

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- یہود نے مشرکین کے ذریعے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی اسرائیل کے بارے میں کیا سوال کیا؟

____

____

۲- حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کے بھائیوں کو کیوں حسد ہوا؟

____

____

۳- حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں دو نوجوانوں کو کیا دعوت دی؟

____

____

۴- حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کیا جھوٹ بولا؟

____

____

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سرزمین مصر میں استحکام اور آپ علیہ السلام کے بااثر شخصیت ہونے کا کیا بندوبست فرمایا؟

____

____

سوال ۳ ذیل میں دیئے گئے جملے مکمل کیجیے:

قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کو ______ لے گئے۔ عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ______ میں خریدا۔ عزیزِ مصر نے اپنی بیوی ______ سے کہا کہ یوسف کو عزت واکرام سے رکھو شاید کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ______ بنا لیں۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ______ پوری ہوئی۔ مزید یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باتوں (خوابوں) کی ______ یعنی حقیقت تک پہنچنے کا علم سکھایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان کے گہرے ______ سے نکال کر مصر کے خزانوں کے والی عزیز مصر کے گھر پہنچایا اس طرح آپ علیہ السلام کے رہن سہن کے اسباب اور مصر میں آپ علیہ السلام کے استحکام اور ______ ہونے کی راہیں ہموار کر دی گئیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- آپ پر بچپن کے آغاز سے لے کر اب تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو احسانات فرمائے ہیں انہیں یاد کریں اور ان میں سے چند احسانات کی ایک فہرست بنائیں۔ نیز ان میں سے وہ کون سے احسانات ہیں جن کے ذریعے ہم دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں؟
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے سوکھی لکڑی کو آگ"۔ بیان کی گئی احادیث کو ایک چارٹ پر لکھ کر حسد (Jealousy) کے نقصانات گھر والوں سے معلوم کر کے تحریر کیجیے۔
- اپنے والدین سے صبر کے پانچ فوائد پوچھیے۔

صبر کے فوائد:

۱۔ ____________________

۲۔ ____________________

۳۔ ____________________

۴۔ ____________________

۵۔ ____________________

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق ۳: قصّہ حضرت یوسف عَلَیہِ السَّلام (حصّہ دوم)

۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں بھائیوں کی آمد (سورۃ یوسف آیات: ۵۸ تا ۶۲)

کچھ ہی عرصہ میں خوش حالی کے سات سال گزر گئے اور قحط والے سال شروع ہو گئے۔ یہ قحط بڑے علاقہ تک پھیل گیا۔ بڑی تعداد میں لوگ فاقہ کشی کا شکار ہونے لگے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمدہ تدبیر سے مصر میں بڑی مقدار میں غلّہ موجود تھا۔ جلد ہی نہ صرف مصر بلکہ دور دراز کے علاقوں تک حضرت یوسف علیہ السلام کی رحم دلی اور سستی قیمت میں غلّہ دینے کی شہرت ہوگئی۔ جب یہ شہرت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں تک پہنچی کہ عزیزِ مصر سستی قیمت میں لوگوں کو غلّہ دے رہے ہیں تو یہ دس بھائی بھی غلّہ خریدنے کے ارادہ سے مصر پہنچے۔ جب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا لیکن بھائی انہیں نہ پہچان سکے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں پر اپنی حقیقت ظاہر نہ ہونے دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے ان کے گھر والوں کی خیریت معلوم کی۔ ان کی اچھی مہمان نوازی کی اور ان کے سامان کے ساتھ ہی ان کی رقم بھی واپس رکھوا دی۔ جب بھائی رخصت ہونے لگے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اگلی مرتبہ اپنے بھائی بنیامین کو بھی اپنے ساتھ لے کر آنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو دوبارہ آنے کا شوق دلاتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو میں کتنا اچھا مہمان نواز ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو تنبیہ کی کہ اگر تم اپنے بھائی بِنیامین کو نہ لائے تو پھر میں تمہیں غلّہ نہیں دوں گا۔

۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے بھائیوں کا بِنیامین کو مصر لے جانے کا مطالبہ (سورۃ یوسف آیات: ۶۳ تا ۶۶)

بھائی جب گھر واپس پہنچے تو اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اگر ہم بِنیامین کو ساتھ لے کر نہیں گئے تو ہمیں غلّہ نہیں دیا جائے گا۔ جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی رقم کو موجود پایا۔ وہ پکار اُٹھے ابّا جان دیکھیں ہماری رقم بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب تو ہم ضرور اپنے بھائی کو لیکر جائیں گے اور اپنے گھر والوں کے لئے غلّہ لے کر آئیں گے اور ہم سب مل کر بھائی کی حفاظت کریں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تم پر اسی طرح بھروسہ کروں؟ جیسا کہ میں نے یوسف کے بارے میں تم پر بھروسہ کیا تھا۔ اصل بھروسہ کے لائق تو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تم سب مجھ سے وعدہ کرو کہ تم بنیامین کو میرے پاس ضرور واپس لاؤ گے سوائے اس کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کچھ اور معاملہ فرما دے۔ بھائیوں نے اپنے والد سے وعدہ کیا اور خوشی خوشی مصر جانے کی تیاری کرنے لگے۔

۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ۶۷ تا ۶۹)

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ گیارہ خوبصورت جوان لڑکوں کو ایک ساتھ مصر میں داخل ہوتا دیکھ کر کوئی ان سے حسد نہ کرے یا کوئی انہیں نقصان نہ پہنچا دے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے جو علم حاصل تھا اس کی بنا پر آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ تم سب مصر میں ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ بیٹوں نے اپنے والد کے حکم کی تعمیل کی اور الگ الگ دروازوں سے مصر میں داخل ہوئے۔ جب بھائی بِنیامین کو ساتھ لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس بٹھایا اور رازداری سے فرمایا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ اب تم میرے پاس ہی رہو گے۔ تم بھائیوں کی بدسلوکی پر افسوس نہ کرو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴۔ بنیامین کو روکنے کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ۷۰ تا ۷۹)

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائی بِنیامین کو اپنے پاس مصر میں روکنا چاہتے تھے لیکن بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک تدبیر سُجھائی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے تھیلے میں اپنا قیمتی پیالہ کہ جس سے ناپ کر غلّہ دیا جارہا تھا رکھوا دیا۔ پھر بادشاہ کے محافظوں میں سے ایک نے آکر بھائیوں سے کہا تم چور ہو اور تم نے بادشاہ کا پیالہ چُرایا ہے۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم یہاں چوری کرنے نہیں آئے اور نہ ہی کوئی فساد چاہتے ہیں۔ محافظوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو تمہاری سزا کیا ہوگی؟ بھائیوں نے کہا کہ ہمارے ہاں چور کی سزا یہ ہے کہ ہم چور کو غلام بنالیتے ہیں۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے تلاشی لینا شروع کی۔ پہلے اپنے بڑے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ آخر میں بِنیامین کے سامان کی تلاشی لی اور اس کے تھیلے سے پیالہ نکال لیا۔ جب بھائیوں نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کی اس الزام تراشی پر صبر کیا اور دل میں کہا کہ جو تم باتیں بناتے ہو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے درخواست کی ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں اور وہ بنیامین کی جدائی برداشت نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا آپ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں اور اِسے چھوڑ دیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تو ناانصافی ہے کہ ہمارا سامان کسی کے پاس سے نکلے اور اس کے بدلے میں ہم اپنے پاس کسی اور کو رکھ لیں۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تدبیر سے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر توکل اور بڑے بھائی کی ندامت (سورۃ یوسف آیات: ۸۰ تا ۸۷)

جب بھائی بِنیامین کو لے جانے میں کامیاب نہ ہوئے تو آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم والد صاحب کو کیا جواب دیں گے۔ بڑے بھائی نے کہا میں تو والد صاحب کا سامنا نہیں کر سکتا۔ ہم سے پہلے بھی یوسف کے بارے میں غلطی ہو چکی ہے۔ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں یا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ خود ہی میرے لئے فیصلہ فرمادے اور حقیقتِ حال واضح ہو جائے۔ لہٰذا باقی ۹ بھائی واپس اپنے والد کے پاس چلے آئے۔ بھائیوں نے گھر آتے ہی والد صاحب سے کہا کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی جس کی وجہ سے وہ ہمارے ساتھ نہ آسکا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر میں تو صبرِ جمیل ہی کرتا ہوں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ میرے باقی تینوں بیٹوں کو واپس میرے پاس لے آئے گا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے کی یاد میں اتنے غم زدہ رہتے تھے کہ اُن کی آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے یہ فرماتے ہوئے کہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، انہیں حکم دیا جاؤ اور ایک مرتبہ پھر یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور دیکھو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کبھی نہ ہونا۔ کیوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت سے کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔

۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بھائیوں کی فریاد (سورۃ یوسف آیات: ۸۸ تا ۹۰)

بھائی دوبارہ مصر آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے درخواست کی کہ ہمارے خاندان والوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ ہمارے پاس رقم بھی پوری نہیں ہے۔ ہمیں تھوڑی قیمت کے بدلہ میں پورا غلّہ عطا فرمادیجئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنے بھائیوں کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو حقیقت سے آگاہ فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنی نادانی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

میں اپنے بھائی یوسف کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے جب یہ سنا تو حیرت سے بولے تو کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا اور یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا بھائیوں کو معاف کر دینا (سورۃ یوسف آیات: ۹۱ تا ۹۳)

بھائیوں پر جب حضرت یوسف علیہ السلام کی حقیقت واضح ہوگئی تو انہوں نے اپنے جُرم کا اعتراف کیا اور بڑے شرمندہ ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بھی اپنے بھائیوں کے لئے بخشش کی دعا مانگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ میری قمیص لے جاؤ اور اس کو میرے والدِ محترم کے چہرے پر ڈال دو۔ اس سے اُن کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا کہ والدین اور تمام گھر والوں کو لے کر آپ سب میرے پاس مصر آ جائیں۔

۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا احسان (سورۃ یوسف آیات: ۹۴ تا ۹۸)

قافلے والے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص اور بھائیوں کے ساتھ ابھی مصر سے روانہ ہی ہوئے تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو میلوں دور کَنعان میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو آنا شروع ہوگئی۔ وہ گھر والوں سے فرمانے لگے کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ گھر والوں نے کہا یقیناً آپ تو اپنی اُسی پُرانی محبت میں ہیں۔ یوسف کے غم میں آپ نے اپنی بینائی کھو دی ہے۔ بہر حال کچھ ہی دنوں میں قافلہ کنعان پہنچ گیا۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی برکت سے اُن کی بینائی لوٹا دی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے گھر والوں سے فرمایا کہ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ بیٹوں نے کہا کہ ابّا جان! ہمارے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں معاف فرما دے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

۹۔ بنی اسرائیل کا مصر آنا (سورۃ یوسف آیات: ۹۹ تا ۱۰۱)

جب قافلہ قریب آیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر سے باہر نکل کر اپنے گھر والوں کا استقبال کیا اور فرمایا کہ امن و سکون کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے ماں باپ اور گیارہ بھائی سب کے سب حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے سجدے میں چلے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام پکار اُٹھے کہ ابّا جان! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میرے خواب کو سچ کر دکھایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دنیا سے مسلمان اٹھانے اور نیک لوگوں کی معیت و ہمراہی عطا فرمانے کی دعائیں مانگیں۔ اس طرح بنی اسرائیل کَنعان سے نکل کر مصر پہنچے۔ مصر میں بنی اسرائیل کئی سالوں تک عیش و آرام سے رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی اہلِ مصر بنی اسرائیل کی عزت کرتے رہے۔ مصریوں نے کچھ عرصہ بعد بنی اسرائیل کے خلاف بغاوت کی اور اس پوری قوم کو اپنا غلام بنا لیا۔ مصریوں نے اپنوں میں سے ایک بادشاہ منتخب کیا جس کا لقب فرعون رکھا۔ فرعون نے بنی اسرائیل پر بہت ظلم کیا اور بالآخر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ فرعون سے نجات دلائی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ یُوْسُف

سورۃ یوسف ۱۲ — رکوع:۸ تا ۱۲ (آیات:۵۸ تا ۱۱۱)

۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں بھائیوں کی آمد (سورۃ یوسف آیات:۵۸ تا ۶۲)

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور (جب قحط پڑا تو) یوسف (علیہ السلام) کے بھائی (مصر) آئے پھر وہ آپ کے پاس پہنچے تو یوسف (علیہ السلام) نے انہیں پہچان لیا اور وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ

اور جب (یوسف علیہ السلام نے) ان کا سامان تیار کر دیا (تو) فرمایا کہ (آئندہ) میرے پاس اپنے بھائی کو لانا جو تمہارے والد کی طرف سے ہے

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نواز ہوں۔ پھر اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے

فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

تو تمہارے لئے میرے پاس نہ (غلّے کا) کوئی پیمانہ ہوگا اور نہ تم میرے قریب آنا۔ انہوں نے کہا

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

ہم اُس کے بارے میں اُس کے والد کو آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے اور بے شک ہم (ایسا) ضرور کریں گے۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَاۤ

اور (یوسف علیہ السلام نے) اپنے خادموں سے فرمایا ان کی رقم رکھ دو ان کے سامان میں تاکہ وہ اسے پہچان لیں

اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف جائیں (تو) شاید کہ وہ (اس طرح) دوبارہ آجائیں۔

۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا بنیامین کو مصر لے جانے کا مطالبہ (سورۃ یوسف آیات:۶۳ تا ۶۶)

فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

پھر جب وہ اپنے والد کی طرف واپس آئے (تو) کہنے لگے اے ہمارے ابا جان! (آئندہ) ہم پر (غلّے کا) پیمانہ بند کر دیا گیا ہے

فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

تو ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے (تاکہ) ہم غلّہ لے آئیں اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کریں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کیا میں اِس کے بارے میں تم پر (اُسی طرح) اعتماد کروں جیسا کہ میں نے اِس کے بھائی (یوسف علیہ السلام) کے بارے میں تم پر اعتماد کیا تھا؟

مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾

اس سے پہلے تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ

اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا (تو) دیکھا کہ ان کی رقم انہیں واپس کر دی گئی ہے وہ کہنے لگے اے ہمارے ابا جان! ہمیں (اور) کیا چاہیئے

هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا

(دیکھیئے) یہ ہماری رقم بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور اب ہم اپنے اہل و عیال کے لئے غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾

اور ایک اونٹ جتنا (غلّے کا) پیمانہ زیادہ لائیں گے (غلّے کا) یہ پیمانہ (جو ہم لائے ہیں) بہت تھوڑا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا جب تک تم اللہ کا عہد نہ دو کہ تم اسے ضرور میرے پاس لاؤ گے

اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾

مگر یہ کہ تم گھیر لیئے جاؤ تو جب انہوں نے آپ سے عہد کر لیا (تو یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

٣۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ٦٧ تا ٦٩)

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اور (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

اور میں تمہیں اللہ (کے فیصلہ) سے کچھ نہیں بچا سکتا اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

اور بھروسہ کرنے والوں کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اور جب وہ اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے جیسے ان کے والد نے انہیں حکم دیا تھا

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ

تو (یہ تدبیر) انہیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ بچا نہیں سکتی تھی مگر یہ یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے انہوں نے پورا کیا

وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ ع ٨/١١

اور یقیناً وہ بڑے علم والے تھے کیونکہ ہم نے ان کو علم عطا فرمایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْۤ اَنَا اَخُوْكَ

اور جب وہ (یوسف علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا کہ بے شک میں ہی تمہارا بھائی (یوسف) ہوں

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

لہٰذا جو وہ کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرو۔

۴۔بنیامین کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تدبیر (سورۃ یوسف آیات: ۷۰ تا ۷۹)

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِىْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ

پھر جب آپ نے ان لوگوں کا سامان تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے سامان میں (بادشاہ کا) پیالہ رکھ دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلے والو!

اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

تم تو یقیناً چور ہو۔ وہ (قافلے والے) ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہاری کیا چیز کھو گئی ہے؟ وہ (خادم) بولے ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ

اور جو کوئی اسے لے آئے (اس کے لئے) ایک اونٹ جتنا (غلّہ انعام) ہے اور میں اس کا ذمّہ دار ہوں۔ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! یقیناً تم جانتے ہو

مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

ہم اس لئے نہیں آئے تھے کہ ہم زمین میں فساد کریں اور نہ ہی ہم چور ہیں۔ وہ (خادم) بولے تو اس (چور) کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلے۔

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

(بھائیوں نے) کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں وہ پایا جائے وہ خود ہی اس کا بدلہ ہے ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ

پھر (یوسف علیہ السلام نے) ان کے تھیلوں کی تلاشی لینا شروع کی اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے پھر اس (پیالے) کو نکال لیا اپنے بھائی کے تھیلے میں سے

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِىْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کے لئے تدبیر فرمائی وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾

ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِىْ نَفْسِهٖ

انہوں نے کہا اگر اِس نے چوری کی ہے تو یقیناً اِس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے تو یوسف (علیہ السلام) نے یہ بات اپنے دل میں چھپائے رکھی

وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

اور اسے ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (دل میں) کہا کہ تم تو کہیں زیادہ بُرے ہو اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو تم غلط بیانی کر رہے ہو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

(بھائی) کہنے لگے کہ اے عزیز! بے شک اِس کے والد بہت بوڑھے ہیں تو اِس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

بے شک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والوں میں سے ہیں۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا اللہ کی پناہ

اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع ۹ ع ۱۱

کہ ہم اِس کے سوا (کسی اور کو) پکڑ لیں جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے یقیناً تب تو ہم بے انصاف ہوں گے۔

۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اللہ ﷻ پر توکل اور بڑے بھائی کی ندامت (سورۃ یوسف آیات: ۸۰ تا ۸۷)

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۗ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ

پھر جب وہ لوگ آپ سے مایوس ہوگئے (تو) الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے اُن کے سب سے بڑے (بھائی) نے کہا کیا تم نہیں جانتے بے شک تمہارے والد نے

قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

یقیناً تم سے اللہ کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو میں اِس سرزمین سے ہر گز نہیں جاؤں گا

حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ

جب تک کہ میرے والد (صاحب مجھے حکم نہ دیں) یا اللہ میرے لئے کوئی فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ

فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا

پھر کہو کہ اے ہمارے ابّا جان! بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے اسی بات کی گواہی دی جس کا ہمیں علم تھا

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

اور ہم غیب (کی باتوں) کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔ اور پوچھ لیجئے بستی (والوں) سے جس میں ہم تھے

وَالْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۗ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۗ

اور اس قافلے (والوں) سے جس میں ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم ضرور سچے ہیں۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا (ایسا نہیں) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنالی ہے

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۗ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾

تو صبر ہی بہتر ہے قریب ہے اللہ اُن سب کو میرے پاس لے آئے بے شک وہ خوب جاننے والا خوب حکمت والا ہے۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ

اور (یعقوب علیہ السلام نے) اُن سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے ہائے افسوس! یوسف (علیہ السلام کی جدائی) پر اور آپ کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں

فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

پس وہ (اپنا) غم ضبط کیئے ہوئے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

(بیٹے) کہنے لگے اللہ کی قسم! آپ یوسف کو (اسی طرح) ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (یا تو) بیمار ہو جائیں گے

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

یا ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں فریاد کرتا ہوں اللہ سے اپنی پریشانی اور غم کی

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ

اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائی کو

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔

۶۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بھائیوں کی فریاد (سورۃ یوسف آیات: ۸۸ تا ۹۰)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ

پھر جب وہ لوگ یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے (تو) کہنے لگے کہ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو سخت تکلیف پہنچی ہے

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ

اور ہم معمولی سرمایہ لائے ہیں تو آپ ہمیں (غلّے کا) پیمانہ پورا پورا دے دیجیے اور ہم پر کچھ صدقہ کیجیے

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ

بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو اجر عطا فرماتا ہے۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا

اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ

جب تم نادان تھے۔ انہوں نے کہا کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

یقیناً اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے بے شک جو (اللہ سے) ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا بھائیوں کو معاف کر دینا (سورۃ یوسف آیات: ۹۱ تا ۹۳)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ

وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور یقیناً ہم ہی خطاکار تھے۔ (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ

اللہ تمہیں معاف فرمادے اور وہی رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ یہ میری قمیص لے جاؤ پھر اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو

يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

ان کی بینائی واپس آجائے گی اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا احسان (سورۃ یوسف آیات: ۹۴ تا ۹۸)

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد (گھر والوں سے) فرمانے لگے کہ یقیناً میں یوسف (علیہ السلام) کی خوشبو پا رہا ہوں

لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

اگر تم مجھے ناقص العقل (کمزور عقل) خیال نہ کرو۔ وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً آپ اپنی پرانی محبت میں ہیں۔ پھر جب خوشخبری دینے والا آپہنچا

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ

(تو) اس نے وہ (قمیص) ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ پھر سے دیکھنے والے ہوگئے (یعقوب علیہ السلام) فرمانے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ

بے شک میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ وہ بولے اے ہمارے ابا جان! آپ ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی مغفرت مانگئے

اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

بے شک ہم ہی خطاکار تھے۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

۹۔ بنی اسرائیل کا مصر آنا (سورۃ یوسف آیات: ۹۹ تا ۱۰۱)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ

پھر جب وہ سب یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے ماں باپ کو (اوپر) اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا آپ مصر میں داخل ہو جائیں

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ

اگر اللہ نے چاہا (تو سب) امن کے ساتھ (رہیں گے)۔ اور انہوں نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ان کے لئے سجدہ میں جھک گئے

وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ

اور (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا اے میرے ابا جان! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا یقیناً میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

اور یقیناً اس نے مجھ پر احسان فرمایا جب مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے جھگڑا ڈالا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان بے شک میرا رب جس کے لئے چاہے خوب تدبیر فرماتا ہے بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ

اے میرے رب! یقیناً تُو نے مجھے حکومت سے حصّہ عطا فرمایا اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بخشا اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا فرمانے والے!

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے مجھے (دنیا سے) مسلمان اُٹھا اور مجھے (اپنے خاص مقرب) نیک بندوں کے ساتھ ملا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

The page is transcribed above.

جَآءَهُمۡ نَصۡرُنَا فَنُجِّيَ مَنۡ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۱۰﴾

تو اُن (رسولوں) کو ہماری مدد آپہنچی پھر جسے ہم نے چاہا اسے نجات ملی اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جاتا۔

لَقَدۡ كَانَ فِيۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِي الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيۡثًا يُّفۡتَرٰى

یقیناً اُن کے قصّے میں عقل مندوں کے لئے عبرت ہے یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو گھڑ لی گئی ہو

۱۲ ع ۷ وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِيۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَيۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

بلکہ یہ اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں مہمانوں کی خوب خاطر تواضع کرنی چاہیئے کیونکہ مہمان نوازی انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۵۹)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہمارا بہترین محافظ اور دنیا اور آخرت میں ہمارا کارساز ہے۔(سورۃ یوسف، آیات:۶۴،۱۰۱)

۳- ہمیں اپنی تدبیر سے بڑھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً ہمارا مددگار ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۶۷)

۴- ہمیں اپنی پریشانیاں اور غم اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کے سامنے بیان کرنے چاہئیں کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً غموں کو دور فرمانے والا ہے۔ (سورۃ یوسف، آیت:۸۶)

۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے پاس سے خصوصی علم عطا فرماتا ہے جو دیگر لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا۔(سورۃ یوسف، آیت:۸۶)

۶- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔(سورۃ یوسف، آیت:۸۷)

۷- جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے نیکی کرنے والوں کو ضرور اَجر عطا فرماتا ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۹۰)

۸- جو لوگ ہمارے ساتھ بُرا سلوک کریں ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اُن کو معاف کردیں۔(سورۃ یوسف، آیت:۹۲)

۹- ہمیں اپنے والدین کی عزت اور احترام کرنا چاہیئے۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا مبارک طریقہ ہے اور اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ (سورۃ یوسف، آیات:۹۹ تا ۱۰۰)

۱۰- "اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بلانا" نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا راستہ ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیروی کرنے والوں کا طریقہ ہے۔(سورۃ یوسف، آیت:۱۰۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہونے کے لئے کیا نصیحت کی؟

(الف) ایک ہی دروازے سے داخل ہونا (ب) الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا (ج) بِنیامین کو ساتھ رکھنا

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب میں چاند سے مراد کون ہیں؟

(الف) والد محترم (ب) والدہ محترمہ (ج) بھائی

(۳) حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی کے غم میں کیا چیز کھودی؟

(الف) یادداشت (ب) بینائی (ج) دولت

(۴) حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کن لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ صرف وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں؟

(الف) اہل ایمان (ب) منافقین (ج) کافر

(۵) حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد کس نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا؟

(الف) اہل مصر (ب) اہل کنعان (ج) اہل شام

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- بادشاہ کے لئے روٹیاں پکانے والے قیدی نے کیا خواب دیکھا تھا؟

۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بنیامین کو روکنے کے لئے کیا تدبیر سجھائی؟

۳- حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کیسے واپس آئی؟

۴- حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کی بدسلوکی پر ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۵- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کو کیسے سچ کر دکھایا؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	جی ہاں	بہت حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱-	کیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر مکمل بھروسہ کرتا ہوں؟				
۲-	کیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت کی اُمید رکھتا ہوں؟				
۳-	کیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں؟				
۴-	کیا میں اپنی ضرورتوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں؟				
۵-	کیا میں دوسروں کے لئے احسان یعنی نیکی کا جذبہ رکھتا ہوں؟				
۶-	کیا میں اپنے معاملات میں دوسروں سے مشورہ کرتا ہوں؟				
۷-	کیا میں کسی پر بلاوجہ الزام لگانے سے بچتا ہوں؟				
۸-	کیا میں اپنے مہمانوں کی اچھی میزبانی کرتا ہوں؟				
۹-	کیا میں نقصان پر صبر کرتا ہوں؟				
۱۰-	کیا میں واقعات سے عبرت حاصل کرتا ہوں؟				

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا "اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ" ترجمہ کے ساتھ خوبصورتی سے چارٹ پر لکھ کر گھر میں نمایاں جگہ پر لگائیے۔
- گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرہ کریں کہ اگر ہم اپنے کسی قصوروار کو معاف کر دیں تو اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہو گا تمام نکات کو ایک جگہ تحریر کریں اور دوسرے دوستوں کو بتائیے۔
- حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق اہم باتیں لکھ کر مندرجہ ذیل وضاحتی خاکہ (Flow Chart) مکمل کیجیے۔

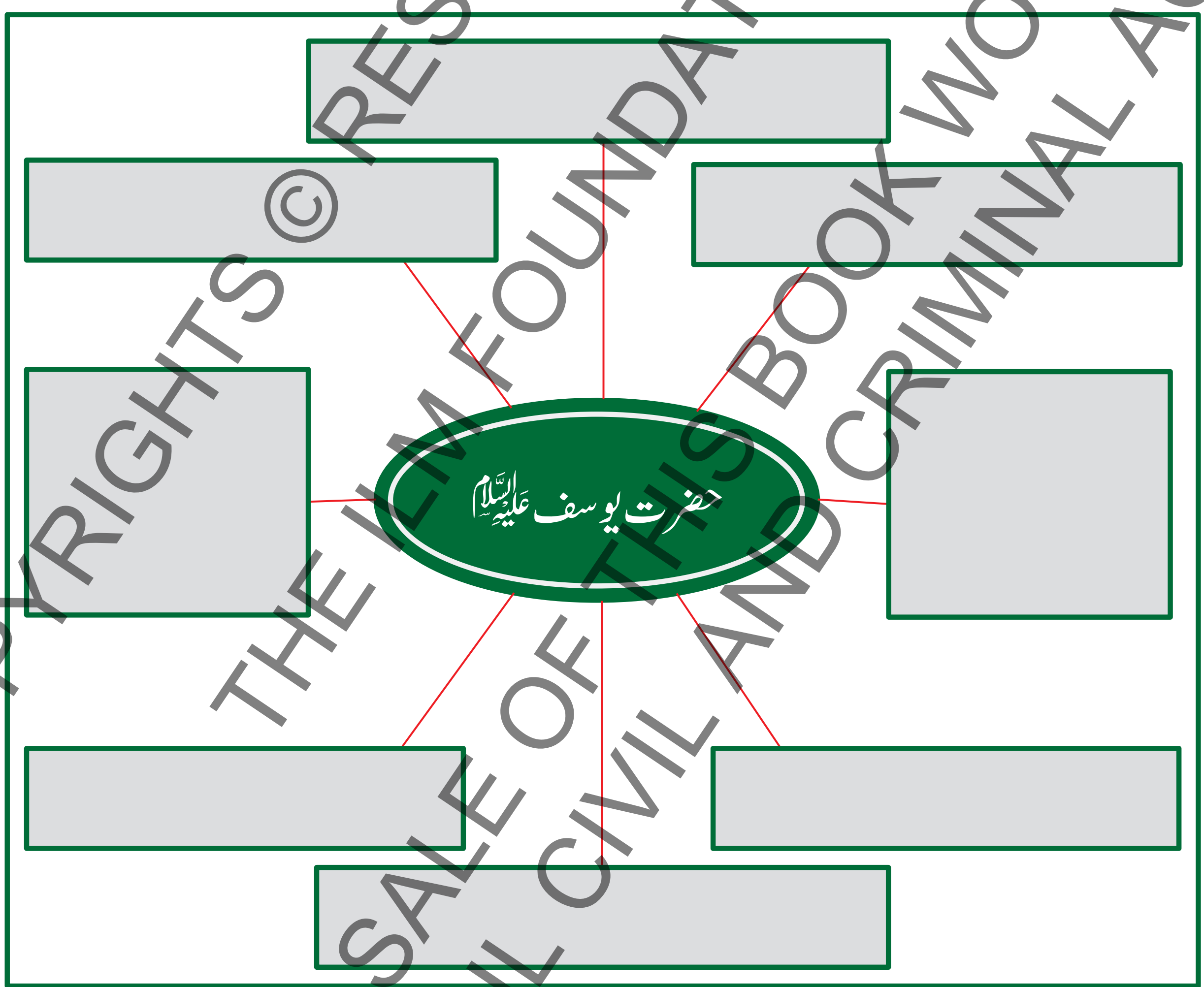

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۴۰

سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف

(سورت نمبر:۴۳، کل رکوع:۷، کل آیات:۸۹)

شانِ نزول اور تعارف: سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قیامِ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف قریش کے سردار جادو وغیرہ کے الزامات لگا رہے تھے اور سب باہم مل کر (معاذاللہ) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کی سازشیں کر رہے تھے جیسا کہ آیات ۷۹ اور ۸۰ میں صاف اشارہ موجود ہے۔

"زُخۡرُف" عربی زبان میں "سونے (Gold)" کو کہتے ہیں۔ آیات: ۳۴ اور ۳۵ میں ذکر کیا گیا ہے کہ دنیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نظر میں اتنی بے حیثیت اور حقیر ہے کہ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب ہی لوگ کافر ہو جائیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کافروں کے گھروں کو سونے اور چاندی کا بنا دیتا۔

اس سورت میں شرک کی مذمت اور توحید کا ذکر ہے۔ تین جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا ذکر ہے کہ وہ سب ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیئے گئے ہیں۔ سورت کے آخر میں پرہیزگاروں کے اچھے اور مشرکین کے بُرے انجام کا بیان ہے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۞ ١ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۞ ٢ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۞ ٣

حٰمٓ۔ واضح کتاب کی قسم۔ بے شک ہم نے اس کو عربی قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔

وَاِنَّهٗ فِيۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ۞ ٤ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا

اور بے شک یہ (قرآن مجید) ہمارے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) میں بہت بلند بڑی حکمت والا ہے۔ کیا ہم تم سے اس نصیحت کو اس بنا پر روک دیں

اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ۞ ٥ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ۞ ٦ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ

کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے تھے۔ اور ان کے پاس جو نبی بھی آتا تھا

اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۞ ٧ فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۞ ٨

وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پھر ہم نے ہلاک کر دیا ان سے کہیں زیادہ طاقتور لوگوں کو اور ان پہلے لوگوں کی مثال گزر چکی ہے۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۞ ٩

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا؟ تو یقیناً وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں بہت غالب علم والے (اللہ) نے پیدا فرمایا۔

الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۞ ١٠

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم راہ پا سکو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ

اور جس نے ایک (مقرر) اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس سے مُردہ شہر کو زندہ کیا

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱ وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ

اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے ہر طرح کے جوڑے پیدا فرمائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے

مَا تَرْكَبُوْنَ ۝۱۲ۙ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ

جن پر تم سواری کرتے ہو۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو

اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

جب ان پر ٹھیک طرح سے بیٹھ جاؤ اور تم کہو وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝۱۳ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۴

اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور پلٹ کر جانے والے ہیں۔

ع ۱ ۱۵ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۱۵ۭ

اور (مشرکوں نے) اُس (اللہ) کے بندوں میں سے بعض کو اُس کا جز (اولاد) بنا دیا بے شک انسان بڑا واضح ناشکرا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِیْنَ ۝۱۶

کیا اس (اللہ) نے اپنی مخلوق میں سے (خود اپنے لئے تو) بیٹیاں بنالی ہیں اور تمہیں مخصوص کر دیا ہے بیٹوں کے ساتھ؟

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

حالانکہ ان میں سے کسی کو اس (بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جسے انہوں نے رحمٰن کے ساتھ منسوب کر رکھا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے

وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۝۱۷ اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ۝۱۸

اور وہ غم (اور غصّے) سے بھر جاتا ہے۔ کیا وہ (لڑکی) جو زیور میں پرورش پائے اور بحث کے وقت واضح بات بھی نہ کر سکے (اللہ کی اولاد ہو سکتی ہے)؟

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

اور انہوں نے فرشتوں کو (اللہ کی) بیٹیاں قرار دیا جو رحمٰن کے بندے ہیں کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی

وَیُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۹ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ

اور ان سے پوچھا جائے گا۔ اور وہ کہتے ہیں اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (بُتوں) کو نہ پوجتے انہیں اس کا کچھ علم نہیں

اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝۲۰ۭ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝۲۱

وہ صرف جھوٹا اندازہ لگاتے ہیں۔ کیا ہم نے اس سے پہلے انہیں کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾

(نہیں) بلکہ وہ کہتے ہیں بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور بے شک ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (نبی) بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا

اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ

کہ بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور بے شک ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ (اس پر ان کے نبی علیہ السلام نے) فرمایا

اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰي مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ

کیا اگر میں تمہارے پاس لاؤں اس سے بڑھ کر ہدایت کا راستہ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا (تب بھی انہی کی پیروی کروگے؟)

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ

وہ کہنے لگے بے شک جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھر ہم نے (نبی کے) ان (گستاخوں) سے بدلہ لیا تو دیکھئے

ع ۲ ۱۰ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا

اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾

بے شک تم جن کی عبادت کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا فرمایا تو عنقریب وہی میری (مزید) رہنمائی فرمائے گا۔

وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) اس (کلمۂ توحید) کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰي جَآءَهُمُ الْحَقُّ

(ان کے شرک پر انہیں مٹایا نہیں) بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ ان کے پاس آگیا حق (قرآن)

وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

اور واضح بیان فرمانے والا رسول۔ اور جب ان کے پاس حق (قرآن) آیا تو (مشرکین) کہنے لگے یہ جادو ہے

وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾

اور بے شک ہم اس کے انکار کرنے والے ہیں۔ اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ان کے درمیان دنیاوی زندگی میں ان کی معیشت کو تقسیم فرمایا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا

اور ہم نے ایک کے دوسرے پر درجے بلند فرمائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں

وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اور آپ کے رب کی رحمت اس (دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت (کافر) ہو جائیں گے

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾

تو جنہوں نے رحمٰن کا انکار کیا ہم ان لوگوں کے لئے ضرور بنا دیتے ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا اور سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور ان کے گھروں کے دروازوں کو بھی اور وہ تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور سونے کا بھی (بناوٹ) اور یہ سب دنیا کی زندگی کا (تھوڑا سا) سامان ہے

ع ٣ ١٠ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا

اور آخرت آپ کے رب کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ اور جو رحمٰن کے ذکر سے (غافل ہو کر) اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں

فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾

تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور یقیناً وہ (شیاطین) انہیں (ہدایت کے) راستہ سے روکتے رہتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا (تو شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا

فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ

پس (تو) کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ اور جب تم (دنیا میں) ظلم کر چکے ہو (تو) آج تمہیں یہ بات ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی

اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ

کہ بے شک تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو۔ پھر کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھائیں گے

وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾

اور اُنہیں (راستہ دکھائیں گے) جو کھلی گمراہی میں ہیں۔ پھر اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے جائیں تو تب بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾

یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو بے شک ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾

تو آپ اس (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو آپ (ﷺ) کی طرف وحی فرمایا گیا ہے بے شک آپ (ﷺ) سیدھے راستے پر ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور یقیناً یہ (قرآن) آپ (ﷺ) کے لئے اور آپ کی قوم (امت) کے لئے ضرور (عظیم) نصیحت ہے اور عنقریب تم سب سے پوچھا جائے گا۔

ع وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور آپ ہمارے رسولوں سے پوچھیئے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور کوئی معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کی طرف تو (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا

اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾

بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ پھر جب وہ ہماری نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ لوگ اس وقت ان (نشانیوں) پر ہنسنے لگے۔

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہم جو نشانی انہیں دکھاتے تھے وہ پہلی سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑ لیا تاکہ وہ باز آجائیں۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور وہ کہنے لگے اے جادوگر! تم اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو اس عہد کے مطابق جو اس نے تم سے کر رکھا ہے یقیناً ہم ضرور سیدھے راستے پر آجائیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ

پھر جب ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تو وہ فوراً عہد توڑنے لگے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے قبضہ میں نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾

کیا (یہ حقیقت نہیں کہ) میں اس شخص سے بہتر ہوں جو بڑا حقیر ہے اور بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

تو اس (موسیٰ) پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے جاتے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر (کیوں نہیں) آتے؟

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾

تو اس (فرعون) نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انہوں نے اس کی بات مان لی بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾

تو جب انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین کر کے) ہمیں ناراض کر دیا تو ہم نے ان سب سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ع ٥ ١١ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ ع وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا

پھر ہم نے انہیں گئے گزرے کر دیا اور بعد والوں کے لئے نمونہ (عبرت) بنا دیا۔ اور جب (عیسیٰ علیہ السلام) ابنِ مریم کی مثال بیان کی گئی

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ

تو اس وقت آپ کی قوم (خوشی سے) چلّانے لگی۔ اور کہنے لگی ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ؟)

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ مثال صرف جھگڑنے کے لئے بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) تو بس ہمارے ایک بندے تھے

اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾

جن پر ہم نے انعام فرمایا تھا اور انہیں ہم نے (اپنی قدرت کی) ایک مثال بنایا تھا بنی اسرائیل کے لئے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

اور اگر ہم چاہتے تو (تمہاری جگہ) تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو (تمہارے بعد) زمین میں رہتے۔ اور یقیناً وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی ہیں

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ

تو (لوگو!) تم اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرتے رہو یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور کہیں شیطان تمہیں (اس راستے سے) روک نہ دے

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ

بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) نشانیوں کے ساتھ آئے (تو) انہوں نے فرمایا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں

وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾

اور اس لئے (آیا ہوں) کہ میں تم پر وہ بعض باتیں واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ

بے شک اللہ ہی میرا رب ہے اور تم سب کا بھی رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر اُن میں سے کئی گروہوں نے (آپس میں) اختلاف کیا

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

تو ظالموں کے لئے ہلاکت ہے درد ناک دن کے عذاب سے۔ کیا یہ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں

ع ٦ ١١ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ ؑ

کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر ہی نہ ہو۔ سب گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ ۚ

(کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرماں بردار تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ

(انہیں حکم ہو گا) تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ خوش خوش۔ ان پر سونے کی پلیٹوں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا

وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾

اور وہاں وہ ہو گا جو ان کے جی چاہیں گے اور جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ

اور یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان (نیک اعمال) کے بدلہ جو تم کرتے رہے۔ اس میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ

جن میں سے تم کھاؤ گے۔ بے شک مُجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا

وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ

اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ (خود) ہی ظالم تھے۔ اور وہ (جہنم پر مقرر فرشتے کو) پکاریں گے اے مالک!

لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ

تمہارا رَب ہمیں موت دے دے وہ کہے گا تمہیں اسی حال میں رہنا ہے۔ یقیناً ہم تمہارے پاس حق لائے تھے

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ

لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے تھے۔ کیا انہوں نے کوئی بات طے کر لی ہے؟ تو بے شک ہم بھی طے کرنے والے ہیں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں

اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾

کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے ہیں؟ کیوں نہیں! اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

آپ فرما دیجئے کہ اگر بفرضِ محال اللہ کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلا عابد ہوں (مجھے تو اس کا علم ضرور ہوتا) پاک ہے آسمانوں اور زمینوں کا رب

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا

(اور) عرش کا رب ان (باتوں) سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ تو ان کو چھوڑ دیجئے وہ بے کار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کُودیں

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پا لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور وہی (اللہ) آسمان میں معبود ہے اور زمین میں (بھی) معبود ہے

وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾

اور وہی خوب حکمت والا اور خوب جاننے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا

اور بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کی) بادشاہت ہے

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ

اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ اور وہ (معبود) سفارش کا اختیار نہیں رکھتے جنہیں وہ اس (اللہ) کے سوا پوجتے ہیں

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

مگر جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ جانتے بھی تھے (وہ شفاعت کرسکتے ہیں)۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ

(تو) یقیناً وہ کہیں گے اللہ نے پھر یہ کہاں بھٹکے جارہے ہیں؟ اور اس (رسول مکرم ﷺ) کے اس قول کی قسم "اے میرے رب!"

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

بے شک یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) ان سے منہ پھیر لیجئے

وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع

اور کہہ دیجئے (بس اب ہمارا) سلام تو عنقریب وہ (انجام) جان لیں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- دنیا میں سفر کرتے ہوئے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم آخرت کی طرف بھی سفر کر رہے ہیں۔(سورۃ الزخرف، آیات:۱۳، ۱۴)

۲- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی نہ کوئی بیٹی ہے اور نہ بیٹا۔ ہمیں اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا چاہیئے۔(سورۃ الزخرف، آیت:۱۹)

۳- ہمیں کفر و شرک اور بُری باتوں میں اپنے بڑوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔(سورۃ الزخرف، آیات:۲۲ تا ۲۴)

۴- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی نگاہ میں دنیاوی مال و دولت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کفار کے لئے آخرت میں عذاب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (سورۃ الزخرف، آیات:۳۲ تا ۳۵)

۵- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے ذکر سے غافل رہنے والوں پر شیطان مُسَلَّط کر دیا جاتا ہے۔(سورۃ الزخرف، آیت:۳۶)

۶- شیطان اور عذاب سے بچاؤ قرآنِ حکیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے۔(سورۃ الزخرف، آیات:۴۳ تا ۴۵)

۷- سیدھے راستہ پر چلنے کے لئے رسولوں کی اطاعت و اتباع کرنا ضروری ہے۔(سورۃ الزخرف، آیت:۶۱)

۸- اصل رشتہ ایمان اور تقویٰ کی بنیاد پر ہے محض رشتہ داری یا دنیاوی تعلقات آخرت میں کام آنے والی شے نہیں۔ قیامت کے دن صرف متقی لوگوں کی دوستی باقی اور کارآمد ہو گی لہٰذا ہمیں بھی صرف متقی لوگوں سے دوستی اختیار کرنی چاہیئے۔(سورۃ الزخرف، آیت:۶۷)

۹- اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے اور اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والوں کے لئے جنت کی نعمتیں ہیں۔(سورۃ الزخرف، آیات:۶۸ تا ۷۳)

۱۰- قیامت کا علم اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے پاس ہے اور ہمیں اسی کی طرف واپس جانا ہے لہٰذا ہمیں آخرت کی تیاری کرنی چاہیئے۔(سورۃ الزخرف، آیت:۸۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اُمُّ الکتاب سے کیا مراد ہے؟

(الف) قرآنِ حکیم　(ب) لوحِ محفوظ　(ج) الزخرف

(۲) سواری پر سوار ہونے کی دعا سورۃ الزخرف کی کن آیات میں ہے؟

(الف) آیات:۸۸ تا ۸۹　(ب) آیات:۸۲ تا ۸۳　(ج) آیات:۱۳ تا ۱۴

(۳) مشرکین کا لڑکی کی پیدائش پر کیا ردِ عمل ہوتا تھا؟

(الف) وہ غم سے بھر جاتے　(ب) وہ خوش ہوتے　(ج) وہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے

(۴) آیات:۲۲ تا ۲۵ میں مشرکین مکّہ کی شرک کے لئے کس دلیل کا ذکر ہے؟

(الف) عقلی دلیل　(ب) علمی دلیل　(ج) ہمارے باپ دادا نے ایسا کیا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۵) آیت:۶۷ کے مطابق روزِ قیامت کون لوگ آپس میں دشمنی سے بچے رہیں گے؟

(الف) گہرے دوست (ب) رشتہ دار (ج) متقی لوگ

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ اُن کی قوم نے کیا سلوک کیا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

۲- مشرکین مکّہ نے قرآنِ حکیم کے نزول پر کیا اعتراض کیا؟

۳- اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

۴- فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا اعتراض کیا؟

۵- جہنم والے جہنم پر مقرر فرشتہ سے کیا فریاد کریں گے؟

سوال ۳ ذیل میں دی گئیں خالی جگہیں پُر کیجیے:

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور _____ کو کس نے پیدا فرمایا؟ تو یقیناً وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں بہت غالب _____ والے (اللہ) نے پیدا فرمایا۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو _____ بنایا اور اس میں تمہارے لئے _____ بنائے تاکہ تم راہ پاسکو۔ اور جس نے ایک (مقرر) اندازے کے ساتھ _____ سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس سے مُردہ _____ کو زندہ فرمایا اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے ہر طرح کے _____ پیدا فرمائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم _____ کرتے ہو۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو پھر اپنے رب کی _____ کو یاد کرو جب ان پر ٹھیک طرح سے بیٹھ جاؤ اور تم کہو وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں _____ نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- سواری پر سوار ہونے کی دعا ترجمہ کے ساتھ یاد کریں اور سواری پر سوار ہونے سے پہلے اسے پڑھنے کا معمول بنائیں۔
- بیٹیوں کی اچھی پرورش کی اہمیت پر ایک مضمون تحریر کیجیے جس میں کوئی دو احادیث کا حوالہ بھی دیجیے۔

____
____
____
____
____
____
____
____
____
____

- اس سورت میں سے کوئی دس عربی الفاظ تلاش کریں جو اردو میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	عربی الفاظ	اردو میں استعمال
۱-	اَلْكِتٰبُ	کتاب
۲-		
۳-		
۴-		
۵-		
۶-		
۷-		
۸-		
۹-		
۱۰-		

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۵

سُوْرَةُ الدُّخَان

(سورت نمبر:۴۴، کل رکوع:۳، کل آیات:۵۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور کے زمانۂ قحط میں نازل ہوئی۔ اس میں ڈراوے کا پہلو غالب ہے۔ شانِ نزول یہ ہے کہ جب کفارِ مکہ کی مخالفت شدید سے شدید تر ہوتی چلی گئی تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دعا فرمائی کہ "الٰہی! یوسف کے قحط جیسے ایک قحط سے میری مدد فرما۔" یعنی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں شدید قحط نے لوگوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا اور لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگئے، ایسا ہی ایک قحط اہل مکہ پر بھی مسلط کیجیے تاکہ ان کے دل نصیحت قبول کرنے کے لئے نرم پڑ جائیں۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے رسول خاتم النبیین ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور سارے علاقے میں ایسے زور کا قحط پڑا کہ لوگ بلبلا اٹھے۔ آخر کار کفارِ مکہ نے ابو سفیان کے ذریعے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ اپنی قوم کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ قریش کے سرداروں نے یہ بھی کہا کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر قحط دور ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی دعا سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں قحط سے نجات عطا فرمادی، لیکن یہ کافر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہیں لائے۔ اسی موقع پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

"دُخَان" "دھویں" کو کہتے ہیں۔ آیت:۱۰ میں قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دھویں کا ذکر ہے۔ آغاز میں قرآنِ حکیم کی عظمت کا بیان ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ آل فرعون کی مثال بطورِ عبرت بیان کی گئی ہے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے۔ آخر میں قیامت کا بیان ہے۔ پھر اہل جہنم پر مختلف عذابوں کا ذکر ہے اور اہل جنت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مختلف انعامات کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾
حٰمٓ۔ اس واضح کتاب کی قسم۔ بے شک ہم نے اس (کتاب) کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ ﴿۵﴾
اس (رات) میں ہر مستحکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (ایسا) حکم جو ہمارے پاس سے (صادر ہوتا) ہے بے شک ہم ہی (رسولوں کو) بھیجنے والے ہیں۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ ﴿۶﴾
(یہ) آپ کے رب کی طرف سے رحمت ہے بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾
جو رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨

اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگی دیتا اور (وہی) موت دیتا ہے (وہ) تمہارا (بھی) رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا (بھی) رب ہے۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠

بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دُھواں ظاہر کر دے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ایک دردناک عذاب ہے۔ (اُس وقت یہ کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے

اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣

بے شک ہم ایمان لاتے ہیں۔ (اب) ان کو نصیحت کہاں فائدہ دے گی حالانکہ ان کے پاس واضح بیان فرمانے والے رسول آ چکے۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

پھر بھی وہ ان سے منہ موڑے رہے اور کہنے لگے (یہ) سکھایا ہوا مجنون ہے۔ بے شک ہم عذاب کچھ عرصہ تک ہٹا بھی دیں

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦

(تو) بے شک تم لوگ پھر وہی کرو گے (جو پہلے کرتے رہے تھے)۔ جس دن ہم بڑی شدت سے پکڑیں گے بے شک (اس دن) ہم انتقام لیں گے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝١٧

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور اُن کے پاس ایک معزز رسول (موسیٰ علیہ السلام) آئے۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٨

(انہوں نے فرمایا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو بے شک میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٩

اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو بے شک میں تمہارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝٢٠ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝٢١

اور بے شک میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝٢٢ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

پھر (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے رب سے دعا کی کہ بے شک یہ مجرم لوگ ہیں۔ تو (اللہ کا حکم ہوا کہ) تم میرے بندوں کو راتوں رات لے کر روانہ ہو جاؤ

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝٢٣ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝٢٤

بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ اور تم سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا بے شک وہ تمام لشکر غرق کر دیا جائے گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝٢٥ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝٢٦ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝٢٧ كَذٰلِكَ

وہ لوگ کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیت اور عمدہ مقامات۔ اور نعمتیں جن میں وہ مزے کر رہے تھے۔ (یہ قصّہ) اسی طرح ہوا

ع ١٩ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝٢٨ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝٢٩

اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پھر نہ تو آسمان اور زمین ان پر روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝٣٠ مِنْ فِرْعَوْنَ

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی ذلت والے عذاب سے۔ (یعنی) فرعون (کے ظلم) سے

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

بے شک وہ بڑا سرکش حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔ اور یقیناً ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو (اپنے) علم کے مطابق چُن لیا تھا

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٢ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝٣٣ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝٣٤

(اس زمانے کی) ساری دنیا پر۔ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ یقیناً وہ لوگ ضرور کہتے ہیں۔

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝٣٥ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٦

کہ یہ ہماری پہلی موت کے سوا کچھ نہیں ہے اور ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ۔

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٣٧

بھلا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم کے اور وہ جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بے شک وہ مجرم لوگ تھے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝٣٨ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

اور ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ ہم نے ان کو صرف حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا کیا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٤٠

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بے شک ان سب کے لئے فیصلہ کا دن مقررہ وقت ہے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤١ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے

ع ٢٠ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٤٢ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝٤٣ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝٤٤ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝٤٥

بے شک وہ بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ بے شک زقّوم کا درخت۔ گناہگار کا کھانا ہے۔ وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ

جیسے کھولتا ہوا پانی۔ (کہا جائے گا) اس (مجرم) کو پکڑ لو تو اسے گھسیٹ کر جہنم کے درمیان لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر ڈالو

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا

کھولتے ہوئے پانی کا عذاب۔ (کہا جائے گا) عذاب کا (مزہ) چکھ بے شک تُو (تو) بڑا معزز و مکرم ہے۔ بے شک یہ وہی ہے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾

جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیز گار لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی) باغات اور چشموں میں

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾

باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح ہو گا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى

وہ وہاں منگوائیں گے ہر قسم کے میوے بڑے اطمینان کے ساتھ۔ وہ اس (جنت) میں موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے (دنیا میں) پہلی موت کے

وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾

اور وہ (اللہ) اُنہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ) آپ کے رب کی طرف سے فضل ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ

تو ہم نے آپ کی زبان میں اس (قرآن) کو آسان فرما دیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ تو آپ انتظار کیجیے

ع ٣ ١٧

اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾

بے شک وہ لوگ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم برکت والی رات یعنی شب قدر میں نازل کیا گیا ہے۔(سورۃ الدخان، آیت:۳)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم اس لئے نازل فرمایا تاکہ لوگوں کو کفر اور نافرمانی کے بُرے انجام سے ڈرایا جائے۔(سورۃ الدخان، آیت:۳)

۳- دنیا کی نعمتیں اور سازوسامان جلد ہمارے ہاتھوں سے نکل کر دوسروں کے پاس جانے والا ہے۔(سورۃ الدخان، آیات:۲۵ تا ۲۸)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کائنات میں کسی چیز کو بے کار پیدا نہیں فرمایا۔(سورۃ الدخان، آیات:۳۸،۳۹)

۵- قیامت کے دن نہ دنیاوی دوستیاں کام آئیں گی اور نہ کہیں سے مدد مل سکے گی۔ ہاں مگر جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ رحم فرمائے اسے معاف فرما کر یا اس کے حق میں شفاعت قبول کر کے۔(سورۃ الدخان، آیات:۴۱،۴۲)

۶- جہنم میں گناہگار لوگوں کا کھانا زقّوم کا درخت ہو گا۔(سورۃ الدخان، آیات:۴۳،۴۴)

۷- پرہیزگاروں کے لئے باغات، چشمے اور ریشم کا لباس ہو گا۔(سورۃ الدخان، آیات:۵۱ تا ۵۳)

۸- قیامت کے دن ہمیں زندہ اُٹھائے جانے کے بعد پھر دوبارہ موت نہیں آئے گی۔(سورۃ الدخان، آیت:۵۶)

۹- کسی شخص کو اس کا نیک عمل جنت میں نہیں لے جائے گا بلکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل ہو گا کہ وہ نیک لوگوں کو جنت میں داخل فرما دے۔ (سورۃ الدخان، آیت:۵۷)

۱۰- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زبان یعنی عربی میں آسان فرما دیا ہے۔(سورۃ الدخان، آیت:۵۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) دُخَان کے معنی کیا ہیں؟

(الف) بخارات (ب) دھواں (ج) پانی

(۲) آیت:۱۴ کے مطابق اس سورت میں مشرکین نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر کیا بہتان لگایا؟

(الف) جھوٹے اور کاہن ہیں (ب) خائن اور دھوکا دینے والے ہیں (ج) سکھائے ہوئے مجنون ہیں

(۳) آیت: ۲۳ کے مطابق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس کو حکم دیا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جائیں؟

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ج) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

(۴) آیت:۲۹ کے مطابق کس قوم پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین؟

(الف) قریش (ب) آلِ فرعون (ج) بنی اسرائیل

(۵) آیت:۴۳ کے مطابق اس سورت میں کس درخت کا ذکر ہے جو جہنمیوں کے لئے ہو گا؟

(الف) زیتون کا درخت (ب) کھجور کا درخت (ج) زقّوم کا درخت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- لَیْلَۃٌ مُّبَارَکَۃٌ میں کیا کام سرانجام پاتے ہیں؟

۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آلِ فرعون کو کیا دعوت دی؟

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آلِ فرعون کو کن چیزوں سے محروم کر دیا؟

۴- اہل جہنم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کن عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۵- اہل جنت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

سوال ۳ اس سورت کی روشنی میں صحیح (✓) یا غلط (✗) کے نشانات کے ذریعے اپنے جوابات واضح کیجیے:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱-	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایک وفادار رسول ہوں۔		
۲-	فیصلے کے دن سب لوگ ایک دوسرے کے کام آئیں گے۔		
۳-	زقّوم کا درخت پگھلے ہوئے سیسے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔		
۴-	اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔		
۵-	بے شک پرہیز گار لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔		

گھریلو سرگرمی

- اس سورت میں اللہ ﷾ کی کئی صفات کا ذکر ہے ان صفات کی ایک فہرست بنائیں۔

____
____
____
____
____

- دس سطروں کا ایک مضمون لکھیں کہ "ہمیں قیامت کے لئے کیا تیاری کرنی چاہیئے"۔
- زقّوم کے درخت سے متعلق پانچ باتیں نیچے دیئے گئے خاکے میں تحریر کیجیے۔

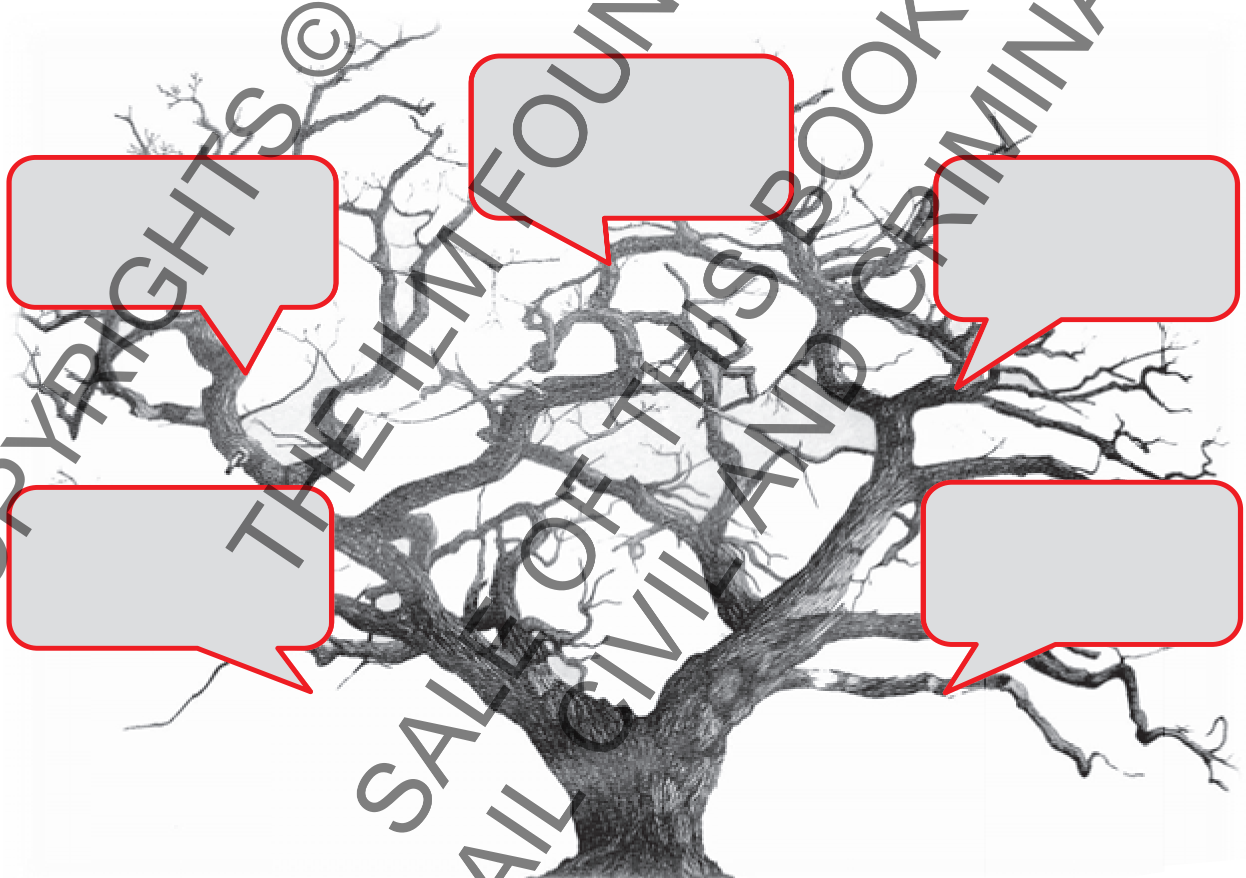

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۶

سُوْرَةُ الْجَاثِيَة

(سورت نمبر:۴۵، کل رکوع:۴، کل آیات:۳۷)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور کے زمانۂ قحط میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب نبی کریم ﷺ قرآنِ حکیم کی روشنی میں توحیدِ باری تعالیٰ اور آخرت پر دلائل پیش فرمارہے تھے۔ سُوْرَةُ الدُّخَان اور سُوْرَةُ الْجَاثِيَة کے مضامین تقریباً ایک جیسے ہیں۔

”جَاثِيَة“ عربی میں ”گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے“ کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ آیت:۲۸ میں بھی یہی ذکر ہے۔ اس لئے اس سورت کا نام "جَاثِيَة" رکھا گیا۔ سورت کے آغاز میں قرآن حکیم کی طرف دعوت دی گئی ہے اور اللہ ﷻ کی آیات آفاقی یعنی کائنات میں موجود نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے اور اللہ ﷻ کی آیات کو نظر انداز کرنے والوں کو شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا کہ بُرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔ قیامت کے حالات کا بیان ہے اور نافرمان قوموں پر عذاب کے اسباب بیان کیئے گئے ہیں۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣

حٰمٓ۔ (یہ) کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمینوں میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۙ ۝٤ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اور تمہاری پیدائش میں اور جانوروں میں بھی جنہیں وہ (اللہ) پھیلاتا ہے یقین رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور رات دن کے آنے جانے میں

وَمَآ اَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ

اور جو اللہ نے آسمان سے رزق (پانی) نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرمایا اور ہواؤں کے پھیرنے میں

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٥ تِلْكَ اٰيٰتُ اللهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ

ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم آپ کو حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ ۝٧

پھر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ہر جھوٹے گناہگار کے لئے تباہی ہے۔

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ

وہ اللہ کی آیات سنتا ہے جب اُسے پڑھ کر سنائی جارہی ہوں پھر وہ تکبر کرتے ہوئے (کفر پر) اَڑا رہتا ہے گویا کہ اُس نے اُنہیں سنا ہی نہیں

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ

تو اُسے دردناک عذاب کی خوشخبری دیجیے۔ اور جب اُسے ہماری آیتوں میں سے کسی (آیت) کا علم ہو جاتا ہے تو اُسے مذاق بنا لیتا ہے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا

ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔ اُن کے آگے جہنم ہے اور جو کچھ اُنہوں نے کمایا ہے اُن کے کچھ کام نہ آئے گا

وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ ؕ هٰذَا هُدًى ۚ

اور نہ وہ جن کو انہوں نے اللہ کے سوا مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے

ع ١١ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ

اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے کام میں لگا دیا

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ

تاکہ اُس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور (اللہ نے) تمہارے کام میں لگا دیا

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣

ان سب کو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اپنی طرف سے بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

آپ (ﷺ) ان سے فرما دیجیے جو ایمان لائے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ (کی پکڑ) کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

تاکہ وہ (اللہ) لوگوں کو اس کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔ جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لئے ہی کرتا ہے

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ

اور جو کوئی بُرائی کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہوگا پھر تم سب اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو عطا فرمائی کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ ۚ

اور حکومت اور نبوّت اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا اور ہم نے انہیں (اس زمانے کے) سب جہان (والوں) پر فضیلت بخشی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًا ۢ بَيْنَهُمْ ؕ

اور ہم نے انہیں دین کے واضح دلائل عطا فرمائے پھر انہوں نے اختلاف کیا اپنے پاس علم کے آجانے کے بعد آپس کی ضد (اور حسد) کی وجہ سے

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٧

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرما دے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک طریقہ پر مقرر فرما دیا تو آپ اس کی پیروی کریں

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

اور جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیے۔ بے شک وہ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے کچھ کام نہیں آئیں گے

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ

اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیز گاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے بصیرت کی باتیں ہیں

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ

اور ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے جو یقین رکھتے ہیں۔ کیا جنھوں نے بُرے کام کیئے وہ یہ خیال کرتے ہیں

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ

کہ ہم اِن کو اُن لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک اعمال کیئے ان سب کی زندگی اور موت برابر ہو جائے

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ع ٢ ١٠

بُرا ہے جو یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا فرمایا

وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور تاکہ ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے جو اس نے کمایا اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش (نفس) کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے (اپنے) علم کی بنیاد پر اُسے گمراہ کر دیا

وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ

اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا پھر کون ہے جو اسے اللہ کے بعد ہدایت دے؟

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور وہ کہتے ہیں ہماری تو دنیا ہی کی زندگی ہے ہم (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

اور ہمیں تو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کرتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں

مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

تو ان کی دلیل یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو (زندہ کرکے) لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CRIMINAL ACTION

قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ

آپ (ﷺ) فرما دیجیۓ کہ اللہ ہی تمہیں زندگی عطا فرماتا ہے پھر وہی تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع فرمائے گا

ع ٣/٥ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝٢٦ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے

وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يَوۡمَئِذٍ يَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ۝٢٧

اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن وہ لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے جو باطل پر ہیں۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ

اور آپ دیکھیں گے کہ ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہو گا ہر گروہ کو اس کی کتاب (نامۂ اعمال) کی طرف بلایا جائے گا

اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٢٨ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ

آج تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کرتی ہے

اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٢٩ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک ہم وہ سب کچھ لکھتے تھے جو تم کرتے تھے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے

فَيُدۡخِلُهُمۡ رَبُّهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ۝٣٠ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ

تو اُن کا رب اُنہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا یہی واضح کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا

اَفَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ وَكُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ۝٣١

(ان سے کہا جائے گا) کیا تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم نے تکبر کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔

وَاِذَا قِيۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِىۡ مَا السَّاعَةُ ۙ

اور جب کہا جاتا تھا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں (تو) تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے

اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ۝٣٢ وَبَدَا لَهُمۡ سَيِّاٰتُ

ہم تو اسے گمان ہی خیال کرتے ہیں اور ہم (اس پر) یقین کرنے والے نہیں ہیں۔ اور ان کے لئے (ان اعمال کی) بُرائیاں ظاہر ہو جائیں گی

مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝٣٣

جو اُنہوں نے کیئے اور وہ (عذاب) انہیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ

اور کہا جائے گا آج کے دن ہم تمہیں بے سہارا چھوڑ دیں گے جیسا کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بُھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے

وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

تو آج یہ اس (آگ) سے نہیں نکالے جائیں گے اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی۔ پس اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جو آسمانوں کا رب ہے اور زمینوں کا رب ہے (اور) تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمینوں میں بڑائی ہے

ع ٤ ١١ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم، کائنات اور ہم خود اللہ ﷻ کی بڑی نشانیاں ہیں جن پر غور و فکر کرنے سے اللہ ﷻ کی پہچان ہوتی ہے۔
(سورۃ الجاثیہ، آیات: ۲ تا ۵)

۲- اللہ ﷻ کی آیات کو نظر انداز کرنے والوں اور ان آیات کا مذاق اڑانے والوں پر اللہ ﷻ کا عذاب آتا ہے۔ (سورۃ الجاثیہ، آیات: ۷ تا ۹)

۳- کائنات کی عظیم قوتوں کو اللہ ﷻ نے انسانوں کے کام میں لگا دیا ہے تاکہ وہ ان سے فائدہ اُٹھائیں اور اللہ ﷻ کا شکر ادا کریں۔
(سورۃ الجاثیہ، آیات: ۱۲، ۱۳)

۴- جو شخص کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا فائدہ اُسے ہی پہنچتا ہے اور جو کوئی بُرا عمل کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے۔
(سورۃ الجاثیہ، آیت: ۱۵)

۵- ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں جب کہ اللہ ﷻ پرہیز گاروں کا دوست ہے۔ (سورۃ الجاثیہ، آیت: ۱۹)

۶- جو لوگ قرآنِ حکیم پر یقین رکھتے ہیں۔ قرآنِ حکیم ان کے لئے بصیرت کی باتیں بتانے والا، ہدایت اور رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
(سورۃ الجاثیہ، آیت: ۲۰)

۷- مومن و کافر کی موت و حیات ایک جیسی نہیں ہو سکتی اور نہ ان کا مقام و مرتبہ ایک جیسا ہو سکتا ہے کیوں کہ مومن دنیا و آخرت میں اللہ ﷻ کا محب اور محبوب ہوتا ہے جبکہ کافر دنیا و آخرت میں اللہ ﷻ کا مبغوض (غضب کیا ہوا) ہوتا ہے۔ (سورۃ الجاثیہ، آیت: ۲۱)

۸- جو لوگ اللہ ﷻ کی بات ماننے کے بجائے اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ (سورۃ الجاثیہ، آیت: ۲۳)

۹- ہم اپنی مرضی سے نہ خود زندہ ہو سکتے ہیں اور نہ مر سکتے ہیں بلکہ اللہ ﷻ ہی نے ہمیں پیدا فرمایا ہے وہی اللہ ﷻ ہمیں موت دے گا اور اللہ ﷻ ہی ہمیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ (سورۃ الجاثیہ، آیات: ۲۴ تا ۲۶)

۱۰- تکبر کرنا، آخرت کو بھلا دینا، بُرے اعمال کرنا اور اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرنے کے بجائے اس کا مذاق اُڑانا اللہ ﷻ کے عذاب کے آنے کے اسباب ہیں۔ (سورۃ الجاثیہ، آیات: ۳۱ تا ۳۴)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) جَاثِیَۃ کے معنی کیا ہیں؟

(الف) ہاتھ جوڑنے والی (ب) ماتھا ٹیکنے والی (ج) گھٹنے ٹیکنے والی

(۲) بنی اسرائیل کے آپس کے اختلاف کی وجہ کیا تھی؟

(الف) مال (ب) آپس کی ضد اور حسد (ج) نسل پر فخر

(۳) دوسرے رکوع میں قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان ہوئی ہیں؟

(الف) نور و شفا (ب) وعظ و نصیحت (ج) ہدایت و رحمت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۴) زندگی اور موت کے حوالے سے صحیح تصور کیا ہے؟

(الف) ہم خود زندہ ہوتے ہیں خود مرتے ہیں (ب) اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں زندہ کرتا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہمیں مارتا ہے

(ج) زمانہ ہمیں زندگی دیتا ہے اور زمانہ ہی ہمیں مارتا ہے

(۵) آخرت کو بھلانے والوں کا کیا انجام ہو گا؟

(الف) اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں بے سہارا چھوڑ دے گا (ب) اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں زنجیروں میں جکڑ دے گا

(ج) اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں آگ کا لباس پہنا دے گا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات کو نظر انداز کرنے والوں پر عذاب کی کیا قسمیں بیان ہوئی ہیں؟

۲- پہلے رکوع میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کن نشانیوں کا ذکر ہے؟

۳- دوسرے رکوع میں سمندر کے کیا فوائد بیان کئے گئے ہیں؟

۴- تیسرے رکوع میں خواہش نفس کی پیروی کرنے والوں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۵- چوتھے رکوع کے مطابق نامۂ اعمال کے بارے میں کوئی تین نکات لکھیں؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	جی ہاں	بہت حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱-	کیا میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات پر غور و فکر کرتا ہوں؟				
۲-	کیا میں اکثر اپنی عقل سے کام لیتا ہوں؟				
۳-	کیا میں حالات و واقعات سے سبق سیکھتا ہوں؟				
۴-	کیا میں دنیا کی زندگی کی حقیقت کو سمجھتا ہوں؟				
۵-	کیا میں قیامت پر یقین نہ رکھنے کے اسباب جانتا ہوں؟				
۶-	کیا میں دنیا کی زندگی کے دھوکے سے بچتا ہوں؟				
۷-	کیا میں نیک اعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟				

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ اللہ ﷻ کی آیاتِ آفاقی یعنی کائنات میں موجود اللہ ﷻ کی نشانیوں میں سے پانچ کا ذکر اور اُن کے استعمالات مندرجہ ذیل چارٹ پر تحریر کریں۔

آیاتِ آفاقی	استعمالات
________	________________________
________	________________________
________	________________________
________	________________________
________	________________________

❁ جو قومیں توبہ کرکے اپنی اصلاح نہیں کرتیں ان پر اللہ ﷻ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ حصّہ اوّل میں آپ نے جن قوموں کا عبرت ناک انجام پڑھا ہے ان میں کسی ایک کا ذکر اپنے بہن بھائیوں سے کریں۔

❁ اپنے دوستوں سے اس بارے میں گفتگو کیجیے:

۱۔ آپ کو کن کن موقعوں پر جھوٹ بول کر نقصان اٹھانا پڑا؟ اگر آپ ان موقعوں پر سچ بولتے تو کیا ہوتا۔

____

____

____

____

۲۔ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے سچ بولنے کے مزید واقعات پڑھیے اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو سنائیے۔

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:٧

سُوْرَةُ قٓ

(سورت نمبر:٥٠، کل رکوع:٣، کل آیات:٤٥)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب آپ ﷺ نے کھل کر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔ جس سے اسلام اور جاہلیت میں کشمکش شروع ہو چکی تھی اور کافروں نے نبی کریم ﷺ کی جدوجہد کو ناکام کرنے کے لئے طعنے دینے شروع کر دیئے تھے۔

قرآنِ حکیم میں کل سات منزلیں ہیں۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روزانہ ایک منزل کی تلاوت فرماتے اور ایک ہفتہ میں پورے قرآنِ حکیم کی تلاوت مکمل کر لیتے۔ ساتویں یعنی آخری منزل کا آغاز سُوْرَةُ قٓ سے اور اختتام سُوْرَةُ النَّاس پر ہوتا ہے۔ اس طرح ساتویں منزل میں کل پینسٹھ (٦٥) سورتیں ہیں۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم قرآن کے حصے کس طرح کرتے ہو؟ انہوں نے کہا (پہلے دن میں) تین سورتیں اور (دوسرے دن میں) پانچ سورتیں اور (تیسرے دن میں) سات سورتیں اور (چوتھے دن میں) نو سورتیں اور (پانچویں دن میں) گیارہ سورتیں اور (چھٹے دن میں) تیرہ سورتیں اور (ساتویں دن میں) مفصل (یعنی سُوْرَةُ قٓ سے سُوْرَةُ النَّاس تک)۔ جس کی تفصیل یہ ہے: پہلی منزل سُوْرَةُ البَقَرَة سے سُوْرَةُ النِّسَآء تک (یہ تین سورتیں ہیں)، دوسری منزل سُوْرَةُ الْمَآئِدَة سے سُوْرَةُ التَّوْبَة تک (یہ پانچ سورتیں ہیں)، تیسری منزل سُوْرَةُ یُوْنُس سے سُوْرَةُ النَّحْل تک (یہ سات سورتیں ہیں)، چوتھی منزل سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل سے سُوْرَةُ الْفُرْقَان تک (یہ نو سورتیں ہیں)، پانچویں منزل سُوْرَةُ الشُّعَرَآء سے سُوْرَةُ یٰسٓ تک (یہ گیارہ سورتیں ہیں)، چھٹی منزل سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت سے سُوْرَةُ الْحُجُرٰت تک (یہ تیرہ سورتیں ہیں) اور ساتویں منزل سُوْرَةُ قٓ سے سُوْرَةُ النَّاس تک (یہ پینسٹھ سورتیں ہیں)
سُوْرَةُ الْفَاتِحَة قرآن مجید کا ابتدائیہ ہے وہ پہلی منزل میں شامل نہیں لیکن اس کے نیچے منزل کا لفظ لکھ دیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو سُوْرَةُ قٓ سے خاص محبت تھی اور آپ ﷺ اکثر جمعہ کے خطبہ اور نمازِ عیدین میں اس سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔
اس سورت میں ایسے مضامین بیان کیئے گئے ہیں جنہیں سننے سے فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے۔ سُوْرَةُ قٓ کا بنیادی موضوع قیامت کا واقع ہونا ہے۔ سورت کے آغاز میں بیان ہے کہ نہایت قدرتوں والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت قائم فرمائے گا۔ ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ ہمیں میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ نامۂ اعمال دیئے جائیں گے، حساب وکتاب ہوگا، نیک لوگ جنت اور بُرے لوگ جہنم میں داخل کیئے جائیں گے۔ نافرمان قوموں کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے اور صور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے		
قٓ	وَالْقُرْاٰنِ	الْمَجِيْدِ ۞	بَلْ	عَجِبُوْٓا	اَنْ	جَآءَهُمْ	مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (آپ ﷺ سچے رسول ہیں)۔ لیکن انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈر سنانے والا آیا							

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣

تو کافر کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے (تو پھر زندہ ہوں گے؟) یہ واپسی (تو ہماری سمجھ سے) دُور ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤

یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ ان (کے جسموں) کو زمین (کھا کھا کر) کتنا کم کرتی جاتی ہے اور ہمارے پاس (ہر چیز) محفوظ (رکھنے والی) کتاب ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥

بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آچکا تو وہ ایک الجھی ہوئی بات میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦

تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے کیسے اُسے بنایا اور اُسے سجایا اور اس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں پہاڑ جما دیئے اور ہم نے اس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں (جوڑوں کی شکل میں) اُگائیں۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

بصیرت اور نصیحت کے طور پر ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل فرمایا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠

پھر ہم نے اس (پانی) سے باغات اُگائے اور کاٹے جانے والے کھیتوں کا اناج۔ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١

(یہ سب کچھ) بندوں کی روزی کے لئے ہے اور ہم نے اس (پانی) سے مُردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح (قبروں) سے نکلنا ہوگا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝١٢ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝١٣

ان سے پہلے جھٹلایا تھا نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور کنویں والوں اور ثمود نے۔ اور قوم عاد اور فرعون اور لوط (علیہ السلام) کی قوم والوں نے بھی۔

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝١٤

اور اَیکہ والوں (شعیب علیہ السلام کی قوم) اور قومِ تُبّع نے بھی ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو (ان پر) میرے عذاب کی وعید ثابت ہو کر رہی۔

ع ١/٥ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝١٥

تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ (اصل میں) وہ نئے سرے سے پیدا کرنے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝١٦

اور یقیناً ہم نے ہی انسان کو پیدا فرمایا اور ہم جانتے ہیں جو خیالات اس کے دل میں آتے ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ

جب (لکھ) لینے والے دو (فرشتے لکھ) لیتے ہیں (ایک) دائیں جانب اور (دوسرا) بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے۔ وہ جو لفظ بھی بولتا ہے

اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

اس پر ایک نگران (لکھنے کے لئے) تیار رہتا ہے۔ اور موت کی سختی حق کے ساتھ آپہنچی (اے انسان!) یہ ہے وہ چیز جس سے تم بھاگتے تھے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ

اور صُور میں پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا۔ اور ہر شخص آئے گا

مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ) ہانکنے والا اور ایک (اعمال پر) گواہ ہوگا۔ یقیناً تُو اس (دن) سے غفلت میں پڑا رہا

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

تو ہم نے تجھ سے تیرا (غفلت کا) پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ ﴿۲۴﴾

یہ ہے وہ (اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) کہ تم دونوں ہر پکّے کافر (حق کے) دشمن کو جہنم میں ڈال دو۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

جو بھلائی سے منع کرنے والا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا۔ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنا رکھا تھا

فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ

تو تم دونوں اِسے سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اِسے گمراہ نہیں کیا تھا

وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ ۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

بلکہ یہ خود ہی راستے سے دُور بھٹکا ہوا تھا۔ (اللہ) فرمائے گا تم میرے سامنے جھگڑا نہ کرو اور یقیناً میں تو پہلے ہی تمہیں عذاب سے ڈرا چکا تھا۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۧ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ ع ۲/۱۴

میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ اُس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تُو بھر گئی ہے؟

وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور پرہیزگاروں کے لئے جنت قریب کر دی جائے گی (وہ ان سے) دُور نہ ہوگی۔

COPYRIGHTS© RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۳۲

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر رجوع کرنے والے (اور دین کی) حفاظت کرنے والے کے لئے۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۳۳ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ

جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرتا رہا اور (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ (انہیں کہا جائے گا) اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۳۴ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۳۵

یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لئے وہاں (جنت میں) سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے ہاں اور بھی بہت کچھ ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ

اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو وہ (تلاش میں) شہروں میں پھرتے رہے

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۳۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۳۷

کہ کہیں پناہ کی جگہ ملے۔ یقیناً اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جو دل رکھتا ہو یا کان لگا کر سنتا ہو اور وہ (دل و دماغ سے) حاضر ہو۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۳۸

اور یقیناً ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور ان کے درمیان جو کچھ ہے چھ دنوں میں اور ہمیں کسی تھکن نے نہیں چھوا۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۳۹

تو اس پر صبر کیجئے جو یہ (کفار) کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۴۰ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور سجدوں (نماز) کے بعد بھی۔ اور توجہ سے سنئے جس دن پکارنے والا پکارے گا

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۴۱ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۴۲

قریب کی جگہ سے۔ جس دن لوگ حق کے ساتھ سخت چیخ (کی آواز) سنیں گے وہ (قبروں سے) نکلنے کا دن ہو گا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۴۳ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ

بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی واپس آنا ہے۔ جس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی

سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۴۴ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ

وہ جلدی جلدی باہر نکل پڑیں گے یہ جمع کرنا ہم پر بہت آسان ہے۔ ہمیں خوب معلوم ہے جو یہ کہتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۴۵ ع ۳ ۱۶

تو آپ نصیحت کیجیے قرآن کے ذریعے اُسے جو میرے عذاب کی وعید سے ڈرتا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- مشرکین اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب قرآنِ حکیم اور آخرت میں دوبارہ زندہ کیئے جانے پر ایمان لانے کے بجائے ان پر اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ (سورۂ ق آیات: ۱ تا ۴)

۲- جس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمان کو بنایا اُسے ستاروں سے سجایا، زمین کو بچھایا، اس پر پہاڑوں کو گاڑا، آسمان سے پانی برسایا اور زمین پر اناج، پھل اور سبزہ اُگایا وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ (سورۂ ق، آیات: ٦ تا ١١)

۳- انبیاءِ کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والی قومیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہیں۔ (سورۂ ق، آیات: ۱۲ تا ۱۴)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے جی میں آنے والے ہر خیال سے واقف ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سے ہماری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (سورۂ ق، آیت: ١٦)

۵- ہم جو لفظ بھی منہ سے نکالتے ہیں اور جو بھی عمل کرتے ہیں فرشتے (کِرَامًا کَاتِبِیْنَ) اسے لکھتے رہتے ہیں۔ ہماری ہر چھوٹی بڑی بات ہمارے نامۂ اعمال میں محفوظ کی جارہی ہے۔ (سورۂ ق، آیات: ١٧ تا ١٨)

٦- موت آکر رہے گی موت سے بچنا ممکن ہی نہیں ہے۔ (سورۂ ق، آیت: ١٩)

٧- قیامت کے دن ایک فرشتہ انسان کو چلاتا ہوا میدانِ حشر کی طرف لے جائے گا اور دوسرا فرشتہ انسان کے اعمال پر گواہی دے گا۔ (سورۂ ق، آیات: ۲۰، ۲۱)

٨- کفر، سرکشی، نیکی سے روکنا، حد سے بڑھنا، دین میں شک کرنا اور شرک کرنا جہنمیوں کے جرائم ہیں۔ (سورۂ ق، آیات: ۲۴ تا ۲٦)

٩- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت کرنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا دل رکھنا پرہیز گاروں کی صفات ہیں۔ (سورۂ ق، آیات: ۳۲، ۳۳)

١٠- قرآنِ حکیم سے فائدہ وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کی وعید سے ڈرتے ہیں۔ (سورۂ ق، آیت: ۴۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قرآنِ حکیم میں کل کتنی منزلیں ہیں؟

(الف) چھ (ب) سات (ج) آٹھ

(۲) سورت کے پہلے رکوع میں کتنی قوموں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو جھٹلایا؟

(الف) دو (ب) چار (ج) آٹھ

(۳) قیامت کے دن ہر انسان کے ساتھ کون سے دو فرشتے ہوں گے؟

(الف) جبرائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام (ب) ہاروت علیہ السلام اور ماروت علیہ السلام (ج) ہانکنے والا اور گواہی دینے والا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۴) قیامت کے دن جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ جہنم سے پوچھے گا کیا تُو بھر چکی ہے تو جہنم کیا جواب دے گی؟

(الف) میں بھر گئی (ب) میں نہیں بھری (ج) کیا کچھ اور بھی ہے

(۵) سورت کے آخر میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآن حکیم کے ذریعہ نصیحت کرنے کا حکم کن لوگوں کے لئے دیا گیا ہے؟

(الف) آخرت سے غفلت برتنے والوں (ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والوں

(ج) آخرت کے عذاب سے بے خوف رہنے والوں

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں رسالت و آخرت کے بارے میں مشرکین مکّہ کے کن اعتراضات کا ذکر کیا گیا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں بارش کے کیا فوائد بیان کیئے گئے ہیں؟

۳- پہلے رکوع میں اہلِ جہنم کے کیا جرائم بیان کیئے گئے ہیں؟

۴- تیسرے رکوع کی روشنی میں قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنے کی شرائط بیان کریں؟

۵- تیسرے رکوع میں کن اوقات میں تسبیح کرنے کا حکم ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	الفاظ	آیت نمبر
۱-	رجوع کرنے والا دل	
۲-	شہ رگ	
۳-	سخت چیخ	
۴-	زمین، پہاڑ اور خوشنما چیزیں	
۵-	لمبی لمبی کھجور کے درخت	

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ مندرجہ ذیل چارٹ میں ساتوں منزلوں کی تفصیل لکھیں۔

نمبر شمار	منزل	آغاز	اختتام
۱	پہلی	سُوْرَةُ الْفَاتِحَة	سُوْرَةُ النِّسَآء
۲			
۳			
۴			
۵			
۶			
۷			

❁ تنہائی میں بیٹھ کر ایک ہفتہ تک روزانہ اپنے اچھے بُرے اعمال کا ایک روزنامچہ تیار کر کے اپنا جائزہ لیجیے، بہتری کی منصوبہ بندی کیجیے، اپنے گھر والوں کو دکھایئے اور بہتری کے لئے ان کے مشوروں پر عمل کیجیے۔

❁ فرض نمازوں کے بعد کے چند مسنون اذکار کسی صاحبِ علم سے حوالہ معلوم کر کے ترتیب سے لکھیے:

مسنون اذکار

____

____

____

____

____

____

____

____

____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۸ — **سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت** — (سورت نمبر:۵۱، کل رکوع:۳، کل آیات:۶۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب (معاذاللہ) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی دعوتِ توحید کی مخالفت میں قریش مکہ کی طرف سے جھوٹے الزامات لگائے جارہے تھے۔ اس سورت کے مضامین اور اس سے پہلی سُوْرَةُ قٓ کے مضامین ایک جیسے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی اسی دور میں نازل ہوئی۔

ذرّات اور بخارات اُڑانے والی ہواؤں کو "ذّٰرِيٰت" کہتے ہیں۔ آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہواؤں کی قسمیں ذکر فرما کر قیامت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ پھر قیامت کا انکار کرنے والوں کی مذمّت کی گئی ہے۔ اہل جنت کی صفات اور عمدہ انجام کا ذکر ہے۔ پرہیزگاروں کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خصوصی رحمت وعطا اور ان کی عظیم صفات کا بیان ہے جنہیں اختیار کرنے کی وجہ سے وہ اس کامیابی سے مشرف ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شانِ مہمان نوازی اور انہیں فرشتوں کی طرف سے ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت کا ذکر ہے۔ نافرمان قوموں یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، آلِ فرعون، قوم عاد، قوم ثمود اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ جنّات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت ہے۔ آخر میں نافرمانوں کے لئے ہلاکت کی بُری خبر دی گئی ہے۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے		

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾

قسم ہے ان ہواؤں کی جو (گرد) اُڑا کر بکھیرنے والی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی جو (بادلوں کا) بوجھ اُٹھانے والی ہیں۔

فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾

پھر اُن (کشتیوں) کی جو آسانی سے چلنے والی ہیں۔ پھر (اُن فرشتوں کی) جو (حکمِ الٰہی سے) کام کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾

بے شک (آخرت کا) جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ ضرور سچا ہے۔ اور بے شک بدلہ (کا دن) ضرور واقع ہو کر رہے گا۔ اور راستوں والے آسمان کی قسم۔

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾

بے شک تم مختلف باتوں میں (پڑے ہوئے) ہو۔ اس (حق) سے وہی پھرتا ہے جسے (روزِ ازل سے) پھیر دیا گیا ہو۔

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾

ہلاک ہو جائیں (جھوٹے) اندازے لگانے والے۔ جو غفلت میں (پڑے حق کو) بھولے ہوئے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں بدلہ کا دن کب ہوگا؟

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

اس دن جب وہ آگ میں جلائے جائیں گے۔ (کہا جائے گا) چکھو! اپنے عذاب کا مزہ یہ وہی (عذاب) ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۱۵ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ

بے شک پرہیز گار جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ اُن کا رب انہیں عطا فرمائے گا اُسے لے رہے ہوں گے

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۱۸

بے شک وہ اس سے پہلے نیک عمل کرنے والے تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۱۹ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۲۰

اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کا حق ہوتا تھا۔ اور یقین رکھنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۲۱ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۲۲

اور تمہاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور تمہارا رزق اور جس (چیز) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (سب) آسمان میں ہے۔

ع ۲۳/۱ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۲۳ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۲۴

تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم یقیناً یہ بات سچی ہے جیسا کہ تم بولتے ہو۔ کیا آپ کے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ہے؟

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۲۵

جب وہ (فرشتے) ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا (ابراہیم علیہ السلام نے بھی) سلام کہا (اور دل میں سوچا کہ یہ) کچھ اجنبی لوگ ہیں۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۲۶ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

پھر خاموشی سے اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لے آئے۔ پھر اسے اُن (مہمانوں) کے سامنے رکھا

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۲۷ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ

فرمایا کیا آپ لوگ کھاتے نہیں؟ پھر انہوں نے اُن (کے نہ کھانے) سے دل میں خوف محسوس کیا (تو فرشتوں نے) کہا آپ گھبرائیے نہیں

وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۲۸ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا

اور انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دی۔ پھر ان کی بیوی زور سے بولتی ہوئی آئیں تو اس نے (تعجب سے) ہاتھ اپنے چہرے پر مارا

وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۲۹ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ

اور بولیں (کیا) ایک بانجھ بڑھیا (کے ہاں اولاد ہوگی)؟ وہ (فرشتے) بولے آپ کے رب نے اسی طرح فرمایا ہے

اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۳۰ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۳۱

بے شک وہی ہے جو بڑی حکمت والا بڑے علم والا ہے۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا پس تمہارا (اصل) مقصد کیا ہے؟ اے بھیجے ہوئے (فرشتو!)

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۳۲ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۳۳

(فرشتوں نے) کہا بے شک ہم (لوط علیہ السلام کی) مُجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ ہم ان پر (پکی) مٹی کے پتھر برسائیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

(جو) آپ کے رب کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کے لئے نشان زدہ ہیں۔ پھر اس (بستی) میں جو کوئی ایمان والوں میں سے تھا ہم نے اس کو باہر نکال دیا۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

تو ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی اور گھر) نہ پایا۔ اور ہم نے اس میں ایک نشانی چھوڑ دی

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰى

ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) کے واقعہ میں (بھی نشانی ہے)

اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾

جب ہم نے انہیں ایک واضح دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔ تو اس نے اپنی قوت کے زور پر منہ موڑ لیا اور کہا (یہ تو) جادوگر یا مجنون ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ان کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کرنے والا تھا۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ

اور (قوم) عاد (کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خیر سے خالی آندھی بھیجی۔ (جو) کسی چیز کو نہ چھوڑتی تھی

اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ

وہ جس چیز پر بھی گزرتی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح (ریزہ ریزہ) کیے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور (قوم) ثمود (کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے)

اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔ تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو انہیں کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ

پھر نہ تو وہ کھڑے ہونے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ ہی بدلہ لینے والے تھے۔ اور اس سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو (بھی ہلاک کیا تھا)

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ ع ۲/۲۳

بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔ اور آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں (اپنی قوت) سے بنایا اور بے شک ہم ہی وسعت دینے والے ہیں۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ تو تم اللہ کی (اطاعت کی) طرف دوڑو بے شک میں اس کی طرف سے تمہیں واضح ڈرانے والا ہوں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ ﴿۵۱﴾

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہیں واضح ڈرانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۚ ﴿۵۲﴾

اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف جب بھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے (بھی یہی) کہا (کہ یہ) جادوگر یا مجنون ہے۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

کیا وہ لوگ ایک دوسرے کو اسی (بات) کی وصیت کرتے رہے (نہیں) بلکہ وہ سرکش لوگ تھے۔ تو (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے رُخ پھیر لیجیے

فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾

تو آپ پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اور آپ (ﷺ) نصیحت کرتے رہیئے پس بے شک نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں اُن سے کوئی رزق نہیں چاہتا

وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾

اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ ہی سب سے بڑھ کر رزق دینے والا بڑی قوت والا مضبوط ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ

تو بے شک جنہوں نے ظلم کیا اُن کے لئے (عذاب کا) ویسا ہی حصّہ ہے جیسا کہ ان کے (پچھلے) ساتھیوں کا حصّہ تھا

فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

تو وہ مجھ سے (عذاب کی) جلدی نہ کریں۔ تو ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا

مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۳ ۱۴

اُن کے اُس دن (کے عذاب) سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- آخرت کے بارے میں غلط اندازے لگا کر اس کی تیاری سے غافل رہنا جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔(سورۃ الذاریات، آیات:۱۰تا۱۳)

۲- نیک اعمال کرنا، رات میں عبادت کرنا، مغفرت مانگنا، ضرورت مندوں پر خرچ کرنا اور اللہ ﷻ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنا پرہیز گاروں کی صفات ہیں انہی لوگوں کو اللہ ﷻ جنت کی نعمتوں اور خصوصی عنایات سے مشرف فرمائے گا۔(سورۃ الذاریات، آیات:۱۵تا۲۰)

۳- ہمارا اپنا وجود بھی اللہ ﷻ کی قدرت کی ایک بڑی نشانی ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۲۱)

۴- ملاقات کے موقع کا ایک ادب یہ ہے کہ گفتگو کا آغاز سلام سے کیا جائے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۲۵)

۵- اللہ ﷻ ہی نے کائنات کو پیدا فرمایا اور اللہ ﷻ ہی اِسے وسعت عطا فرما رہا ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۴۷)

۶- اللہ ﷻ نے اپنی حکمت سے ہر شے جوڑے کی شکل میں بنائی جس میں غور و فکر کا سامان موجود ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۴۹)

۷- ہمیں اللہ ﷻ کی رضا کے حصول کی طرف دوڑنا چاہیئے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۰)

۸- نصیحت کرنا ایمان والوں کے لئے فائدہ مند ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۵)

۹- جنّوں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد صرف اللہ ﷻ کی عبادت کرنا ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۶)

۱۰- ہم سب کا رازق اللہ ﷻ ہے جو بہت قوت والا ہے۔(سورۃ الذاریات، آیت:۵۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ ﷻ نے سورت کے آغاز میں کس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے قسمیں بیان فرمائی ہیں؟

(الف) بارش کی نعمت کے لئے (ب) آندھی کے عذاب کے لئے (ج) قیامت کے دن کے لئے

(۲) فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر داخل ہوتے ہی کیا کیا؟

(الف) کھانا کھایا (ب) سلام کیا (ج) بیٹے کی بشارت دی

(۳) فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے کہاں گئے؟

(الف) حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف (ب) قومِ عاد کی طرف (ج) قومِ ثمود کی طرف

(۴) قومِ عاد پر اللہ ﷻ نے کیا عذاب بھیجا؟

(الف) پانی کا طوفان (ب) آندھی کا عذاب (ج) زلزلہ کا عذاب

(۵) جنّوں اور انسانوں کو اللہ ﷻ نے کیوں پیدا فرمایا؟

(الف) پڑھنے کے لئے (ب) کاروبار کے لئے (ج) عبادت کے لئے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے :

۱- پہلے رکوع میں متقین کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

____

____

۲- دوسرے رکوع میں کن قوموں کا ذکر ہے؟

____

____

۳- حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آلِ فرعون نے کیا الزام لگائے؟

____

____

۴- آیت:۵۰ میں حکم دیا گیا کہ ”تو تم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی (اطاعت کی) طرف دوڑو“ اس پر کیسے عمل کیا جائے؟

____

____

۵- عبادت سے کیا مراد ہے؟

____

____

سوال ۳ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیے:

نمبر شمار	الف		ب
۱-	رات کو بہت کم سونا		آیت:۵۸
۲-	رزق دینے والا		آیت:۷
۳-	حد سے بڑھنے والے		آیت:۴۶
۴-	قومِ نوح علیہ السلام		آیت:۳۴
۵-	راستوں والا آسمان		آیت:۱۷

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک فہرست بنائیں کہ ہم کن کن طریقوں سے اللہ ﷻ کی عبادت کر سکتے ہیں؟
- آسمان پر نظر آنے والی اللہ ﷻ کی قدرت کی نشانیوں کی ایک فہرست بنائیں۔

- ملاقات کے آداب تحریر کیجیے۔

ملاقات کے آداب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ملاقات کے وقت پہلے سلام کرنا چاہیئے اور اس کے بعد بات چیت کرنی چاہیئے سلام کرنے سے پہلے بات چیت شروع کر دینا اچھا نہیں"۔

دستخط استاد مع تاریخ:

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۹

سُوْرَۃُ الطُّوْر

(سورت نمبر:۵۲، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۹)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں اسی زمانے میں نازل ہوئی جس میں سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ نازل ہوئی۔ اس دور میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں الزامات و اعتراضات کی بھرمار تھی۔

"طور" وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا دن ضرور آ کر رہے گا۔ اُس دن نافرمان اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے عذاب میں ہوں گے جبکہ فرماں بردار اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نعمتوں میں ہوں گے۔ اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات اور ان کے جوابات دیئے گئے ہیں اور انہیں عذاب پہنچنے کی خبر دی گئی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾

(کوہِ) طور کی قسم۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔ جو کھلے صحیفہ میں ہے۔ اور بیت معمور کی قسم۔ اور اونچی چھت کی قسم۔

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾

اور اُبلتے ہوئے سمندر کی قسم۔ یقیناً آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ جس دن آسمان کانپ کر لرز اُٹھے گا۔

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور پہاڑ بڑی تیزی سے چلیں گے۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ جو بے ہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

جس دن انہیں دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا جائے گا۔ (کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ

تو کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں ہو؟ تم اس (جہنم) میں جھلس جاؤ پھر تم صبر کرو یا صبر نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾

تمہیں انہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾

جو (نعمتیں) اُن کا رب اُنہیں عطا فرمائے گا اُن سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور اُن کا رب اُنہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے گا۔

COPYRIGHTS© RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ۝۱۹

(ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو اُن اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝۲۰

وہ قطاروں میں بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ ان کا نکاح کر دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو انہی کے ساتھ شامل فرما دیں گے

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِۍ ٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝۲۱ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ

اور ان کے اعمال میں سے کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے۔ اور ہم انہیں خوب عطا کریں گے میوے اور گوشت

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۲۲ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

اس میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے (دوستانہ) جھپٹ کر (شراب کا) پیالہ لے رہے ہوں گے

لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝۲۳ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

جس میں نہ کوئی بے ہودہ بات ہو گی اور نہ کوئی گناہ ہو گا۔ اور ان (کی خدمت) کے لئے نوجوان لڑکے ان کے ارد گرد پھر رہے ہوں گے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۲۴ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝۲۵ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ

ایسے (خوبصورت) جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے بے شک ہم اس سے پہلے

فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝۲۶ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝۲۷

اپنے گھر والوں میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا۔

ع ۱/۴۸ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝۲۸

بے شک ہم اس سے پہلے اُسی (اللہ) سے دعائیں مانگا کرتے تھے بے شک وہی خوب احسان فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝۲۹ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ

تو آپ نصیحت کیجیے پس آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ ہی مجنون ہیں۔ کیا وہ (کفار) کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہیں

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝۳۰ قُلْ تَرَبَّصُوْا

جن کے بارے میں ہم زمانہ کی گردش (موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجیے تم انتظار کرو

فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝۳۱ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝۳۲

تو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں یا وہ ہیں ہی سرکش لوگ۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IEM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلۡ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ۚ﴿۳۳﴾ فَلۡيَاۡتُوۡا بِحَدِيۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ

کیا وہ کہتے ہیں اس (رسول) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے (نہیں) بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ تو چاہیئے کہ وہ اس جیسا کوئی کلام لے آئیں

اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۴﴾ اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ

اگر وہ سچے ہیں۔ کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے

بَلۡ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآٮِٕنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾

(ہرگز نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ حاکم بنے ہوئے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ سُلَّمٌ يَّسۡتَمِعُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَلۡيَاۡتِ مُسۡتَمِعُهُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۸﴾

کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے (جس پر چڑھ کر) وہ اس (آسمان) میں باتیں سن لیتے ہیں؟ تو ان میں جو سننے والا ہے اُسے چاہیئے کہ کوئی واضح دلیل لے آئے۔

اَمۡ لَهُ الۡبَنٰتُ وَلَكُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ﴿۴۰﴾

کیا اس (اللہ) کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی اُجرت مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جارہے ہیں۔

اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اَمۡ يُرِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ؕ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هُمُ الۡمَكِيۡدُوۡنَ ﴿۴۲﴾

کیا ان کے پاس کوئی غیب (کا علم) ہے کہ وہ (اسے) لکھ لیتے ہیں۔ کیا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں تو جنہوں نے کفر کیا وہ خود ہی چال میں پھنسنے والے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۳﴾

کیا اُن کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے اللہ پاک ہے ہر اس چیز سے جسے وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ

اور اگر وہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو وہ کہیں گے کہ کوئی تہہ بہ تہہ (جماہوا) بادل ہے۔ تو ان کو چھوڑ دیجیئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جاملیں

الَّذِىۡ فِيۡهِ يُصۡعَقُوۡنَ ۙ﴿۴۵﴾ يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۶﴾

جس میں وہ بے ہوش کیے جائیں گے۔ جس دن اُن کی کوئی چال اُن کے کام نہیں آئے گی اور نہ اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔

وَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا دُوۡنَ ذٰلِكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾

اور جن لوگوں نے ظلم کیا اُن کے لئے اِس کے علاوہ (دنیا میں) بھی عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ۙ﴿۴۸﴾

اور آپ اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کیجیے تو بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب بھی آپ اُٹھیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے۔

ع ۲ ۲۱ وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ ﴿۴۹﴾ ع

اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور ستاروں کے چھپ جانے کے وقت بھی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔(سورۃ الطور، آیت:۸)

۲- قیامت کا دن حق کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت کا دن ہو گا۔(سورۃ الطور، آیت:۱۱)

۳- حق کو جھٹلانے والے اور جھوٹی باتوں میں پڑے کھیل کود کرنے والے قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔
(سورۃ الطور، آیات:۱۱،۱۲)

۴- قیامت کے دن جہنم کو نہ ماننے والے جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور پھر اس میں جھونک دیئے جائیں گے۔
(سورۃ الطور، آیات:۱۳تا۱۶)

۵- ایمان اور اعمال کے اعتبار سے قیامت کے دن انسانوں کا انجام بھی مختلف ہو گا۔ بدکار جہنم میں اور نیک لوگ جنت میں ہوں گے۔
(سورۃ الطور، آیات:۱۳تا۲۱)

۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومن اولاد کو بھی نیک والدین کے ساتھ جنت کے اعلیٰ درجہ میں ساتھ ملادے گا اور ان کے مرتبہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔(سورۃ الطور، آیت:۲۱)

۷- جنت میں اہل ایمان کی مرضی اور خواہش کے مطابق سب کچھ عطا فرمایا جائے گا۔(سورۃ الطور، آیت:۲۲)

۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا مانگنے والے قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے بچیں گے۔
(سورۃ الطور، آیات:۲۶تا۲۸)

۹- قرآنِ حکیم نہ شاعری ہے اور نہ کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے بلکہ قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے۔(سورۃ الطور، آیات:۲۹تا۳۴)

۱۰- ہمیں صبح اٹھنے کے بعد اور رات کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ الطور آیات:۴۸،۴۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) بَیْتِ الْمَعْمُوْر سے کیا مراد ہے؟

(الف) زمین پر موجود خانہ کعبہ (ب) آسمان پر موجود فرشتوں کا قبلہ (ج) فلسطین میں بیت المقدس

(۲) طور پہاڑ پر کس نبی علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کلام کیا؟

(الف) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۳) عَذَابَ السَّمُوْمِ سے کیا مراد ہے؟

(الف) آگ کا عذاب (ب) ہتھوڑوں کا عذاب (ج) گرم لُو کا عذاب

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۴) اس سورت میں قیامت کے دن آسمان کی کیا کیفیت بیان ہوئی؟

(الف) آسمان پھٹ جائے گا (ب) آسمان دروازے دروازے ہو جائے گا (ج) آسمان لرزنے لگے گا

(۵) جنت میں مومن والدین سے اولاد کا ملاپ کس بنیاد پر ہو گا؟

(الف) خونی رشتے کی وجہ سے (ب) ایمان کی وجہ سے (ج) والدین کی دعا کی وجہ سے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیئے:

۱- ابتداء میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قیامت کے واقع ہونے پر کن چیزوں کی قسمیں ذکر فرمائی ہیں؟

____

____

۲- پہلے رکوع کی روشنی میں بیان کردہ متقین کے لئے جنت کی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

____

____

۳- پہلے رکوع میں اہل جنت کی آپس میں کس گفتگو کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

____

____

۴- دوسرے رکوع کی روشنی میں مشرکین کے بیان کردہ کوئی تین اعتراضات بیان کریں؟

____

____

۵- آخری رکوع میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو کیا تلقین فرمائی گئی ہے؟

____

____

سوال ۳ ذیل میں دی گئی خالی جگہیں پُر کیجیے:

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ______ میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو انہی کے ساتھ شامل فرما دیں گے اور ان کے ______ میں سے کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے۔ اور ہم انہیں خوب عطا کریں گے ______ اور گوشت اس میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے (دوستانہ) جھپٹ کر (شراب کا) پیالہ لے رہے ہوں گے جس میں نہ کوئی بے ہودہ بات ہوگی اور نہ کوئی ______ ہوگا۔ اور ان (کی خدمت) کے لئے ______ لڑکے ان کے ارد گرد پھر رہے ہوں گے ایسے (خوبصورت) جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے ______ ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں ______ کے عذاب سے بچا لیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے اُسی (اللہ) سے ______ مانگا کرتے تھے بے شک وہی خوب ______ فرمانے والا نہایت ______ فرمانے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- رات کے مسنون اذکار پڑھنے کا خود بھی اہتمام کریں اور اپنے بہن بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔
- ایسے کاموں کی فہرست بنائیں جن سے ہم اور ہمارے والدین جنت میں ایک دوسرے کے ساتھ ہو جائیں۔

- طور پہاڑ کے بارے میں پانچ باتیں معلوم کر کے تحریر کریں۔

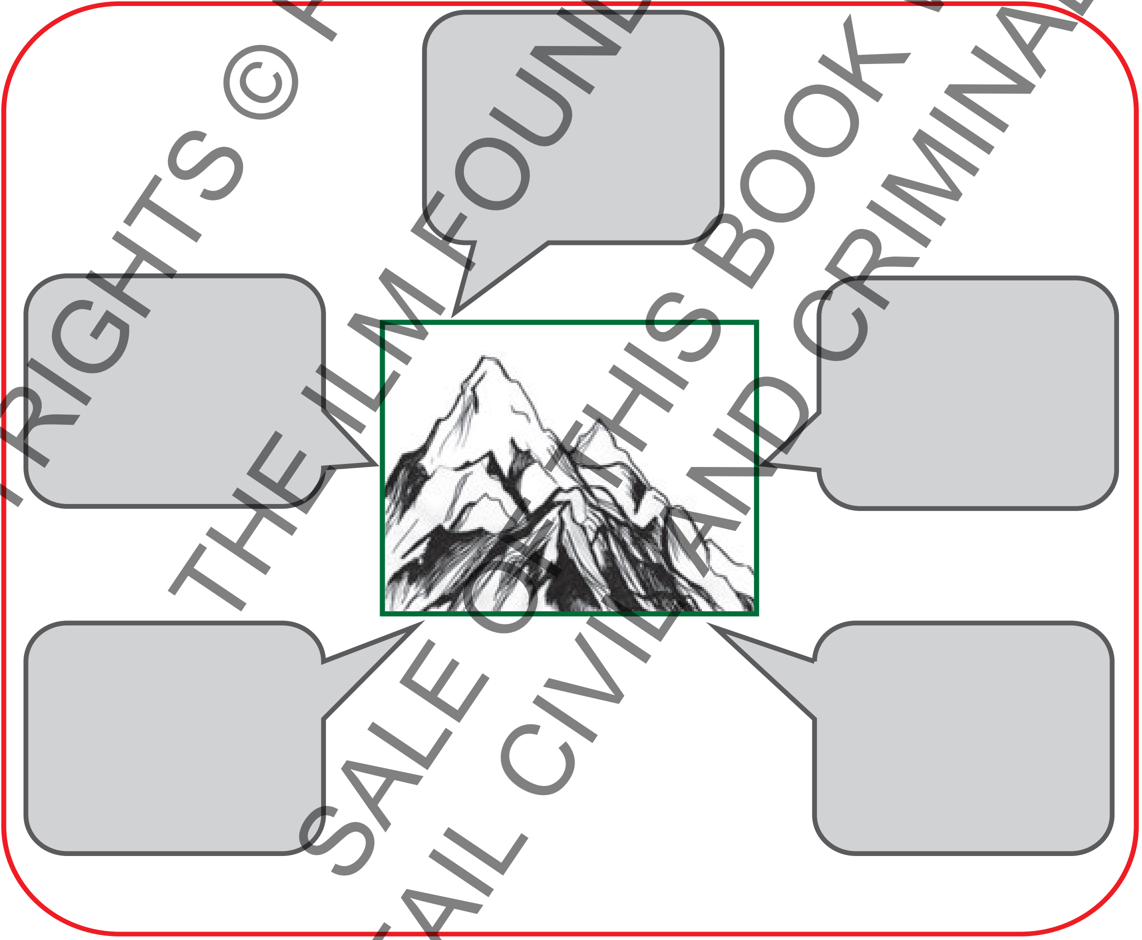

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

دستخط استاد مع تاریخ:

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ:

سبق:۱۰ — سُوْرَۃُ النَّجْم

(سورت نمبر:۵۳، کل رکوع:۳، کل آیات:۶۲)

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ مشرکین نبی کریم ﷺ پر اعتراض کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے (معاذاللہ) اس قرآن کو از خود بنالیا تو اللہ ﷻ نے سُوْرَۃُ النَّجْم نازل فرمائی جس میں یہ فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے بلکہ آپ ﷺ وہی فرماتے ہیں جو آپ ﷺ کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح کردی گئی کہ نبی کریم ﷺ اللہ ﷻ کی طرف سے جو احکام اور قصص وامثال بیان فرماتے ہیں یا جو کلام بھی آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ سراسر وحی ہے اور آپ ﷺ اس میں سچے ہیں۔ کفار نبی کریم ﷺ کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلا رہے تھے کہ آپ ﷺ (معاذاللہ) حق پر نہیں۔ اس سورت میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ حرم شریف میں ایک بڑا مجمع تھا جس میں مسلمان و کفار سب ہی شامل تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی اور سورت کے آخر میں سجدہ فرمایا۔ لوگ اس سورت کے سننے میں اتنے مشغول ہوئے کہ مسلمانوں کے ساتھ سب کفار نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک شخص کے، اس نے کچھ کنکریاں یا مٹی اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھ لی اور کہا مجھے یہ کافی ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بعد میں کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔ یہ پہلی سورت تھی جس میں آیتِ سجدہ نازل ہوئی۔

نَجْم "ستارہ" کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم بیان فرما کر آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی گئی ہے، اس لئے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّجْم ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کا بنیادی موضوع نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کا حق ہونا ہے اس کے ساتھ واقعہ معراج کے خصوصی احوال کا ذکر فرما کر آپ ﷺ کی عظمت شان بیان فرمائی گئی ہے۔

سورت کے آغاز میں واقعہ معراج کے آسمانی سفر کا بیان ہے۔ اس سفر کے زمینی حصے کا ذکر سورۃ بنی اسرآئیل ۱۷، آیت:۱ میں ہے۔ سفر معراج نبی کریم ﷺ کا عظیم الشان معجزہ ہے جس کے ذریعے اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو خصوصی مقام و مرتبے سے نوازا۔ اس عظیم الشان سفر معراج میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ سفر کے دوران ساتوں آسمانوں پر آپ ﷺ کی مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ ساتوں آسمانوں کے سفر کے بعد مقام سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی آیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اگر میں اس سے آگے ایک بال برابر بھی بڑھا تو اللہ ﷻ کی تجلی سے میرے پَر جل جائیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں سے آگے کا سفر تنہا فرمایا۔ آپ ﷺ کو ربِ کائنات سے ملاقات اور ہم کلام ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ انوارِ باری تعالیٰ کے مشاہدہ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے رب کی بڑی نشانیوں یعنی بُراق، ساتوں آسمانوں، انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتوں، سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی، جَنَّۃُ الْمَاْوٰی کو بھی دیکھا اور احوالِ جنت و دوزخ وغیرہ کا مشاہدہ بھی فرمایا۔ اس سورت میں نبی کریم ﷺ اور قرآنِ حکیم کے بارے میں شکوک وشبہات کو دور کیا گیا ہے۔ مشرکین کے باطل عقائد کا رد کیا گیا ہے۔ فرماں برداروں اور نافرمانوں کی صفات بیان کی گئی ہیں اور دین کی بنیادی تعلیمات جو پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی تھیں ان کا بیان ہے۔ آخر میں قیامت کے ذکر اور اپنے رب کی بندگی بجالانے کے حکم پر سورت مکمل ہوتی ہے۔

نوٹ: واقعہ معراج کی مزید تفصیلات "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات حصہ پنجم" میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿٢﴾

قسم ہے روشن ستارے کی جب وہ غروب ہو۔ تمہارے صاحب (نبی کریم ﷺ) نہ (راہِ حق کو) بھولے اور نہ (اس سے) ہٹے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿٥﴾

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔ انہیں زبردست قوت والے (اللہ) نے سکھایا۔

ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۙ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿٨﴾

جو بڑا طاقتور ہے پھر وہ (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ قریب آیا پھر وہ نزدیک ہوا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿٩﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ تو (اللہ نے) اپنے بندے کی طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔ دل نے اسے نہیں جھٹلایا

مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿١٣﴾

جو کچھ انہوں نے دیکھا۔ کیا پھر بھی تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو؟ جو انہوں نے دیکھا۔ اور یقیناً انہوں نے اس کو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ (آرام سے رہنے کی جنت) ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾

جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو بھی چھا رہا تھا۔ اُن کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾

یقیناً انہوں نے اپنے رب کی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ تو کیا تم نے لات و عزیٰ پر غور کیا؟ اور تیسری ایک اور (دیوی) منات پر۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَاۗءٌ

کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اس (اللہ) کے لئے بیٹیاں ہیں؟ تب تو یہ بڑی ناانصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہی ہیں

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی یہ لوگ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں

وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۭ﴿٢٣﴾

اور جو (اُن کے) نفس چاہتے ہیں اور یقیناً ان کے پاس آچکی ہے ان کے رب کی طرف سے ہدایت۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ ع ۱ ۴۵

کیا انسان کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟ (نہیں) کیونکہ آخرت اور دنیا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے دے

وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

اور پسند فرمائے۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے (نام) عورتوں کے نام (پر) رکھتے ہیں۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾

حالانکہ انہیں اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک گمان حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتا۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ

تو آپ اس سے منہ پھیر لیجئے جس نے ہمارے ذکر سے منہ موڑ لیا اور وہ صرف دنیا ہی کی زندگی چاہتا ہے۔ ان کے علم کی انتہا یہی ہے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾

بے شک آپ کا رب ہی (اسے) خوب جاننے والا ہے جو اس کے راستہ سے بھٹک گیا اور وہ اسے بھی خوب جانتا ہے جس نے ہدایت پائی۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا

اور اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے تاکہ جنہوں نے برائیاں کیں وہ انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دے

وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ

اور جنہوں نے نیکیاں کیں انہیں اچھا بدلہ دے۔ وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹے گناہوں کے

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

بے شک آپ کا رب وسیع مغفرت والا ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین (مٹی) سے پیدا فرمایا

وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

اور جب تم بچے تھے اپنی ماؤں کے بطن میں تو تم اپنی پاکیزگی کے دعوے نہ کرو

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ ع ۲ ۷

وہ خوب جانتا ہے کس نے پرہیزگاری اختیار کی۔ تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور اس نے تھوڑا سا (مال) دیا اور رُک گیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے؟ کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔ کیا اُسے ان باتوں کی خبر نہیں دی گئی؟ جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں (درج) ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾

اور ابراہیم (علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی) جنہوں نے (اپنا عہد) پورا کیا۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾

اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ﴿٤٣﴾

پھر اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (آخر کار سب کو) آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔ اور بے شک وہی (رب) ہنساتا اور رُلاتا ہے۔

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾

اور بے شک وہی مارتا اور زندہ فرماتا ہے۔ اور بے شک اسی نے نر اور مادہ کے جوڑے پیدا فرمائے۔ ایک نطفہ سے جب وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔

وَ اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ﴿٤٨﴾

اور بے شک دوبارہ پیدا کرنا اسی پر ہے۔ اور بے شک وہی ہے جس نے غنی کیا اور دولت و ثروت عطا فرمائی۔

وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَ اَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا لِ الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾

اور بے شک وہی شِعْرٰی (ستارے) کا رب ہے۔ اور بے شک وہی ہے جس نے عادِ اوّل کو ہلاک کیا۔ اور (قومِ) ثمود کو بھی تو (کسی کو) باقی نہ چھوڑا۔

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿٥٢﴾

اور (ان سے) پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) بے شک وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے۔

وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾

اور اُس نے (لوط علیہ السلام کی قوم کی) اُلٹی ہوئی بستیوں کو (زمین پر) دے مارا۔ پھر اُس (عذاب) نے اُن (بستیوں) کو ڈھانپ لیا جو ڈھانپ کر ہی رہا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾

تو (اے انسان!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرو گے؟ یہ (رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) ایک ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے والوں میں سے۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾

آنے والی (قیامت کی گھڑی) قریب آپہنچی۔ اللہ کے سوا اسے کوئی بھی ظاہر کرنے والا نہیں ہے۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾

تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں۔ جبکہ تم (غفلت میں پڑے) کھیل کود رہے ہو۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ السجدة

تو اللہ کے لئے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔

السجدة — ع ٣

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو بات بیان فرماتے ہیں وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی وحی کے مطابق ہوتی ہے۔(سورۃ النجم، آیات:۳،۴)

۲- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ خدائی میں کوئی شریک نہیں ہے اور نہ ہی مشرکین کے پاس شرک کے لئے کوئی دلیل ہے۔(سورۃ النجم، آیت:۲۳)

۳- جب دنیا اور آخرت میں اصل اختیار اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کا ہے۔ تو عبادت بھی اسی کی کرنی چاہیئے وہی اس کا مستحق ہے۔ (سورۃ النجم، آیت:۲۵)

۴- قیامت کے دن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے صرف وہی سفارش کر سکے گا جسے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ حکم دے گا اور جس کے لئے سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ (سورۃ النجم، آیت:۲۶)

۵- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے غافل اور دنیا کو چاہنے والوں کے علم کی وسعت صرف دنیا کی زندگی تک محدود رہتی ہے۔(سورۃ النجم، آیت:۳۰)

۶- جو شخص بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتا ہے اس کے چھوٹے گناہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (سورۃ النجم، آیت:۳۲)

۷- ہمیں اپنی نیکیوں اور پاکیزگی کا زیادہ اظہار نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہمارے تقویٰ سے خوب واقف ہے۔(سورۃ النجم، آیت:۳۲)

۸- دین اسلام کی بنیادی تعلیمات ہمیشہ سے ایک ہی رہی ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں اور قرآنِ حکیم میں ہے۔ (سورۃ النجم، آیات:۳۶تا۳۷)

۹- روزِ قیامت ہر شخص اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔(سورۃ النجم، آیت:۳۸)

۱۰- روزِ قیامت ہر شخص کو بدلہ میں وہی کچھ ملے گا جس کے لئے اُس نے دنیا میں محنت کی ہوگی۔(سورۃ النجم، آیت:۳۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کس سفر کا ذکر ہے؟

(الف) سفرِ معراج (ب) سفرِ طائف (ج) سفرِ شام

(۲) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ کس کے مطابق بات کرتے تھے؟

(الف) فرشتوں کی خواہشات کے مطابق (ب) لوگوں کی خواہش کے مطابق (ج) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی وحی کے مطابق

(۳) قیامت کے دن انسان کس کا بوجھ اُٹھائے گا؟

(الف) دوسروں کا (ب) صرف اپنا (ج) رشتہ داروں کا

(۴) شِعْرٰی کیا ہے؟

(الف) ستارہ (ب) فرشتہ (ج) جن

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۵) اہلِ ایمان کو سورت کے آخر میں کیا حکم دیا گیا؟

(الف) نماز اور روزہ کا (ب) صبر و شکر کا (ج) سجدہ و عبادت کا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- مشرکینِ مکہ جن بتوں کو پوجتے تھے اُن کے نام پہلے رکوع کی روشنی میں تحریر کریں؟

۲- پہلے رکوع میں بتوں کی کیا حقیقت بیان فرمائی گئی ہے؟

۳- دوسرے رکوع میں آخرت کا انکار کرنے والوں کی کن بُرائیوں کا ذکر ہے؟

۴- تیسرے رکوع میں اللہ ﷻ کی بیان کردہ قدرتوں میں سے کسی تین کا ذکر کریں؟

۵- تیسرے رکوع میں ہلاک ہونے والی کن قوموں کا ذکر ہے؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	جی ہاں	بہت حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱-	کیا میں وہم و گمان کی پیروی کرنے سے بچتا ہوں؟				
۲-	کیا میں بڑے گناہوں سے بچتا ہوں؟				
۳-	کیا میں بے حیائی کے کاموں سے بچتا ہوں؟				
۴-	کیا میں نے دنیا کے بجائے آخرت کو اپنا مقصد بنالیا ہے؟				
۵-	کیا میں اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہوں؟				
۶-	کیا میں تکبر کرنے سے بچتا ہوں؟				
۷-	کیا میں اللہ ﷻ سے ڈرتا ہوں؟				

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ درج ذیل چارٹ میں ان سورتوں کے نام اور آیات کے نمبر تحریر کریں جن میں آیاتِ سجدہ آتی ہیں۔

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر	نمبر شمار	سورت کا نام	آیت نمبر
۱	سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف	۲۰۶	۲		
۳			۴		
۵			۶		
۷			۸		
۹			۱۰		
۱۱			۱۲		
۱۳			۱۴		

❁ اپنے گھر والوں سے کہیں کہ وہ سیرت النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کسی کتاب سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مکی دور کا مطالعہ کرائیں نیز یہ بھی سمجھائیں کہ اس دور میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دین کی خاطر کن کن تکالیف کو صبر کے ساتھ برداشت فرمایا۔

❁ چھوٹے اور بڑے گناہوں کی کوئی دس دس مثالیں تحریر کیجیے۔

چھوٹے گناہ	بڑے گناہ
۱-	۱-
۲-	۲-
۳-	۳-
۴-	۴-
۵-	۵-
۶-	۶-
۷-	۷-
۸-	۸-
۹-	۹-
۱۰-	۱۰-

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۱

سُوْرَةُ الْقَمَر

(سورت نمبر:۵۴، کل رکوع:۳، کل آیات:۵۵)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب شق القمر کا واقعہ پیش آیا جس کا ذکر اس سورت کی پہلی آیت میں ہے۔ یہ واقعہ ہجرت سے ۵ سال پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ یہ آخری رسول حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ کی آمد اور آخری کتاب قرآنِ حکیم کے نزول کے بعد قربِ قیامت کی دلیل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "جب یہ سورت نازل ہوئی، اس وقت میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔"

"قَمَرٌ" "چاند" کو کہتے ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں "شقِ قمر" یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ روایات کے مطابق اہل مکہ کے سامنے نبی اکرم ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔ اس سورت میں عبرت کے طور پر پانچ نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، عاد، ثمود، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور آلِ فرعون۔ بُرے انجام سے بچنے کے لئے سورت میں چار بار نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ قرآنِ حکیم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے۔ سورت کے آخری حصے میں آخرت کے بیان اور نافرمانوں کے عبرت ناک انجام کے ساتھ فرماں برداروں کے اچھے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲

قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر وہ (کافر) کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴

اور انہوں نے (حق کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ اور یقیناً ان کے پاس ایسی خبریں آچکی ہیں جن میں عبرت ہے۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

(یہ بیان) کامل حکمت کی بات ہے مگر ڈرانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ تو آپ ان سے رُخ پھیر لیجئے

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

جس دن بلانے والا ایک (سخت) ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ (تو) وہ اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے (ایسے) نکلیں گے

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝۷ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸

جیسے وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہوں۔ (وہ) پکارنے والے کی طرف دوڑ کر جا رہے ہوں گے کافر کہیں گے یہ بڑا سخت دن ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾

ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے بھی جھٹلایا تو انہوں نے ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہا کہ مجنون ہے اور انہیں دھمکیاں دی گئیں۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾

تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کی بے شک میں مغلوب ہوں پس تو ہی بدلہ لے۔ پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زوردار بارش سے۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ

اور ہم نے زمین میں چشمے جاری کر دیئے تو پانی اس کام کے لئے جمع ہو گیا جو مقرر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے انہیں سوار کر لیا

عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾

تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔ وہ ہماری نگہبانی میں چلتی تھی (یہ سب) اس (رسول) کا بدلہ لینے کے لئے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾

اور یقیناً ہم نے اسے نشانی کے طور پر چھوڑ دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾

اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

(قوم) عاد نے (بھی) جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر بھیجی تیز آندھی والی ہوا

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

ایک مسلسل نحوست کے دن میں۔ وہ لوگوں کو اُکھاڑ پھینکتی تھی گویا کہ وہ اُکھڑے ہوئے کھجور (کے درخت) کے تنے ہوں۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا ع ١ ٢٢

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ (قوم) ثمود نے بھی ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا۔ تو انہوں نے کہا کیا ایک آدمی جو ہم میں سے ہے

نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا

ہم اس کی پیروی کریں بے شک تب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی ہے؟

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾

(نہیں) بلکہ وہ بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا ہے۔ انہیں کل (قیامت کے دن) معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IEM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ

بے شک ہم اونٹنی بھیجنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے تو (اے صالح) آپ اُن (کے انجام) کا انتظار کریں اور صبر کریں۔ اور ان کو بتادیں

أَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

کہ ان کے (اور اونٹنی کے) درمیان پانی تقسیم کر دیا گیا ہے ہر ایک (اپنی) باری پر حاضر ہو گا۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کو بلایا

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً

تو اس نے ہاتھ بڑھایا پھر اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی

فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو وہ باڑ لگانے والے کے روندے ہوئے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ لوط (علیہ السلام) کی قوم نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ بے شک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی

إِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ

سوائے لوط (علیہ السلام) کے گھر والوں کے ہم نے انہیں سحری کے وقت بچالیا۔ (یہ) ہماری طرف سے ایک نعمت تھی

كَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

اسی طرح ہم (اسے) بدلہ دیتے ہیں جو شکر کرے۔ اور یقیناً (لوط علیہ السلام نے) اُنہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا تو انہوں نے ڈرانے والوں سے جھگڑا کیا۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ

اور یقیناً ان لوگوں نے (لوط علیہ السلام) سے ان کے مہمانوں کو (برے ارادہ سے) لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں

فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ان پر صبح سویرے ہی نہ ٹلنے والا عذاب آگیا۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ع ٢ ١٨

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور یقیناً آئے آلِ فرعون کے پاس ڈرانے والے۔ انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلا دیا

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

تو ہم نے انہیں ایک بہت غالب صاحب قدرت کی پکڑ (کی طرح) پکڑا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کیا تمہارے کفار اُن لوگوں سے اچھے ہیں؟ یا تمہارے لئے (آسمانی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے؟ یا وہ کہتے ہیں

نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾

ہم ایسی جماعت ہیں جو غالب رہے گی۔ عنقریب وہ جماعت شکست کھائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

بلکہ ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے۔ بے شک مجرم

فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾

گمراہی اور دیوانگی میں ہیں۔ جس دن وہ اپنے چہروں کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) آگ کے چُھونے کا مزہ چکھو۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾

بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازے کے مطابق پیدا فرمایا ہے۔ اور ہمارا حکم یک دم ایسے پورا ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾

اور یقیناً ہم تمہارے جیسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور جو کچھ انہوں نے کیا اعمال ناموں میں (درج) ہے۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع ٣ ١٥

ہر چھوٹا اور بڑا (عمل) لکھ دیا گیا ہے۔ بے شک پرہیز گار باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ عزت والے مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کی نبوت کے دعویٰ کی دلیل اور تصدیق کے طور پر معجزات عطا فرمائے ہیں۔ خاص کر ہمارے پیارے رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، شقِ قمر (چاند دو ٹکڑے ہونے) کا معجزہ عطا ہوا۔ (سورۃ القمر، آیات:۱تا۲)

۲۔ قرآن حکیم میں سابقہ قوموں کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ ہم اُن کے انجام سے سبق حاصل کریں۔ (سورۃ القمر، آیت:۴)

۳۔ نافرمان قومیں اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیوں سے فائدہ نہیں اٹھاتیں اور عذاب سے دوچار ہو جاتی ہیں۔ (سورۃ القمر، آیت:۵)

۴۔ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو لوگ اپنی قبروں سے نکل کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔ کافروں کے لئے وہ بہت سخت دن ہو گا۔ (سورۃ القمر، آیات:۶تا۸)

۵۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کرنے والے دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ (سورۃ القمر، آیات:۹تا۴۳)

۶۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے۔ ہمیں قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ (سورۃ القمر، آیات:۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

۷۔ دنیا میں مجرم گمراہی اور گناہوں کے جنون میں مبتلا ہیں اور قیامت کے دن جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ القمر، آیات:۴۷، ۴۸)

۸۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر فرمایا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا عذاب اور قیامت بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کیئے ہوئے وقت پر آئے گی۔ (سورۃ القمر، آیت:۴۹)

۹۔ ہمارا ہر چھوٹا بڑا عمل ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جا رہا ہے۔ (سورۃ القمر، آیات:۵۲، ۵۳)

۱۰۔ پرہیز گاری اختیار کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا مقام ہے۔ (سورۃ القمر، آیات:۵۴، ۵۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) چاند کے پھٹ جانے کا معجزہ دیکھ کر کفار نے کیا کہا؟

(الف) یہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے　(ب) یہ اتفاقی واقعہ ہے　(ج) یہ جادو ہے

(۲) قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے کس حوالے سے آسان فرمایا ہے؟

(الف) پڑھنے کے لئے　(ب) یاد رکھنے کے لئے　(ج) نصیحت حاصل کرنے کے لئے

(۳) قومِ ثمود نے اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام پر کیا الزام لگایا؟ (معاذ اللہ)

(الف) پاگل اور مجنون ہونے کا　(ب) جھوٹا اور شیخی خورا ہونے کا　(ج) کاہن اور جادو گر ہونے کا

(۴) حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کس وقت نازل ہوا؟

(الف) رات ہوتے ہی　(ب) صبح ہوتے ہی　(ج) دوپہر ہوتے ہی

(۵) قیامت کا قائم کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے ہی آسان ہے جیسے کہ؟

(الف) تالی بجانا　(ب) پلک جھپکنا　(ج) ہاتھ سے اشارہ کر دینا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع کی روشنی میں بیان کیجیے کہ آخرت کے دن انسانوں کا کیا حال ہو گا؟

۲- اس سورت میں کن نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے؟

۳- حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعا مانگی؟

۴- آخری رکوع میں مجرموں کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

۵- آخر میں متّقین کا کیا انجام بیان ہوا ہے؟

سوال ۳ اس سورت کی روشنی میں صحیح (✓) یا غلط (✗) کے نشانات کے ذریعے اپنے جوابات واضح کیجیے:

نمبر شمار	قوم	عذاب	صحیح	غلط
۱	حضرت نوح علیہ السلام کی قوم	زوردار زلزلہ		
۲	قومِ عاد	تیز آندھی والی ہوا		
۳	قومِ ثمود	چیخ		
۴	حضرت لوط علیہ السلام کی قوم	آگ برسانے والی آندھی		

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ چاند اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ چاند سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

____

____

____

____

____

____

❁ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سورت میں قرآنِ حکیم کے آسان ہونے کا چار مرتبہ ذکر فرمایا ہے۔ قرآنِ حکیم کس طرح نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان ہے ایک نوٹ تحریر کریں؟

❁ حکمت کے حوالے سے کوئی دو مقام قرآنِ حکیم سے تلاش کیجئے:

حکمت

سورۃ: ________________

آیت نمبر: ________________

ترجمہ:

____

____

____

سورۃ: ________________

آیت نمبر: ________________

ترجمہ:

____

____

____

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۲ — سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن

(سورت نمبر:۵۵، کل رکوع:۳، کل آیات:۷۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بالکل ابتدائی ایام میں حرم کعبہ میں جاکر مقامِ ابراہیم کے پاس اس سورت کی تلاوت کی تھی۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں گفتگو کررہے تھے کہ قریش نے آج تک قرآنِ حکیم کو سنا نہیں، بغیر سنے اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ہمّت کر کے اور بلند آواز سے ان کو قرآنِ حکیم سنائیں تو کتنا اچھا ہو۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں اس وجہ سے منع کیا کہ کفار انہیں کمزور اور ضعیف سمجھ کر مار پیٹ کریں گے۔ کسی ایسے آدمی کو یہ فریضہ انجام دینا چاہیئے جس کا قبیلہ زور آور ہو لیکن حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی ایک نہ سنی۔ اٹھے، مقام ابراہیم کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے۔ اور اپنی خوبصورت آواز سے بلند آواز میں سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن کی تلاوت شروع کردی۔ قریش کو جب پتا چلا کہ یہ قرآنِ حکیم کی تلاوت کررہے ہیں تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کے قریب آکر مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ان کا چہرہ زخمی ہوگیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سورت مکہ مکرمہ میں اس واقعہ سے پہلے نازل ہوچکی تھی۔

یہ قرآنِ حکیم کی حسین ترین سورت ہے جسے "عروس القرآن" یعنی قرآنِ حکیم کی دلہن بھی کہا گیا ہے۔ اس سورت میں آیت "فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" ۳۱ مرتبہ دہرائی گئی ہے۔ اس سورت میں انسانوں اور جنّات دونوں سے خطاب ہے۔ اس سورت میں عظمتِ قرآن حکیم اور قدرتِ باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ اہل جہنم اور اہل جنت کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور ان کے سامنے سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن شروع سے آخر تک پڑھی، لوگ (سن کر) خاموش رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنات سے ملاقات والی رات میں جنات کو پڑھ کر سنائی تو انہوں نے مجھے تم سے بہتر جواب دیا، جب بھی میں پڑھتا ہوا آیت فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچتا تو وہ کہتے لَابِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ "اے ہمارے رب! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کا بھی انکار نہیں کرتے، تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔" ایک اور روایت کا مفہوم ہے کہ جب یہ آیت پڑھی گئی تو جنات نے جواب دیا "لَا وَلَا شَيْءٌ مِنْ اٰلَاۗءِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ"۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرے اسے چاہیئے کہ وہ " فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ " کے بعد کہا کرے "لَا شَيْءَ مِنْ اٰلَاۗءِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ"۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱	عَلَّمَ	الْقُرْاٰنَ ۝۲	خَلَقَ	الْاِنْسَانَ ۝۳	عَلَّمَهُ	الْبَيَانَ ۝۴	اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

رحمٰن نے (اپنے رسول ﷺ کو) قرآن سکھایا۔ اسی نے (اس کامل) انسان کو پیدا کیا۔ (اور) انہیں بیان سکھایا۔ سورج اور چاند

بِحُسْبَانٍ ۝۵	وَّالنَّجْمُ	وَالشَّجَرُ	يَسْجُدٰنِ ۝۶	وَالسَّمَاۗءَ	رَفَعَهَا	وَوَضَعَ	الْمِيْزَانَ ۝۷

ایک مقررہ حساب سے چل رہے ہیں۔ اور بیلیں اور درخت (اللہ کو) سجدہ کرتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند فرمایا اور اسی نے ترازو قائم فرمائی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾

تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔ اور تم انصاف کے ساتھ وزن کو قائم کرو اور تول میں کمی نہ کرو۔ اور اسی نے زمین کو مخلوق کے لئے بچھا دیا۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾

اس میں میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں ہیں۔ اور بھُوسہ والا غلّہ اور خوشبودار پھول بھی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾

تو (اے گروہِ جن و انس) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس (اللہ) نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾

اور اس نے جِنّات کو پیدا فرمایا آگ کے شُعلے سے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾

(وہی) دونوں مشرقوں کا رب اور (وہی) دونوں مغربوں کا رب ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾

اس نے دو سمندر جاری فرمائے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ دونوں (اپنی) حد سے نہیں بڑھتے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں (سمندروں) سے موتی نکلتے ہیں اور مونگے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جہاز بھی اُسی کے ہیں جو سمندر میں اُونچے کھڑے ہیں پہاڑوں کی طرح۔

ع ١ ٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے فنا ہونے والا ہے۔

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾

اور آپ کے رب کی ذات باقی رہے گی جو جلال والی اور عزت والی ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾

جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں وہ ہر آن نئی شان میں ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾

ہم عنقریب تمہاری طرف توجہ فرمائیں گے اے (جن و انس کی) دو بھاری جماعتو! تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

اے گروہِ جن وانس! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ باہر نکل سکو آسمانوں اور زمینوں کے کناروں سے تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

تم (ہماری عطاکردہ) طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾

تم دونوں پر چھوڑا جائے گا آگ کا شُعلہ اور دُھواں پھر تم دونوں بچ نہیں سکو گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو وہ (سرخ) گلاب ہو جائے گا سرخ چمڑے کی طرح۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تو اس دن نہ کسی انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور نہ کسی جن سے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ مجرموں کو پہچان لیا جائے گا ان (کے چہروں) کی علامتوں سے

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۚ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾

پھر انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۘ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۚ﴿۴۴﴾

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ جہنم جسے مُجرم جھٹلاتے تھے۔ وہ چکر لگائیں گے اس (جہنم) کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾ ع ۲

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اُس کے لئے دو باغ ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ﴿۴۸﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں (باغ) خوب شاخوں والے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۚ﴿۵۰﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے جاری ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ﴿۵۲﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (جنتی لوگ) ایسے بستروں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾

اور دونوں باغوں کے پھل قریب (جھک رہے) ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾

ان میں نیچی نگاہ والی (حوریں) ہوں گی جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾

نیکی کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان دو کے علاوہ دو باغ اور بھی ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں گہرے سبز سیاہی مائل ہیں۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾

ان میں دو اُبلتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں پھل اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ایسی حوریں جو خیموں میں محفوظ (پردہ نشین) ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾

توتم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (جنتی لوگ) تکیہ لگائے (بیٹھے ہوں گے) سبز قالینوں اور نہایت نفیس عمدہ بچھونوں پر۔

ع ٣ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ آپ کے رب کا نام بہت برکت والا ہے جو جلال والا اور عزت والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- رحمٰن یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہترین مخلوق، کامل ترین انسان اپنے محبوب رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہترین کلام قرآن حکیم عطا فرمایا۔ ہمیں چاہیئے کہ بہترین صلاحیتوں کو اس کے سیکھنے اور سکھانے کے لئے استعمال کریں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱ تا ۴)

۲- سورج، چاند ستارے، آسمان، زمین، حیوانات، نباتات وغیرہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کے شاہکار ہیں۔ ہمیں ان نعمتوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۵ تا ۱۳)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پوری کائنات کو عدل اور توازن کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔ ہمیں بھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات ۷ تا ۹)

۴- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کسی بھی نعمت کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱۳ تا ۷۷)

۵- انسان اور جنّات دونوں صاحبِ اختیار مخلوقات ہیں۔ وہ دونوں چاہیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کریں یا ناشکری کریں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱۴ تا ۱۶)

۶- یہ کائنات اور اس کا پورا نظام ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پہچان ہے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱۷ تا ۲۸)

۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات کے سوا سب کچھ فنا ہو جانے والا ہے۔ وہ بڑی شان اور عظمت والا ہے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۲۶، ۲۷)

۸- آسمان اور زمین والے سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کے محتاج ہیں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیت: ۲۹)

۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (سورۃ الرحمٰن، آیت: ۴۶)

۱۰- نیکی کا بدلہ تو عمدہ اور اچھا ہی ہوتا ہے۔ (سورۃ الرحمٰن، آیت: ۶۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنات کو کس چیز سے پیدا فرمایا؟
(الف) مٹی　(ب) پانی　(ج) آگ

(۲) سمندر کا کیا فائدہ بیان کیا گیا ہے؟
(الف) پانی حاصل ہوتا ہے　(ب) موتی اور مونگے حاصل ہوتے ہیں　(ج) مچھلیاں حاصل ہوتی ہیں

(۳) قیامت کے دن مُجرموں کو کیسے پہچانا جائے گا؟
(الف) اُن کے چہروں سے　(ب) اُن کے نامۂ اعمال سے　(ج) اُن کے اعمال کے وزن سے

(۴) میدانِ حشر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرنے والوں کے لئے کیا انعام ہوگا؟
(الف) ایک نہایت سبز جنت　(ب) دو محل　(ج) دو جنتیں

(۵) بڑی شان اور عظمت والے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام کیسا ہے؟
(الف) بہت برکت والا ہے　(ب) بہت شان والا ہے　(ج) بہت خوبصورت ہے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- پہلے رکوع میں میزان (ترازو) کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کئی نعمتوں کا بیان ہے ان میں سے پانچ کو تحریر کریں؟

۳- دوسرے رکوع میں جِنّات اور انسانوں کی بے بسی کا ذکر کیسے کیا گیا ہے؟

۴- دوسرے رکوع میں مجرموں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۵- تیسرے رکوع میں بیان کردہ اہلِ جنت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کوئی چار انعامات کا ذکر کریں؟

سوال ۳ تیسرے رکوع میں دو باغوں کا ذکر ہے۔ ان کی خصوصیات تحریر کیجیے:

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- ایک چارٹ پر "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" مختلف رنگوں سے خوبصورتی کے ساتھ تحریر کر کے کوئی دس نعمتوں کی تصاویر چسپاں کریں جو اس سورت میں ذکر کی گئی ہیں۔ ان میں کسی ایک کا ماڈل بنا کر کمرۂ جماعت میں لا کر سب کو دکھائیں۔
- والدین کی مدد سے کوئی دو اور سورتیں تلاش کریں جن میں ایک آیت کئی مرتبہ دہرائی گئی ہو۔

سورت کا نام: ____________
آیت نمبر: ____________

سورت کا نام: ____________
آیت نمبر: ____________

- آیات: ۱۹ اور ۲۰ میں بیان کی گئی بات کا مشاہدہ دنیا کے کئی مقامات پر کیا جا سکتا ہے جہاں میٹھا اور کھارا پانی آپس میں باہم مل کر چلتے ہیں۔ آپ کوئی دو مقام تلاش کر کے علاقہ اور دریا کا نام لکھیے۔

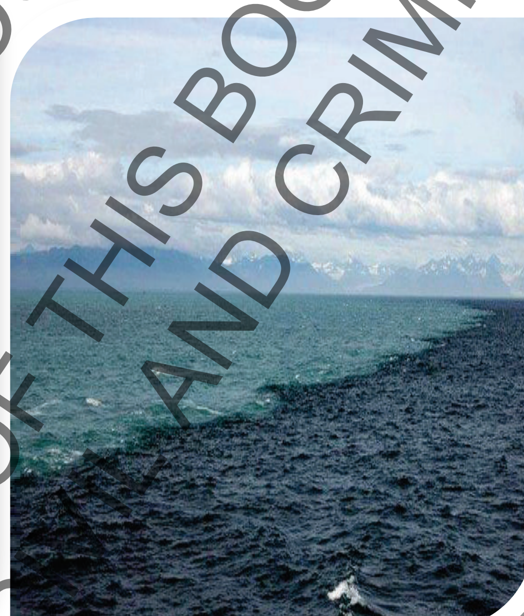

____

____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CRIMINAL ACTION

سبق:۱۳

سُوْرَۃُالْوَاقِعَۃ

(سورت نمبر:۵۶، کل رکوع:۳، کل آیات:۹۶)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے نازل ہوچکی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ سن ٦ نبوی کا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور بہن ایمان لاچکے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں پر تشدد کیا جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی بہن کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ مگر بہن نے ان کے تشدد کے باوجود صبر کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا برملا اعلان کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمام تر سختی کے باوجود اس پر استقامت اختیار کی۔ اس سے آپ رضی اللہ عنہ کا دل بہت متاثر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ کتاب دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بہن فرمانے لگیں: "اے عمر! تم مشرک ہو اور مشرک ناپاک ہوتا ہے۔ وَاِنَّہٗ لَا یَمَسُّھَآ اِلَّا الطَّاھِرِ اور بے شک اس (صحیفہ) کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگا سکتا ہے"۔ یہی مفہوم اسی سورت کی آیت:۷۹ میں لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ سورت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے نازل ہوچکی تھی۔

"اَلْوَاقِعَۃ" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کے معنی ہیں "واقع ہونے والی"۔ آغاز میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے روز انسانوں کو تین گروہوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔ ایک گروہ کامیاب ہونے والوں کا ہوگا جن کو ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ دوسرا گروہ ناکام ہونے والوں کا ہوگا جن کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور تیسرا گروہ مقربین یعنی شاندار کامیابی حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کا ہوگا جو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے والے تھے۔ پھر مقربین اور دائیں ہاتھ والوں کی جنتوں اور ان کی شاندار نعمتوں کا ذکر ہے۔ پھر بائیں ہاتھ والوں یعنی اہل جہنم پر عذاب کی ہولناک سزاؤں کا بیان ہے۔ درمیان میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے شمار قدرتوں کی نشانیوں میں سے انسان، نباتات، پانی اور آگ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں انسان کی موت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور تینوں گروہوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کو باقاعدگی سے پڑھنے والا رزق کی تنگی اور قلت میں مبتلا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے گئے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کو کس چیز سے تکلیف ہے؟ فرمایا: اپنے گناہوں سے، پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنے رب کی رحمت کو، پوچھا: ہم آپ کے لئے طبیب کو بلائیں؟ فرمایا: طبیب ہی نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا ہے، پوچھا: میں آپ کو کچھ وظیفہ دینے کا حکم دوں؟ فرمایا: آپ اس سے پہلے مجھے منع کرچکے ہیں اب مجھے اس کی حاجت نہیں ہے، کہا: پھر آپ اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ پیش کرنے دیں، فرمایا: میں نے ان کو ایسی چیز سکھا دی ہے جب وہ اس کو پڑھ لیں گے تو پھر وہ کسی کے محتاج نہیں ہوں گے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے ہر رات سُوْرَۃُالْوَاقِعَۃ پڑھی وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ ﴿۳﴾

جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو گی۔ اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔ (کسی کو) پست کرنے والی (کسی کو) بلند کرنے والی ہو گی۔

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۙ ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ ﴿۶﴾

جب زمین ایک سخت زلزلہ سے ہلا دی جائے گی۔ اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ پھر وہ بکھرا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔

وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۸﴾

اور تم لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ تو دائیں ہاتھ والے تو کیا (خوب) ہیں دائیں ہاتھ والے۔

وَأَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور بائیں ہاتھ والے تو کیا (برے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ اور جو سبقت لے جانے والے ہیں وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے۔

أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۙ ﴿۱۳﴾

وہی (اللہ کے) مقرب ہیں۔ نعمتوں والے باغات میں (ہوں گے)۔ بہت بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے ہو گی۔

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور تھوڑے بعد کے لوگوں میں سے۔ (یہ لوگ) سونے کی تاروں سے بنے ہوئے اُونچے تختوں پر۔ تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ ﴿۱۷﴾ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ ۙ

ان کے آس پاس ایسے (خدمت گار) لڑکے گھومتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ گلاس اور جگ

وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ ﴿۲۰﴾

اور بہتی شراب کے بھرے ہوئے پیالے لے کر۔ اس سے نہ تو سر میں درد ہو گا اور نہ اُن کے ہوش اُڑیں گے۔ اور پھل (لے کر) جو وہ پسند کریں گے۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۙ ﴿۲۲﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾

اور پرندوں کا گوشت (لے کر) جو ان کا دل چاہے۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (ہوں گی)۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے گئے موتی ہوں۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ۙ ﴿۲۵﴾ إِلَّا قِيْلًا

یہ بدلہ ہو گا ان (نیک) اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس میں نہیں سنیں گے کوئی بے کار بات اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ مگر ایک بات ہو گی

سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَأَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ ﴿۲۸﴾

سلامتی ہی سلامتی کی۔ اور دائیں ہاتھ والے کیا خوب ہیں دائیں ہاتھ والے۔ (وہ ہوں گے) بغیر کانٹوں کی بیریوں میں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَّ طَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ۙ﴿۳۱﴾ وَّ فَاکِہَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ ۙ﴿۳۲﴾

اور تہ بہ تہ کیلوں (کے درختوں) میں۔ اور لمبے لمبے سایوں میں۔ اور بہتے ہوئے پانی میں۔ اور بہت سے پھلوں میں (لطف اُٹھائیں گے)

لَّا مَقۡطُوۡعَۃٍ وَّ لَا مَمۡنُوۡعَۃٍ ۙ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ ﴿ؕ۳۴﴾

جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ (ان سے) روکے جائیں گے۔ اور اونچے اونچے فرشوں میں (ہوں گے)۔

اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰہُنَّ اِنۡشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰہُنَّ اَبۡکَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾

بے شک ہم نے ان (عورتوں) کو خاص طور پر بنایا ہے۔ تو ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ہے۔ خوب محبت کرنے والیاں (اور) ہم عمر۔

لِّاَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿ؑ۳۸﴾ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿ۙ۳۹﴾ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿ؕ۴۰﴾ ع

دائیں ہاتھ والوں کے لئے۔ (یہ) بڑا گروہ پہلے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور ایک بڑا گروہ بعد کے لوگوں میں سے ہوگا۔

وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ﴿ؕ۴۱﴾ فِیۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِیۡمٍ ﴿ۙ۴۲﴾

اور بائیں ہاتھ والے کیا (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ (جو جہنم کی) سخت گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

وَّ ظِلٍّ مِّنۡ یَّحۡمُوۡمٍ ﴿ۙ۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا کَرِیۡمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِکَ مُتۡرَفِیۡنَ ﴿ۚۖ۴۵﴾

اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ۔ بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بڑے بڑے خوشحال تھے۔

وَ کَانُوۡا یُصِرُّوۡنَ عَلَی الۡحِنۡثِ الۡعَظِیۡمِ ﴿ۚ۴۶﴾ وَ کَانُوۡا یَقُوۡلُوۡنَ ۬ۙ اَئِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا

اور وہ بھاری گناہ پر اڑے رہتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿ۙ۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِیۡنَ وَ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿ۙ۴۹﴾

(تو) کیا ہم واقعی پھر زندہ کیئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (ﷺ) فرما دیجئے بے شک پچھلے اور بعد والے سب۔

لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۬ۙ اِلٰی مِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّکُمۡ اَیُّہَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُکَذِّبُوۡنَ ﴿ۙ۵۱﴾

یقیناً جمع کیئے جائیں گے ایک معیّن دن کے مقررہ وقت پر۔ پھر بے شک تم اے گمراہو جھٹلانے والو!

لَاٰکِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ﴿ۙ۵۲﴾ فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡہَا الۡبُطُوۡنَ ﴿ۚ۵۳﴾

تم ضرور زقّوم کے (کانٹے دار) درخت سے کھانے والے ہو۔ پھر اسی سے پیٹ بھرو گے۔

فَشٰرِبُوۡنَ عَلَیۡہِ مِنَ الۡحَمِیۡمِ ﴿ۚ۵۴﴾ فَشٰرِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡہِیۡمِ ﴿ؕ۵۵﴾ ہٰذَا نُزُلُہُمۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿ؕ۵۶﴾

پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ پھر ایسے پیو گے جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ بدلہ کے دن اُن لوگوں کی مہمان نوازی ہوگی۔

نَحۡنُ خَلَقۡنٰکُمۡ فَلَوۡ لَا تُصَدِّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تُمۡنُوۡنَ ﴿ؕ۵۸﴾ ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَہٗۤ

ہم نے تم سب کو پیدا فرمایا تو تم (قیامت کی) تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ بھلا یہ بتاؤ جو (نطفہ) تم ٹپکاتے ہو۔ کیا تم اُسے پیدا کرتے ہو

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾

یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟ ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقرر فرمایا ہے اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

کہ ہم تمہارے جیسی (اور مخلوق) بدل کر لے آئیں اور تمہیں ایسی صورت میں بنادیں جسے تم نہیں جانتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ

اور یقیناً تم پہلی پیدائش (کی حقیقت) کو خوب جانتے ہو۔ تو تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو کچھ تم بوتے ہو۔ کیا تم اُسے اُگاتے ہو

اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

یا ہم اُگانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے چُورا چُورا کر دیں پھر تم افسوس کرتے رہ جاؤ۔ کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ

بلکہ ہم ہیں ہی بد نصیب۔ بھلا تم دیکھو جو پانی تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اُسے بادل سے اُتارا ہے یا ہم اُتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں

جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾

تو ہم اُسے کھارا بنادیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو آگ تم سُلگاتے ہو۔ کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟

ع ۲ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

ہم نے اسے بنایا ہے نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز۔ تو آپ (ﷺ) اپنے رب کے نام کی تسبیح کیجیے جو بڑی عظمت والا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾

تو مجھے قسم ہے ستاروں کے چھپنے کی جگہوں کی۔ اور اگر تم سمجھو تو بے شک یہ بہت بڑی قسم ہے۔ بے شک یہ بہت عظمت والا قرآن ہے۔

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

(جو) ایک محفوظ کتاب میں (لکھا ہوا ہے)۔ اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔ (یہ) تمام جہانوں کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ

کیا پھر بھی اس کلام سے تم لاپرواہی کرتے ہو؟ اور تم نے (اسی بات کو) اپنا حصہ بنالیا ہے کہ تم (اسے) جھٹلاتے ہو۔ پھر کیوں نہیں (روح کو لوٹا دیتے)

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ

جب وہ حلق تک آ پہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو؟ اور ہم تم سے زیادہ اس (مرنے والے) کے قریب ہوتے ہیں

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾

مگر تم نہیں دیکھتے۔ پھر (ایسا) کیوں نہیں (کرتے کہ) اگر تم کسی کے زیر اثر نہیں ہو۔ (تو) اس (رُوح) کو واپس لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ﴿۹۰﴾

پھر اگر وہ (مرنے والا) ہو مقرب بندوں میں سے۔ تو (اس کے لئے) آرام اور خوشبو اور نعمتوں والی جنت ہے۔ اور اگر وہ ہو دائیں ہاتھ والوں میں سے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ﴿۹۲﴾

تو (کہا جائے گا) تمہارے لئے سلامتی ہے (کہ تم) دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔ اور اگر وہ ہو جھٹلانے والے گمراہوں میں سے۔

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾

تو (اس کے لئے) مہمان نوازی ہے کھولتے ہوئے پانی سے۔ اور (اس کا انجام) جہنم میں داخل کیا جانا ہے۔

٣ ع ٢٢ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ع

بے شک (جو بیان ہوا) یہ یقینی حق ہے۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) اپنے رب کے نام کی تسبیح کیجیے جو بڑی عظمت والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت واقع ہو کر رہے گی۔ قیامت کے واقع ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۱،۲)
۲- قیامت کا دن کافروں کے لئے ذلت اور مومنوں کے لئے عزت کا باعث ہو گا۔(سورۃ الواقعہ، آیت:۳)
۳- قیامت کے دن انسان تین گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ یعنی مقربین، دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔ (سورۃ الواقعہ، آیات:۷ تا ۱۰)
۴- ہمیں نیک لوگوں یعنی مقربین اور دائیں ہاتھ والوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۱۱تا۳۸)
۵- جنت میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی اور اہلِ جنت کوئی بے کار اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۱۲تا۴۰)
۶- جہنم میں ہر طرح کے عذاب ہوں گے اور اہلِ جہنم پانی، سایہ اور کوئی راحت کا سامان نہیں پائیں گے۔ (سورۃ الواقعہ، آیات:۴۱ تا ۴۴، ۵۲ تا ۵۶)
۷- انسان کی تخلیق، نباتات کا اُگنا، پانی کا نازل ہونا، آگ کا سُلگنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہیں۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۵۸ تا ۷۳)
۸- ہمیں اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۷۴، ۹۶)
۹- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بڑی شان والا محفوظ کلام ہے۔ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیئے اور اس کا ادب و احترام بھی کرنا چاہیئے نیز ہمیں چاہیئے کہ ہم اسے ناپاکی اور بے وضو ہونے کی حالت میں نہ چھوئیں۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۷۷ تا ۸۰)
۱۰- موت ایک حقیقت ہے۔ ہمیں اس کی تیاری کرنی چاہیئے تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ میں شامل فرمائے اور ہر قسم کی گمراہی اور بُرے انجام سے بچائے۔(سورۃ الواقعہ، آیات:۸۳ تا ۹۴)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اٰخِرِیْنَ یعنی بعد میں آنے والوں میں سے سبقت لے جانے والوں کی تعداد کتنی ہو گی؟
(الف) بہت سے (ب) تھوڑے سے (ج) درمیانی تعداد میں

(۲) اٰخِرِیْنَ یعنی بعد میں آنے والوں میں سے دائیں ہاتھ والوں کی تعداد کتنی ہو گی؟
(الف) بہت سے (ب) تھوڑے سے (ج) درمیانی تعداد میں

(۳) جہنم میں زہریلا درخت کون سا ہے؟
(الف) کیکٹس (ب) کیکر (ج) زقّوم

(۴) کسے مرنے کے بعد آرام، خوشبو اور نعمتوں بھری جنت ملے گی؟
(الف) سبقت لے جانے والے (ب) دائیں ہاتھ والے (ج) بائیں ہاتھ والے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۵) مرنے کے بعد کس کی مہمان نوازی کھولتے ہوئے پانی اور جہنم سے کی جائے گی؟

(الف) سبقت لے جانے والوں کی (ب) دائیں ہاتھ والوں کی (ج) بائیں ہاتھ والوں کی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ آغاز میں قیامت کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲۔ دائیں ہاتھ والوں کی جنت کی چند نعمتوں کا ذکر کریں۔

۳۔ دوسرے رکوع میں اہلِ جہنم کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟

۴۔ تیسرے رکوع کے آغاز میں قرآن حکیم کی کیا عظمت بیان کی گئی ہے؟

۵۔ آخر میں انسانوں کے تین گروہوں کی موت کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	عنوان	آیت نمبر
۱۔	پرندوں کا گوشت	
۲۔	سخت گرم ہوا	
۳۔	ستاروں کے چھپنے کی جگہیں	
۴۔	پیاسے اُونٹ	
۵۔	سبقت لے جانے والے	

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ قرآنِ حکیم کی پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن کے شروع میں قیامت کے ہولناک مناظر کا ذکر آیا ہے۔

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

سورت کا نام: ________

❁ اسلام میں "سلام" کی کیا اہمیت و فوائد ہیں۔ نیز گھر، اسکول، مدرسہ، عزیز و اقارب وغیرہ کے ہاں سلام میں پہل کرنے کی عادت اپنائیے۔

❁ تین کالم بنا کر مقربین، دائیں ہاتھ والوں اور بائیں ہاتھ والوں کے اوصاف، انجام اور موت کی تفصیلات ایک چارٹ کی مدد سے واضح کریں۔

	مقربین	دائیں ہاتھ والے	بائیں ہاتھ والے
اوصاف			
موت کی کیفیات			
انجام			

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۴

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ

(سورت نمبر:۶۷،کل رکوع:۲،کل آیات:۳۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ سُوْرَۃُ الْمُلْكِ سے لے کر سُوْرَۃُ النَّاس تک زیادہ تر مکی سورتیں ہیں۔ تقریباً ان سب سورتوں کا مرکزی موضوع اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، آخرت، جنت و دوزخ کے حالات اور اسلام کی تبلیغ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کو ہدایات اور تسلی دینا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: " قرآنِ حکیم میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گی، حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے اور وہ سورت (تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ) ہے۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ اور سُوْرَۃُ الْمُلْكِ کی تلاوت نہ فرمالیتے۔ ایک اور حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "یہ سورت عذاب کو روکنے والی اور عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچالے گی۔"

"مُلْك" کے معنی "حکومت یا بادشاہت" کے ہیں۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت و عظمت کا بیان ہے جو اس کائنات کا بادشاہ ہے۔ کفر کے ہولناک نتائج سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نافرمان بندوں کو دنیا و آخرت میں سزا دینے پر قادر ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ ؗ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ ۱

بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے دستِ (قدرت) میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۲

جس نے موت اور زندگی اس لئے پیدا فرمائی تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے اور وہ بہت غالب بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۳

وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو) کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ ۴ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ

پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو نگاہ تھک ہار کر تمہاری طرف ناکام پلٹ آئے گی۔ اور یقیناً ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے زینت دی

وَجَعَلْنٰھَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۵

اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا اور ہم نے ان کے لئے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۶

اور جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ

جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے (تو) اس کی خوفناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ (ایسا لگے گا کہ) وہ غصّہ سے پھٹ پڑے گی

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨

جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا (تو) اس کے نگران ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ

وہ کہیں گے کیوں نہیں یقیناً ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا تو ہم نے (اسے) جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو۔ اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم جہنم والوں میں نہ ہوتے۔ تو وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢

تو جہنم والوں کے لئے (اللہ کی رحمت سے) دوری ہے۔ بے شک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣

اور تم لوگ اپنی بات چھپاؤ یا اسے زور سے کہو (اللہ کو علم ہے) بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

ع اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا

بھلا وہی نہیں جانے گا جس نے پیدا فرمایا ہے اور وہ نہایت باریک بین (ہر چیز سے) خوب باخبر ہے۔ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم (تابع) بنایا

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥

تو تم اِس کے راستوں میں چلو پھرو اور اُس کے (دیئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ اور اُسی کی طرف (قبروں سے) اُٹھ کر جانا ہے۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝١٦ اَمْ اَمِنْتُمْ

کیا تم اُس سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے تو اچانک وہ لرزنے لگے۔ کیا تم بے خوف ہو

مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝١٧

اُس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے تو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝١٨ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

اور یقیناً جو لوگ اِن سے پہلے تھے انہوں نے (بھی) جھٹلایا تھا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟ کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا

صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝١٩

پَروں کو پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے اُنہیں رحمٰن کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بے شک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۰﴾

بھلا وہ تمہارا کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کرے رحمٰن کے سوا کافر تو ہیں ہی دھوکہ میں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

بھلا ایسا کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر وہ (اللہ) اپنا رزق روک لے بلکہ وہ سرکشی اور (حق سے) نفرت میں اڑے ہوئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

بھلا وہ شخص جو منہ کے بل اوندھا چل رہا ہے (وہ) زیادہ ہدایت والا ہے یا وہ جو سیدھے راستے پر صحیح چل رہا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

آپ فرما دیجیۓ وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

آپ فرما دیجیۓ وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا۔ اور وہ (کافر) کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾

اگر تم سچے ہو؟ آپ فرما دیجیۓ بے شک (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور میں تو صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر جب وہ اسے قریب آتا دیکھ لیں گے (تو) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہ ہے وہ چیز جسے تم مانگا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

آپ فرما دیجیۓ بھلا تم دیکھو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کون ہے جو کافروں کو بچائے گا

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

دردناک عذاب سے؟ آپ فرما دیجیۓ وہ رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا تو تم عنقریب جان لو گے

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا

کون کھلی گمراہی میں ہے؟ آپ فرما دیجیۓ بھلا تم دیکھو اگر تمہارا پانی زمین میں بہت نیچے اتر (کر خشک ہو) جائے

فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲ / ۲۶

تو کون ہے جو تمہیں (زمین پر) بہتا ہوا پانی لا کر دے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کائنات کا بادشاہ ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(سورۃ الملک، آیت:۱)

۲- زندگی کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا امتحان لے کر واضح کیا جائے کہ کون بہتر اعمال کرنے والا ہے۔(سورۃ الملک، آیت:۲)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کائنات کو ایسا عمدہ بنایا ہے کہ اس میں کوئی عیب دکھائی نہیں دیتا۔(سورۃ الملک، آیات:۳،۴)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے والے جہنم میں ڈالے جائیں گے جو بہت بُری جگہ ہے۔(سورۃ الملک، آیات:۶تا۸)

۵- قیامت کے دن کفار و مشرکین اور تمام مجرم حسرت کریں گے کہ کاش وہ قرآنِ حکیم کو توجہ سے سنتے اور سمجھ کر اس پر عمل کرتے تو آج جہنم میں نہ ہوتے۔(سورۃ الملک، آیت:۱۰)

۶- جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوف سے گناہوں سے بچتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔(سورۃ الملک، آیت:۱۲)

۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر چیز سے خوب باخبر ہے۔ ہمارے سینوں میں چھپے ہوئے راز بھی اُس کے علم میں ہیں۔(سورۃ الملک، آیات:۱۳،۱۴)

۸- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف نہیں رہنا چاہیئے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر عذاب بھیجتا ہے۔ (سورۃ الملک، آیات:۱۶تا۱۸)

۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی حقیقتاً اور مستقلاً ہماری مدد فرمانے والا، ہمیں رزق دینے والا اور ہمیں ہدایت دینے والا ہے۔(سورۃ الملک، آیات:۲۰تا۲۲)

۱۰- قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہے۔ ہمیں قیامت کے دن کامیاب ہونے کی تیاری کرنی چاہیئے۔(سورۃ الملک، آیت:۲۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موت اور زندگی کا سلسلہ کیوں شروع کیا؟
(الف) اپنی قدرت کے اظہار کے لئے (ب) آزمائش کے لئے (ج) جانداروں کی تعداد برقرار رکھنے کے لئے

(۲) مَصَابِيْحَ سے کیا مراد ہے؟
(الف) بادل (ب) چاند (ج) ستارے

(۳) جہنم کا نگران اہل جہنم سے کیا سوال کرے گا؟
(الف) کیا تمہارے پاس ڈرانے والے نہیں آئے تھے؟ (ب) کیا تم نیکیاں نہیں کرتے تھے؟
(ج) کیا تم گناہوں سے نہیں بچتے تھے؟

(۴) کون زیادہ سیدھی راہ پر چلنے والا ہے؟
(الف) اپنی عقل کی پیروی کرنے والا (ب) خواہشات کے پیچھے چلنے والا (ج) توحید کے راستہ پر چلنے والا

(۵) جہنم کو دیکھ کر کفار کی کیا کیفیت ہوگی؟
(الف) وہ گھٹنوں کے بل گر جائیں گے (ب) اُن کے چہرے بگڑ جائیں گے (ج) اُن کے دل حلق کو آجائیں گے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- ستاروں کی تخلیق کے کیا مقاصد ہیں؟

۲- جہنمی جہنم میں جانے کی کیا وجوہات بیان کریں گے؟

۳- گناہگار قوموں کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کن عذابوں سے ڈرایا گیا ہے؟

۴- آسمانوں کی تخلیق پر غور وفکر کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیے؟

۵- اختتام پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کن سوالات کے ذریعہ انسانوں کو ایمان لانے کی دعوت دی ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں:

نمبر شمار	الف		ب
۱-	بہتا ہوا پانی		آیت:۱۷
۲-	منہ کے بل اوندھا شخص		آیت:۳۰
۳-	سات آسمان		آیت:۲۲
۴-	سینوں کے راز		آیت: ۱۳
۵-	پتھر برسانے والی ہوا		آیت:۳

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- رات کو سونے سے پہلے سُوْرَۃُ الْمُلْك پڑھنے کا اہتمام کیجیے۔
- رات کو تاروں بھرے آسمان کا مشاہدہ کیجیے اور اس منظر کو دیکھ کر جو اللہ ﷻ کی قدرت آپ کے ذہن میں آتی ہے وہ اپنے گھر والوں سے بیان کریں یہ مشاہدہ آپ کی ذہانت میں اضافہ کرے گا۔
- اللہ ﷻ نے ہر چیز کو با مقصد پیدا کیا ہے۔ مندرجہ ذیل چیزوں کے مقاصد تحریر کیجیے۔

اشیاء	مقاصد
پانی	
ہوا	
بارش	
آگ	
جانور	

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۵

سُوْرَةُ الْقَلَم

(سورت نمبر:۶۸، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مکی دور کے درمیانی زمانہ میں اس وقت نازل ہوئی جب آپ خاتم النبیین ﷺ کی مخالفت خاصی شدت اختیار کرچکی تھی۔ مکہ مکرمہ کے جو مشرک سردار نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مخالفت میں پیش پیش تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو دین کی تبلیغ سے ہٹانا چاہتے تھے، ان میں پائی جانے والی اخلاقی بُرائیوں کا تذکرہ آیات ۱۰ تا ۱۵ میں کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ایسے کردار والوں میں اخنس بن شریق، اسود بن عبد یغوث اور ولید بن مغیرہ شامل ہیں۔ جن لوگوں میں ایسی بُرائیاں پائی جائیں ان سے بھلائی کی توقع رکھنا بے کار ہے۔ جو لوگ بھی ایسے کردار والوں کے پیچھے چلیں گے وہ ذلیل اور رُسوا ہوں گے۔

ابتداء میں قلم کی قسم ذکر فرما کر علم کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو جھٹلانے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کا نہایت بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے محبوب خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے خود جواب دیا ہے۔ پھر باغ والوں کا قصّہ بیان ہوا ہے جنھوں نے کنجوسی کی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کا باغ تباہ کر دیا۔ اس کے بعد انجامِ آخرت کا بیان ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دل جوئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو صبر کی تلقین پر سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢ وَاِنَّ لَكَ

نٓ۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔ (اے محبوب ﷺ!) اپنے رب کے فضل سے آپ مجنون نہیں ہیں۔ اور یقیناً آپ کے لئے

لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٤ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝٥

نہ ختم ہونے والا اَجر ہے۔ اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔ تو عنقریب آپ (بھی) دیکھیں گے اور وہ (کافر بھی) دیکھ لیں گے۔

بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

کہ تم میں سے کون مجنون ہے؟ بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے اسے جو اس کے راستے سے بھٹک گیا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ

اور وہ (ان کو بھی) خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ تو آپ جھٹلانے والوں کی بات نہ مانیں۔ وہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ آپ نرمی اختیار کریں

فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١٠

تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔ اور آپ بات نہ مانیں کسی ایسے شخص کی جو بہت قسمیں کھانے والا بہت گھٹیا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ

(جو) بڑا ہی عیب نکالنے والا چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔ بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا سخت گناہگار ہے۔ بدمزاج

بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾

اس کے علاوہ بد اصل بھی ہے۔ (وہ سرکش) اس لئے ہے کہ وہ بڑا مال دار اور اولاد والا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں (تو) کہتا ہے کہ یہ (تو) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا

بے شک ہم نے انہیں (اسی طرح) آزمایا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

کہ ہم صبح ہوتے ہی ضرور اس (باغ) کا پھل توڑ لیں گے۔ اور استثناء نہیں کیا (ان شاءاللہ نہ کہا)۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾

تو (رات کے وقت) اس (باغ) پر ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا آپ کے رب کی طرف سے جب کہ وہ سو رہے تھے۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

تو (صبح کو) وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگیا۔ پھر صبح ہوتے ہی وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾

کہ صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف چل پڑو اگر تم پھل توڑنا چاہتے ہو۔ تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے یہ کہتے جاتے تھے۔

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا

کہ آج تمہارے پاس اس (باغ) میں ہرگز کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے۔ اور وہ صبح سویرے (یہ سمجھتے ہوئے) نکل پڑے

عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

کہ وہ (مسکینوں کو) روکنے پر قادر ہیں۔ تو جب اُنہوں نے اس (ویران باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یقیناً ہم ضرور (راستہ) بھول گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

(جب غور سے دیکھا تو پکار اُٹھے) بلکہ ہم تو محروم ہوگئے ہیں۔ اُن میں جو نسبتاً بہتر تھا اُس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (تب) وہ کہنے لگے ہمارا رب پاک ہے بے شک ہم ہی ظالم تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝٣٠ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝٣١

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ اُنہوں نے کہا ہائے افسوس ہم پر! بے شک ہم ہی سرکش تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝٣٢

امید ہے کہ ہمارا رب اس (باغ) کے بدلہ میں ہمیں اس سے بہتر عطا فرمائے بے شک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ع كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٣

اسی طرح عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٣٤ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝٣٥

بے شک پرہیز گاروں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں والے باغات ہیں۔ تو کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟

مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٦ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝٣٧

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم (یہ) پڑھتے ہو؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝٣٨ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ

کہ اس میں تمہارے لئے وہ کچھ (لکھا) ہے جو تم پسند کرتے ہو۔ یا تمہارے لئے ہمارے ذمّہ کچھ قسمیں ہیں جو قیامت تک باقی رہنے والی ہیں

اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝٣٩ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝٤٠ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ۚ

کہ تمہارے لئے وہ کچھ ہو گا جس کا تم فیصلہ کرو گے۔ ان سے پوچھئے کہ ان میں سے کون اس کا ذمّہ دار ہے؟ یا ان کے اور (بھی) شریک ہیں؟

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝٤١ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدے کے لئے بلایا جائے گا

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝٤٢ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذِلّت چھا رہی ہو گی حالانکہ وہ (دنیا میں) سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝٤٣ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

جب کہ وہ صحیح سالم تھے۔ تو آپ مجھے اور اُسے چھوڑ دیں جو اس کلام کو جھٹلا رہا ہے ہم انہیں آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف) لے جائیں گے

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٤ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝٤٥

اس طرح کہ انہیں معلوم بھی نہیں ہو گا۔ اور میں انہیں مہلت دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝٤٦ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝٤٧

کیا آپ ان سے کوئی اَجر مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ (جسے) وہ لکھ رہے ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى

تو آپ اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کیجئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہوجایئے جب اُنہوں نے (اللہ کو) پکارا تھا

وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۟ؕ (۴۸) لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ

اس حال میں کہ وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔ اگر اُنہیں نہ سنبھالا ہوتا ان کے رب کے فضل نے تو وہ یقیناً چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے

وَهُوَ مَذْمُوْمٌ (۴۹) فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (۵۰)

اس حال میں کہ وہ الزام دیئے ہوئے ہوتے۔ پھر ان کے رب نے انہیں چُن لیا تو انہیں (قربِ خاص کے ساتھ) صالحین میں شامل فرما لیا۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (ایسا لگتا ہے) کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کو اپنی (تیز) نگاہوں سے پھسلا دیں جب وہ قرآن کو سنتے ہیں

ع ۲ ۱۹ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ (۵۱) وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (۵۲) ع

اور وہ کہتے ہیں کہ یقیناً یہ تو مجنون ہے۔ حالانکہ وہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- سیاہی، قلم اور کتاب آلاتِ علم ہیں۔ ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیے۔ (سورۃ القلم، آیت:۱)
۲- حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔ (سورۃ القلم، آیت:۴)
۳- رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شان میں بے ادبی اور گستاخی انسان میں بُرے اخلاق پیدا کر دیتی ہے اور خاتمہ بھی خراب کر دیتی ہے۔ (سورۃ القلم، آیات:۸ تا ۱۳)
۴- ہمیں کسی بھی کام کو کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے ان شاء اللہ ضرور کہنا چاہیے۔ (سورۃ القلم، آیات:۱۷، ۱۸)
۵- کنجوسی کی وجہ سے نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (سورۃ القلم، آیات:۱۷ تا ۲۰)
۶- بُرے کام کرنے پر دنیا میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب، نقصان، تباہی اور بربادی کی صورت میں آتا ہے لیکن آخرت کا عذاب کہیں بڑھ کر ہے۔ (سورۃ القلم، آیات:۱۹، ۲۰، ۳۳)
۷- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں میں مسکینوں اور محروموں کو بھی شریک کرنا چاہیے۔ (سورۃ القلم، آیات:۲۱ تا ۲۹)
۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں بردار اور نافرمان بندے برابر نہیں ہوسکتے۔ دونوں کا انجام اور مقام بھی الگ الگ ہو گا۔ (سورۃ القلم، آیت:۳۵)
۹- جو دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آگے نہیں جھکتے اُنھیں آخرت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو سجدہ کرنے سے روک دیا جائے گا۔ (سورۃ القلم، آیت:۴۲)
۱۰- اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجرموں کو ڈھیل دیتا ہے پھر مجرموں کی رسی کھینچ لیتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تدبیر بہت زبردست ہوتی ہے۔ (سورۃ القلم، آیت:۴۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) ”اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبے پر ہیں“ یہ کس کا فرمان ہے؟
(الف) اللہ سبحانہ وتعالیٰ (ب) تمام انبیاء کرام علیہم السلام (ج) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(۲) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جھٹلانے والے پر جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ کیا کہتا ہے؟
(الف) یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے (ب) یہ جھوٹ ہے (ج) یہ پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

(۳) باغ والے صبح سویرے باغ میں کیوں جانا چاہتے تھے؟
(الف) تاکہ آرام سے سارا دن لگا کر پھل توڑ سکیں (ب) تاکہ مسکینوں کے پہنچنے سے پہلے ہی پھل توڑ سکیں
(ج) تاکہ مسکینوں اور فقیروں میں پھل تقسیم کر سکیں

(۴) بعض لوگ قیامت کے دن چاہنے کے باوجود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو سجدہ کیوں نہیں کر سکیں گے؟
(الف) کیونکہ وہ دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے (ب) کیونکہ وہ دنیا میں شرک کیا کرتے تھے
(ج) کیونکہ وہ دنیا میں والدین کی نافرمانی کرتے تھے

(۵) سورت کے آخر میں کس نبی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے؟
(الف) حضرت یعقوب علیہ السلام (ب) حضرت یوسف علیہ السلام (ج) حضرت یونس علیہ السلام

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کیا شان بیان فرمائی ہے؟

۲- سورت کے آغاز میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو جھٹلانے والے شخص کی کیا علامات بیان کی گئی ہیں؟

۳- باغ والوں کے واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۴- دوسرے رکوع میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

۵- سورت کے اختتام پر قرآنِ حکیم کا کیا تعارف بیان کیا گیا ہے؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	جی ہاں	بہت حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱-	کیا میں اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں؟				
۲-	کیا میں دوسروں کی چُغلیاں کرنے سے بچتا ہوں؟				
۳-	کیا میں لوگوں کو بُرے کاموں سے روکتا ہوں؟				
۴-	کیا میں لوگوں کے ساتھ بُرا رویہ اختیار کرنے سے بچتا ہوں؟				
۵-	کیا میں صحیح طریقے سے نماز ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں؟				
۶-	کیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچتا ہوں؟				
۷-	کیا میں نیک لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتا ہوں؟				
۸-	کیا میں مصائب پر صبر کرتا ہوں؟				

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- استاد، علم اور آلاتِ علم (قلم، کاپی، کتاب وغیرہ) کی فضیلت اپنے بڑوں سے معلوم کریں کہ ان کا ادب کیسے کیا جائے۔
- سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ اور احادیث مبارکہ کی کتب سے مطالعہ کریں کہ بچوں کے ساتھ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔
- مندرجہ ذیل وضاحتی خاکے (Flow Chart) کی مدد سے اس سورت میں بیان کیا گیا باغ والوں کا قصہ بتائیے۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE PUNJAB CURRICULUM AND TEXTBOOK BOARD... SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION.

سبق:۱۶

سُوْرَةُ الْحَآقَّة

(سورت نمبر:۶۹، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۲)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی زندگی کے ابتدائی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب آپ ﷺ پر الزامات کی بوچھاڑ ہورہی تھی۔ ”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل پر سب سے پہلے سُوْرَةُ الْحَآقَّة کی آیات ہی نے اثر کیا تھا۔“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”اسلام لانے سے پہلے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا، آپ ﷺ مجھ سے پہلے مسجد کی طرف تشریف لے جاچکے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ نے سُوْرَةُ الْحَآقَّة کی تلاوت شروع فرما دی، مجھے قرآنِ حکیم کی عبارت سے بہت تعجب ہوا، میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ ضرور شاعر ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں، تب آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ۔ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ۔ (سُوْرَةُ الْحَآقَّة، آیات: ۴۰،۴۱) ”بے شک (قرآن) یقیناً ایک معزز رسول کا قول ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (مگر) تم بہت ہی کم ایمان لاتے ہو۔“

پھر مجھے خیال آیا کہ آپ ﷺ کاہن ہیں (معاذ اللہ)، تب آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (سورۃ الحاقہ، آیات: ۴۲،۴۳)

”اور نہ ہی (یہ) کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

آپ ﷺ نے آخر تک سُوْرَةُ الْحَآقَّة تلاوت فرمائی اور اس واقعہ سے اسلام کی صداقت میرے دل میں بیٹھ گئی۔“

”اَلْحَآقَّة“ کے معنی ہیں ”وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو“۔ یہ قیامت کا ایک اور نام ہے۔ آغاز میں آخرت کا انکار کرنے والی پچھلی قوموں کا عبرت ناک انجام بیان ہوا ہے۔ پھر قیامت برپا ہونے کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ صُور پھونکتے ہی زمین و آسمان پر عظیم تبدیلیاں واقع ہو جائیں گی۔ پھر ذکر کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے اور جن لوگوں کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔ دوسرے رکوع میں قرآنِ حکیم کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب آخری نبی و رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا کلام ہے جو آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل کیا گیا۔

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے					اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے		
اَلْحَآقَّةُ ۱	مَا	الْحَآقَّةُ ۲	وَمَآ	اَدْرٰىكَ	مَا	الْحَآقَّةُ ۳	
یقیناً واقع ہونے والی۔ یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟ اور آپ کو کیا معلوم یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟							
كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ	وَعَادٌۢ	بِالْقَارِعَةِ ۴	فَاَمَّا	ثَمُوْدُ	فَاُهْلِكُوْا	بِالطَّاغِيَةِ ۵
ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ تو بہر حال (قوم) ثمود تو خوف ناک آواز سے ہلاک کیئے گئے۔							

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

اور رہے (قومِ) عاد تو وہ ہلاک کیئے گئے (ایسی) تیز آندھی سے جو انتہائی سرد (اور) بے قابو تھی۔ (اللہ نے) اس (آندھی) کو ان پر مسلط رکھا

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ

سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار پس (اے مخاطب اگر) تُو (اس وقت موجود ہوتا تو) دیکھتا کہ وہ لوگ وہاں اس طرح گرے ہوئے پڑے تھے

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ

جیسے کہ وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں۔ تو کیا تُو ان میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ اور فرعون اور اس سے پہلے لوگوں نے

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اور (لوط علیہ السلام کی) اُلٹی ہوئی بستیوں (کے لوگوں) نے بھی بڑی خطائیں کی تھیں۔ پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ۙ﴿۱۱﴾

تو (اللہ نے) انہیں بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔ جب پانی طغیانی پر آیا (تو) ہم نے تمہیں سوار کر دیا کشتی میں۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾

تاکہ ہم اس (واقعہ) کو تمہارے لیے نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے (سن کر) یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿۱۴﴾

پھر جب صُور میں ایک بار پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیئے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۗ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آپ کے رب کے عرش کو اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے آٹھ (فرشتے)۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ

اس دن تم (حساب کے لئے) پیش کیئے جاؤ گے تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾

تو وہ (خوش ہو کر) کہے گا لو میرا اعمال نامہ پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ بے شک مجھے میرا حساب ملنا ہے۔

فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ﴿۲۱﴾ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۲۲﴾

تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ عالی شان جنت میں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ

جس کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ اور پیئو ان (اعمال) کے بدلہ جو تم آگے بھیج چکے ہو

فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ

گزشتہ (زندگی کے) ایام میں۔ اور رہا وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾

تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا گیا ہوتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! وہی (موت میرا) کام تمام کر چکی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾

(آج) میرے کچھ بھی کام نہ آیا میرا مال۔ میری سلطنت مجھ سے جاتی رہی۔ (حکم ہوگا کہ) اِسے پکڑو اور اِسے (گلے میں) طوق پہنا دو۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾

پھر اِسے جہنم میں ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستر گز ہے اسے جکڑ دو۔ بے شک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا تھا۔ تو آج یہاں اس کا کوئی گرم جوش دوست نہیں ہے۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ ع ١

اور نہ کوئی کھانا ہے سوائے پیپ کے۔ جسے گناہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ تو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

اور جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ بے شک یہ (قرآن) یقیناً ایک معزز رسول کا قول ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (مگر) تم بہت ہی کم ایمان لاتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾

اور نہ ہی (یہ) کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (یہ) تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾

اور اگر (بالفرض) وہ کوئی بات گھڑ کر ہم پر کہہ دیتے۔ تو یقیناً ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اِس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ (قرآن) تو پرہیز گاروں کے لئے ضرور نصیحت ہے۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾

اور بے شک ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور بے شک یہ (جھٹلانا) کافروں کے لئے ضرور حسرت (کا سبب) ہے۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾ ع ٢ ١٥

اور بے شک یہ (قرآن) یقینی حق ہے۔ تو آپ تسبیح کیجئے اپنے رب کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- نافرمان قومیں قیامت کا انکار کرتی ہیں لیکن قیامت کا واقع ہونا یقینی ہے۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۱تا۴)

۲- اپنے رسول علیہ السلام کو جھٹلانے اور قیامت کا انکار کرنے والی قومیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کر کے عذاب کی مستحق بن جاتی ہیں۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۴تا۱۰)

۳- قیامت کے دن زمین کی اونچائی نیچائی ختم کر کے اسے ایک ہموار میدان (حشر) بنا دیا جائے گا۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۱۳، ۱۴)

۴- قیامت کے دن ہمارے تمام راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔(سورۃ الحاقہ، آیت:۱۸)

۵- آخرت میں ہونے والے حساب کا خیال رکھ کر زندگی گزارنے والے قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔ (سورۃ الحاقہ، آیات:۱۹، ۲۰)

۶- قیامت کے دن کامیاب ہونے والوں کو دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا اور ناکام ہونے والوں کو بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۱۹تا۲۵)

۷- اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر فضل فرماتے ہوئے ان کے نیک اعمال کا بدلہ جنت کی اعلیٰ نعمتوں کی صورت میں عطا فرمائے گا۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۲۲تا۲۴)

۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نافرمانوں کو روزِ قیامت طوق اور زنجیروں سے جکڑ کر جہنم کے سخت ترین عذاب میں ڈالا جائے گا۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۳۰تا۳۲)

۹- اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر یقین نہ رکھنے والے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دلانے والے کا قیامت کے دن کوئی ساتھی نہ ہوگا۔
(سورۃ الحاقہ، آیات:۳۳تا۳۵)

۱۰- قرآنِ حکیم متقین کے لئے نصیحت اور جھٹلانے والوں کے لئے حسرت ہے۔(سورۃ الحاقہ، آیات:۴۸تا۵۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سات راتیں اور آٹھ دن آندھی کا عذاب کس قوم پر آیا؟
(الف) قومِ ثمود　(ب) قومِ عاد　(ج) اہلِ مدین

(۲) قیامت کے دن عرشِ الٰہی کو کتنے فرشتے اُٹھائے ہوں گے؟
(الف) چار　(ب) چھ　(ج) آٹھ

(۳) سورت میں جہنم میں لے جانے کی کیا وجوہات بیان ہوئی ہیں؟
(الف) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو نہ ماننا اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا　(ب) کفر کرنا اور شرک کرنا　(ج) شاعری کرنا اور جادو کرنا

(۴) قرآنِ حکیم کس کی زبان سے نکلا ہوا کلام ہے؟
(الف) شاعر　(ب) کاہن　(ج) رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۵) سورت کے آخر میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجّہ کس بات کی جانب مبذول کروائی گئی ہے؟
(الف) اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مغفرت مانگنے　(ب) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے　(ج) اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا مانگنے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اَلْحَاقَّه کے معنی کیا ہیں؟

۲- آغاز میں جن نافرمان قوموں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے نام تحریر کیجیے؟

۳- پہلے رکوع کے درمیان میں قیامت برپا ہونے کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

۴- جس شخص کو دائیں ہاتھ میں نامہ ٔاعمال دیا جائے گا وہ قیامت کے دن کیا کہے گا؟

۵- جس شخص کو بائیں ہاتھ میں نامہ ٔاعمال دیا جائے گا وہ قیامت کے دن کیا کہے گا؟

سوال ۳ الفاظ تلاش کریں:

ک	ش	ث	ھ	ز	ح	ی	ب	س	ت	ع
ھ	ہ	م	ا	ن	ل	ا	م	ع	ا	ب
و	ر	و	ص	ج	ک	ھ	و	ل	ذ	ز
ک	گ	د	س	ی	چ	ذ	ی	ک	ن	آ
ھ	ع	ڑ	ج	ر	ظ	ش	چ	و	ن	ط
ل	ٹ	غ	ک	د	ا	ع	ح	د	و	غ
ے	ض	ا	ی	ن	س	خ	ھ	ق	ل	ی
ت	ہ	ل	ج	خ	پ	ی	پ	ض	ق	ا
ن	س	ن	و	ع	ر	ف	ہ	ر	پ	ن
ے	ن	م	ح	د	ھ	ر	ء	ل	ا	ی
ت	س	و	د	ش	و	ج	م	ر	گ	د

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ھدایات: درج ذیل حروف کو مندرجہ بالا چارٹ میں دی گئی سمتوں کے مطابق ↓ ← ↙ تلاش کیجیے۔

ثمود	عاد	آندھی	کھوکھلے تنے
فرعون	طغیانی	صور	اعمال نامہ
عالی شان جنت	طوق	زنجیر	گرم جوش دوست
پیپ	کاہن	تسبیح	شہ رگ

گھریلو سرگرمی

- اپنا جائزہ لیجیے اور اپنے ایک دن کے تمام اچھے اعمال کی فہرست بنائیے۔
- اس سورت میں ذکر کی گئی قوموں کی تفصیلات اپنی مطالعۂ قرآن حکیم کی کتب میں دیکھیے اور مندرجہ ذیل چارٹ مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	قوم کا نام	سورت کا نام	آیات	مطالعۂ قرآنِ حکیم (جس میں تفصیلات ہیں)

- روزِ قیامت پھونکے جانے والے صُور سے متعلق کوئی دو آیاتِ قرآنی اور دو احادیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم تلاش کیجیے۔

آیاتِ قرآنی

____

____

____

____

____

____

____

____

____

احادیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم

____

____

____

____

____

____

____

____

____

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۷

سُوْرَۃُ الْمَعَارِج

(سورت نمبر:۷۰، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۴)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃ نازل ہوئی۔ اس سورت کے موضوعات اور مضامین سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃ سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ جس طرح سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃ میں قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال اور مومنوں اور کافروں کے اخروی انجام کا ذکر ہے اسی طرح اس سورت میں بھی یہی مضامین نہایت تاکید کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔
شانِ نزول کے حوالے سے بعض کتب تفاسیر میں یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر دورانِ خطبہ حضرت مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہٗ کے مقام قرب وولایت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ "جس کا میں مولیٰ ہوں تو علی اس کا مولیٰ ہے "تو جب یہ خبر حارث بن نعمان فہری یا بعض تفاسیر کے مطابق نضر بن حارث کو پہنچی تو وہ اپنی اونٹی پر سوار ہو کر آپ ﷺ کے پاس آیا اور رسول اکرم ﷺ سے اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اے محمد! آپ نے ہمیں کلمۂ شہادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کا حکم دیا تو ہم نے قبول کر لیا مگر آپ راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ نے اپنے چچازاد (علی) کو ہم پر فضیلت دے دی یہ آپ نے اپنی طرف سے کیا ہے یا پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہے"۔ تو وہ یہ کہتا ہوا مڑا کہ اے اللہ! اگر محمد کا کہنا حق ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسا دے یا بڑا عذاب نازل کر۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ اسی وقت آسمان سے ایک پتھر اس کے سر پر آ گرا اور اس کے جسم سے پار ہو گیا اور وہ بد بخت موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تو اس موقع پر اس سورت کی پہلی آیت نازل ہوئی۔

کچھ تفاسیر میں یہ بھی ہے کہ کفار میں سے ایک شخص نضر بن حارث نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب نازل ہونے کی دعا کی تھی جس پر اس سورت کی پہلی آیت نازل ہوئی تھی۔ ممکن ہے کہ اس موقع پر بھی یہ آیت نازل ہوئی ہو جیسا کہ بعض آیات و سورتیں حسب موقع دوبارہ بھی نازل ہوئیں اور اس لئے ان کے الگ الگ شان نزول بیان کیئے گئے۔

"اَلْمَعَارِج" "سیڑھیوں" کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں آسمان کو "فرشتوں کی سیڑھی" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آغاز میں قیامت کی ہولناکی کا بیان ہے۔ اہل جہنم کے بُرے جرائم کو بیان کیا گیا ہے اس کے بعد اہل جنت کی بنیادی صفات بیان ہوئی ہیں جو یہ ہیں: نماز پر ہمیشگی اختیار کرنا اور اس کی حفاظت کرنا، قیامت پر یقین رکھنا، ضرورت مند اور محروم لوگوں کے لئے اپنے مال سے حصہ رکھنا، رب کے عذاب سے ڈرنا، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنا، اپنی فطری خواہش کو اپنی بیوی اور باندیوں تک محدود رکھنا، امانتوں کی حفاظت کرنا اور اپنی گواہی پر قائم رہنا۔ قیامت کے دن مُجرموں کی بدحالی کے بیان کے ساتھ اس سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿٢﴾

ایک سوال کرنے والے نے سوال کیا اس عذاب کے بارے میں جو واقع ہونے والا ہے۔ (یعنی) کافروں پر اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ

اس اللہ کی طرف سے (واقع ہوگا) جو بلندیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السلام) اس کی طرف چڑھتے ہیں

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ﴿٦﴾

(اور وہ عذاب ایسے) دن میں (ہوگا) جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پس آپ صبر کریں، بہترین صبر۔ بے شک وہ لوگ اُس (قیامت) کو دور دیکھتے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ؕ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿٨﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿٩﴾

اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ (دُھنکی ہوئی) رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۚۖ﴿١٠﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ

اور کوئی پکا دوست کسی گہرے دوست کو نہیں پوچھے گا۔ (حالانکہ) وہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے (اُس دن) مجرم چاہے گا

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۙ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ﴿١٢﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿١٣﴾

کہ کاش وہ اس دن عذاب (سے رہائی) کے بدلہ میں اپنے بیٹے دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو۔ اور اپنے خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿١٤﴾ كَلَّا ؕ

اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب (فدیہ میں دے دے) پھر اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے۔ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا)

اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚۖ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿١٧﴾

یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ جو کھال تک اُتار دینے والی ہے۔ وہ پکارے گی اس شخص کو جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑ لیا

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿١٩﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ﴿٢٠﴾

اور (مال) جمع کیا پھر اسے سنبھال کر رکھا۔ بے شک انسان بہت کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿٢٢﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۪ۙ﴿٢٣﴾

اور جب خوش حالی ملتی ہے تو کنجوس بن جاتا ہے۔ سوائے (ان کے جو) نماز ادا کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۪ۙ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۪ۙ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۪ۙ﴿٢٦﴾

اور وہ لوگ جن کے مالوں میں ایک مقرر حصّہ ہے۔ مانگنے والے اور محروم کا۔ اور وہ لوگ جو تصدیق کرتے ہیں بدلہ کے دن کی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ ﴿٢٧﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے رب کا عذاب ایسا نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پھر جو ان کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع ١ ٥

اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزز ہوں گے۔ تو کافروں کو کیا ہوگیا ہے

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔ دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے گروہ کے گروہ۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے

اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾

کہ داخل کر دیا جائے گا نعمتوں والی جنت میں؟ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا!) بے شک ہم نے انہیں پیدا فرمایا اس چیز سے جسے وہ جانتے ہیں۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ

تو مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) یقیناً ہم ضرور قادر ہیں۔ اس (بات) پر کہ ہم بدل لائیں

خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

ان سے بہتر (مخلوق) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔ تو آپ انہیں چھوڑ دیجیے وہ بے کار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کودیں

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے

كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ

جیسا کہ وہ (مقرر کی گئی) نشانی کی طرف دوڑے جا رہے ہوں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہے

الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ ع ٢ ٦

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- جب اللہ ﷻ کا عذاب نازل ہوتا ہے تو کوئی اُسے ٹال نہیں سکتا۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۱، ۲)

۲- قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ایک بہت طویل دن ہو گا۔ (سورۃ المعارج، آیت: ۴)

۳- لوگ قیامت کو دور سمجھتے ہیں لیکن اللہ ﷻ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۶، ۷)

۴- قیامت کے منکروں کو اس دن کوئی دنیاوی دوستی اور رشتہ داری کام نہیں آئے گی۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۱۰ تا ۱۴)

۵- حقیقت کو نہ ماننا، مال جمع کرنا، بے صبری کرنا اور کنجوسی کرنا جہنم میں لے جانے والے اسباب ہیں۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۱۷ تا ۲۱)

۶- نماز قائم کرنا، مال ضرورت مندوں پر خرچ کرنا، آخرت پر یقین رکھنا، اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرنا، پاک دامنی اور شرم و حیا کو اختیار کرنا، امانتوں اور وعدوں کی نگہبانی کرنا اور گواہیوں پر قائم رہنا جنت میں جانے والوں کے اوصاف ہیں۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۲۲ تا ۳۴)

۷- حق کا انکار کرنے والے اور حق کا مذاق اڑانے والے ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۳۸، ۳۹)

۸- دین سے غفلت برتتے ہوئے بیہودہ باتوں اور کھیل کود میں مگن رہنے والے قیامت کے دن عذاب کا مزہ چکھ کر رہیں گے۔ (سورۃ المعارج، آیات: ۴۱، ۴۲)

۹- قیامت کے دن لوگ اپنی قبروں سے نکل کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔ (سورۃ المعارج، آیت: ۴۳)

۱۰- کفار اور گناہگاروں کے لئے قیامت کا دن سخت ترین دن ہو گا۔ (سورۃ المعارج، آیت: ۴۴)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) مَعَارِج کے کیا معنی ہیں؟

(الف) معراج کا واقعہ (ب) سیڑھیاں (ج) قیامت

(۲) کفر و شرک اور نافرمانی میں مبتلا پکے دوستوں کی قیامت کے دن کیا کیفیت ہو گی؟

(الف) ایک دوسرے کی مدد کریں گے (ب) ایک دوسرے کو بچائیں گے (ج) ایک دوسرے کو بالکل نہیں پوچھیں گے

(۳) جنت میں جانے والوں کی صفات میں اول و آخر کس صفت کا ذکر ہے؟

(الف) نماز ادا کرنے (ب) خیرات کرنے (ج) پرہیز گاری

(۴) اچھے لوگوں کے مالوں میں کن کا حصہ ہوتا ہے؟

(الف) مال داروں اور بادشاہوں (ب) مانگنے والوں اور محروموں (ج) زمینداروں اور تاجروں

(۵) قبر سے اُٹھ کر میدانِ حشر کی طرف دوڑنے والوں کی نگاہیں کیسی ہوں گی؟

(الف) اندھی ہوں گی (ب) بند ہوں گی (ج) جھکی ہوئی ہوں گی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن ایک مجرم کا اپنے رشتہ داروں سے برتاؤ کیسا ہوگا؟

____

____

۲- اہلِ جہنم کے کیا جرائم بیان کیئے گئے ہیں؟

____

____

۳- اہلِ جنت کے کیا اوصاف بیان کیئے گئے ہیں؟

____

____

۴- کیا ہر شخص کو قیامت کے دن نعمتوں بھری جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟

____

____

۵- آخر میں قیامت کا کیا منظر کھینچا گیا ہے؟

____

____

سوال ۳ ذیل میں دی گئی خالی جگہیں پُر کیجیے:

بے شک انسان بہت کم ______ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو ______ جاتا ہے۔ اور جب خوش حالی ملتی ہے تو ______ بن جاتا ہے۔ سوائے (ان کے جو) ______ ادا کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ ______ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کے ______ میں مقرر حصّہ ہے۔ مانگنے والے اور ______ کا۔ اور وہ لوگ جو تصدیق کرتے ہیں ______ کے دن کی۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ______ سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے رب کا عذاب ایسا نہیں جس سے ______ ہوا جائے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ سُوْرَۃُ الْقَلَم، سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ اور سُوْرَۃُ الْمَعَارِج میں قیامت کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ نکات کی صورت میں ایک چارٹ بنا کر واضح کریں۔

سُوْرَۃُ الْقَلَم	سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ	سُوْرَۃُ الْمَعَارِج

❁ تنہائی میں بیٹھ کر اپنا جائزہ لیں کہ کیا نیک لوگوں کی جو صفات اس سورت میں بیان کی گئی ہیں وہ آپ کے اندر موجود ہیں یا نہیں اور ان صفات کے حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کریں۔

مطلوبہ صفت	ہاں	نہیں	صفات کے حصول کے لئے منصوبہ بندی

❁ آپ کا دوست وعدہ پورا نہیں کرتا۔ اسے وعدہ پورا نہ کرنے کے نقصانات کے بارے میں خط لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۸

سُوْرَةُ نُوْح

(سورت نمبر:۷۱، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب مخالفت میں شدت آگئی تھی۔ سُوْرَةُ الْمَعَارِج کی آیت:۴۱ کے آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ مشرکین مکہ سے بہتر لوگ لے آئیں اور اس کے بعد سُوْرَةُ نُوْح میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر بہت بڑا طوفان بھیجا، جس سے ان کی قوم کے تمام کافر غرق ہو کر ہلاک ہو گئے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صرف اُن چند افراد کو بچالیا جو اُس کی توحید اور حضرت نوح علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لا چکے تھے۔ پھر ان ہی باقی رہنے والے لوگوں سے دنیا آباد ہوئی۔ اس طرح یہ بات واضح کر دی گئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب چاہے کسی قوم کو ہلاک کر کے اس کی جگہ دوسری قوم کو لے آئے۔ یہ پوری سورت حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت، اس کے جواب میں قوم کے طرزِ عمل اور ان کے انجام کی تفصیل پر مشتمل ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم عراق کے علاقہ میں آباد تھی۔ وہ قوم بت پرستی میں مبتلا تھی ان کے پانچ بڑے مشہور بت تھے وَدّ، سُوَاع، یَغُوْث، یَعُوْق اور نَسر۔ وہ بالآخر ان بتوں کو اپنا معبود بنا بیٹھے تھے اور بڑے ذوق و شوق سے ان کی عبادت کرنے لگے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ۹۵۰ سال اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ انہوں نے اپنی قوم کو استغفار کی برکات بھی بتائیں لیکن قوم اپنے شرک سے باز نہ آئی اور بالآخر عذابِ الٰہی سے دوچار ہوئی۔ سورت کے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعاؤں کا بیان ہے۔ سُوْرَةُ نُوْح کے ذریعے آپ ﷺ اور مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ پہلا واقعہ نہیں بلکہ حضرت نوح علیہ السلام بھی ان مراحل سے گزر چکے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے صبر و تحمل پر آپ علیہ السلام کو تائید و نصرت سے نوازا تھا۔ اہلِ ایمان کو بھی مشکلات پر صبر و تحمل کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تائید و نصرت کا انتظار کرنا چاہیے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ آپ اپنی قوم کو ڈرائیں اس سے پہلے کہ اُن پر دردناک عذاب آجائے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ② اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

(نوح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! بے شک میں تمہارے لئے واضح ڈرانے والا ہوں۔ یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو

وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں مقررہ وقت تک مہلت عطا فرمائے گا

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④

بے شک جب اللہ کا (مقرر) وقت آجائے تو تاخیر نہیں کی جاتی کاش کہ تم جانتے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝٥ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ

(نوح علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی قوم کو رات اور دن دعوت دی۔ لیکن میری دعوت نے ان کے لئے اضافہ نہ کیا

اِلَّا فِرَارًا ۝٦ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

سوائے بھاگنے کے۔ اور بے شک جب بھی میں نے انہیں دعوت دی تاکہ تو انہیں بخشے تو اُنہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨

اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لیئے اور وہ اڑے رہے اور بہت تکبر کیا۔ پھر بے شک میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔

ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝٩ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

پھر بے شک میں نے انہیں علانیہ (بھی) سمجھایا اور میں نے انہیں چپکے چپکے بھی سمجھایا تو میں نے کہا تم اپنے رب سے مغفرت مانگو

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝١١ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا۔ اور وہ مال اور اولاد کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝١٢ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝١٣

اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری فرمائے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝١٤ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝١٥

حالانکہ اس نے تمہیں مختلف حالتوں سے (گزار کر) پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اوپر نیچے پیدا فرمائے۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝١٦ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝١٧

اور اس (اللہ) نے ان میں چاند کو روشن فرمایا اور اس نے سورج کو چراغ بنایا۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے سبزے کی طرح (خاص اہتمام سے) پیدا فرمایا۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝١٨ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝١٩

پھر وہ تمہیں اسی (زمین) میں واپس لے جائے گا اور تمہیں (اسی زمین سے دوبارہ) باہر نکالے گا اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔

ع لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝٢٠ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ

تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو۔ نوح (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے رب! بے شک انہوں نے میری نافرمانی کی

وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝٢١ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝٢٢

اور ان (سرداروں) کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے خسارے ہی میں اضافہ کیا۔ اور انہوں نے بڑی بڑی چالیں چلیں۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝٢٣

اور وہ کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ وَد اور سُواع کو چھوڑنا اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا)۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾

اور یقیناً انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور (اے اللہ!) تُو بھی ان ظالموں کے لئے سوائے گمراہی کے (کسی اور چیز میں) اضافہ نہ کر۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾

وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر انہیں آگ میں داخل کیا گیا تو انہوں نے اپنے لئے اللہ کے سوا کسی کو مددگار نہ پایا۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ

اور نوح (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے رب! زمین پر باقی نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔ بے شک اگر تُو نے انہیں چھوڑ دیا

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور وہ بدکار سخت کافر کو ہی جنم دیں گے۔ اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ

اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور (سب) مومن مردوں اور (سب) مومن عورتوں کو بھی

ع ٢ / ٨

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

اور ظالموں کی ہلاکت ہی میں اضافہ کر۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور انہوں نے حتی المقدور لوگوں کو بُرائی سے روکا اور نیکی کا حکم دیا۔ ہمیں بھی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے لوگوں کو برائی سے روکنا اور نیکی کا حکم دینا چاہیئے۔ (سورۃ نوح، آیات: ۱ تا ۳)

۲- ہمیں دین کی دعوت کا کام دن، رات، علانیہ اور چپکے چپکے ہر طرح سے کرنا چاہیئے۔ (سورۃ نوح، آیات: ۵ تا ۹)

۳- ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ نوح، آیت: ۱۰)

۴- استغفار کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نہ صرف گناہوں کو معاف فرماتا ہے بلکہ دنیا میں بھی خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ نوح، آیات: ۱۰ تا ۱۲)

۵- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے اس کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ نوح، آیت: ۱۳)

۶- انسان کا وجود، ساتوں آسمان، چمکتا چاند، روشن سورج اور زمین کا فرش اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی علامات ہیں۔ (سورۃ نوح، آیات: ۱۴ تا ۲۰)

۷- رسولوں کی نافرمانی کرنے والے اور دنیادار مالداروں اور سرداروں کی پیروی کرنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ نوح، آیات: ۲۱ تا ۲۴)

۸- نیک لوگوں سے محبت اور ان کی پیروی کرنی چاہیئے لیکن اپنی گمراہی اور کج روی کو ان کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیئے۔ (سورۃ نوح، آیات: ۲۳، ۲۴)

۹- انبیاء کرام علیہم السلام کی بات نہ ماننے والے دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ (سورۃ نوح، آیت: ۲۵)

۱۰- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین کی اور ایمان لانے والے مَردوں اور عورتوں کی مغفرت کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ نوح، آیت: ۲۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کتنے عرصہ تک دعوت دی؟

(الف) ۱۰۰۰ سال (ب) ۹۰۰ سال (ج) ۹۵۰ سال

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سُن کر قوم نے کیا کیا؟

(الف) انگلیاں چبالیں (ب) انگلیاں کانوں میں ڈال لیں (ج) سر پیٹ لیا

(۳) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس کو چراغ بنایا؟

(الف) ستارے (ب) چاند (ج) سورج

(۴) حضرت نوح علیہ السلام نے نافرمانوں کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کیا دعائے ضرر مانگی؟

(الف) اے اللہ! ان کافروں میں سے کسی ایک کو بھی رزق نہ دے۔ (ب) اے اللہ! ان کافروں میں سے کسی ایک کو بھی اولاد نہ دے۔

(ج) اے اللہ! ان کافروں میں سے کوئی ایک بھی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ۔

(۵) حضرت نوح علیہ السلام نے کن کے لئے بخشش کی دعا مانگی؟

(الف) قوم کے سرداروں اور امیروں کے لئے (ب) والدین اور اہل ایمان کے لئے

(ج) قوم کے محتاجوں اور فقیروں کے لئے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے :

۱- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا دعوت دی؟

۲- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کرنے کے کیا فوائد بتائے؟

۳- حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی کیا مثالیں بیان فرمائیں؟

۴- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بتوں کے نام کیا تھے؟

۵- حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کے جھٹلانے اور کفر و شرک سے باز نہ آنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کیا دعاء ضرر مانگی؟

سوال ۳ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر قوم کے لوگوں کا ردِّ عمل کیا تھا؟ درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

- ◯ انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں۔
- ◯ بہت خوش ہوئے۔
- ◯ حضرت نوح علیہ السلام کی بہت خدمت کی۔
- ◯ اپنے اوپر کپڑے لپیٹ لیئے۔
- ◯ اپنی بات پر اڑے رہے اور بہت تکبر کیا۔
- ◯ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سے دور بھاگنے لگے۔
- ◯ حضرت نوح علیہ السلام پر فوراً ایمان لے آئے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ استغفار کی اہمیت اور فضیلت پر کوئی دو احادیثِ مبارکہ تلاش کر کے لکھیے۔

استغفار کی اہمیت و فضیلت

____

____

____

____

____

____

____

____

❁ اپنے گھر والوں سے معلوم کیجیے کہ دین کی دعوت کن کن طریقوں سے دی جاسکتی ہے۔

____

____

____

____

____

❁ سورت کی آخری آیت میں دی گئی حضرت نوح علیہ السلام کی دعا (رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ) ایک چارٹ پر ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۱۹

سُوْرَةُ الْجِنّ

(سورت نمبر:۷۲، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۸)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ سورت کی ابتدا میں جنّات کے قرآنِ حکیم سننے اور ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے، شرک سے منع کیا گیا ہے اور توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنّات کی ایک جماعت نے وادیٔ نخلہ میں نبی کریم ﷺ سے اس وقت غور سے قرآن حکیم کی تلاوت سُنی جب آپ ﷺ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے عُکَّاظ کے بازار کی طرف جاتے ہوئے فجر کی نماز ادا فرمار ہے تھے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا ہے جب جنّات نے محسوس کیا کہ ان کی بعض آزادیوں پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ اس کی وجہ جاننے کے لئے زمین کے مشرق و مغرب اور ہر طرف جنّات نے اپنے وفود بھیجے کہ وہ حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ اسی کوشش میں وہ مقامِ نخلہ پر بھی پہنچے۔ جنّات کے وفد نے جب قرآنِ حکیم سنا تو وہ بہت متأثر ہوئے اور قسمیں کھا کر کہنے لگے کہ واللہ یہی کلام ہے جو ہمیں آسمانی خبروں تک پہنچنے سے روکنے والا ہے۔ وہ لوگ ایمان لے آئے اور اپنے قبیلہ میں واپس جا کر دین کی تبلیغ کرنے لگے۔

جِنّات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک عقل و شعور رکھنے والی مخلوق ہیں۔ جِنّات کو انسانوں سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنّات کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا۔ جِنّات میں بھی ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جِنّات دنیا میں مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولنے والے ہوتے ہیں۔ جِنّات میں بھی مذکر اور مؤنث (مرد اور عورت) ہوتے ہیں اور اولاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ "جِنّات کی خوراک جانوروں کا گوبر اور ہڈیاں ہیں۔" شیطان بھی ایک جن ہے۔ جِنّات پر بھی نبی کریم ﷺ کی رسالت کو ماننا اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کرنا آخرت میں کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ عموماً جِنّات ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ جِنّات کی رسائی آسمانوں تک ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ستاروں کو فرشتوں کی چوکیاں بنایا جہاں سے فرشتے آسمانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سرکش جِنّات آسمانوں میں خبریں لینے آتے ہیں تو یہی فرشتے شِهَابِ ثَاقِب (روشن انگارے) برسا کر انہیں آسمانوں سے دور رکھتے ہیں۔ سورت کے آخر میں فریضۂ رسالت، قیامت اور وحی کی حفاظت کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا
آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ اس (قرآن) کو جنّات کی ایک جماعت نے غور سے سنا تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ۝۱ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ
کہ بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو بھلائی (کے راستہ) کی طرف ہدایت کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ۝۲ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ۝۳
اور ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ کوئی بیٹا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ(٤) وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ

اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف اللہ کے بارے میں خلافِ حق بات کہا کرتے تھے۔ اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے

اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ(٥) وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ(٦)

جنّات میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیتے تھے تو ان لوگوں نے ان (جنّات) کی سرکشی اور بڑھا دی۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ(٧)

اور یہ کہ وہ (انسان) بھی ایسا ہی گمان کرنے لگے جیسا گمان تم (جنّات) نے کیا کہ ہرگز اللہ کسی کو (دوبارہ زندہ کرکے) نہیں اُٹھائے گا۔

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ(٨)

اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے پایا کہ وہ بھرا ہوا ہے سخت پہرہ داروں اور انگاروں سے۔

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

اور یہ کہ ہم اس (آسمان) میں بعض مقامات پر (باتیں) سننے کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے پس اب کوئی سننا چاہے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ(٩) وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ

تو وہ اپنے لئے گھات میں لگے ہوئے شعلہ کو پائے گا۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اہلِ زمین کے بارے میں کسی بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے

اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ(١٠) وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ

یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ نیک ہیں اور کچھ ہم میں سے اس کے علاوہ (بُرے) ہیں

كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ(١١) وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

ہم مختلف طریقوں پر چل رہے تھے۔ اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا کہ ہم اللہ کو ہرگز نہ زمین میں (رہ کر) عاجز کر سکتے ہیں

وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ(١٢) وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ

اور نہ ہی (کہیں اور) بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی) ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے

فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ(١٣) وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

تو جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہے تو وہ نہ نقصان سے ڈرتا ہے اور نہ ظلم سے۔ اور یہ کہ بعض ہم میں سے مسلمان ہیں

وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (١٤) وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

اور بعض ظالم بھی ہیں تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا راستہ تلاش کر لیا۔ اور رہے وہ جو ظالم ہیں

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ(١٥) وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ(١٦)

تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور یہ (وحی بھی مجھے کی گئی ہے) کہ اگر وہ سیدھے راستہ پر قائم رہیں تو یقیناً ہم انہیں بہت سا پانی پلائیں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾

تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ (اللہ) اسے سخت (چڑھتے ہوئے) عذاب میں داخل کرے گا۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اور یہ کہ جب وہ اللہ کے (خاص) بندے (نبی اکرم ﷺ) کھڑے ہوئے

يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ ع ۱ ۱۹

کہ وہ اس (اللہ) کی عبادت کریں قریب تھا کہ وہ (کفار) آپ (ﷺ) پر ٹوٹ پڑتے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے کہ میں اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں

وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے بے شک میں (اذنِ الٰہی کے بغیر) تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾

آپ (ﷺ) فرمادیجئے بے شک مجھے اللہ سے ہرگز کوئی بھی نہیں بچا سکتا اور میں ہرگز اس (اللہ) کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پاؤں گا۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(میرا کام تو) صرف اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے احکامات اور اس کے پیغامات کو پہنچا دینا ہے اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا

تو بے شک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے

مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا

اس (عذاب) کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو عنقریب وہ جان لیں گے کہ کون ہے جس کا مددگار کمزور ہے

وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

اور تعداد میں کم ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس (روزِ قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے

اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ﴿۲۶﴾

یا اس کے لئے میرا رب کوئی لمبی مدت مقرر فرمائے گا۔ (اللہ کُل) غیب کا جاننے والا ہے تو وہ آگاہ نہیں فرماتا اپنے غیب پر کسی کو۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (جنہیں اللہ نے غیب کی بات بتانے کے لئے پسند فرمایا) تو وہ مقرر فرماتا ہے اس (رسول) کے آگے

وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

اور اس کے پیچھے محافظ (فرشتے)۔ تاکہ وہ (اللہ) ظاہر فرمادے کہ انہوں نے پہنچا دیئے اپنے رب کے پیغامات

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۹

اور اس (اللہ) نے اس کا احاطہ فرمارکھا ہے جو ان کے پاس ہے اور اس (اللہ) نے ہر چیز کو گِن کر شمار فرمارکھا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- انسانوں کی طرح جِنّات بھی احکامِ الٰہی کے پابند اور جواب دہ مخلوق ہیں ان پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری لازم ہے۔ (سورۃ الجن، آیات:۱، ۲)

۲- ان جِنّات کی طرح ہمیں بھی قرآنِ حکیم پر ایمان لا کر اسے دوسروں تک پہنچانا چاہیے۔ (سورۃ الجن، آیات:۱، ۲)

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ اکیلا ہے نہ اس کی کوئی بیوی ہے نہ کوئی بیٹا ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۳)

۴- جنّات میں سے بھی بعض نیک اور ایمان والے ہیں، بعض بُرے اور ظالم ہیں۔ (سورۃ الجن، آیات:۱۱ تا ۱۵)

۵- کوئی بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو عذاب دینے سے نہیں روک سکتا نہ کہیں چھپ سکتا ہے اور نہ ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ سے دور بھاگ کر جا سکتا ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۱۲)

۶- عبادت کا مستحق صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے اسی کی بندگی اختیار کرنی چاہیے۔ (سورۃ الجن، آیت:۱۸)

۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندگی میں پیش آنے والی بڑی سے بڑی مشکل کا مقابلہ کرنا چاہیے، پوری استقامت کے ساتھ اس کی بندگی پر قائم رہنا چاہیے اور کسی عملی بے راہ روی کا شکار نہیں ہونا چاہیے (سورۃ الجن، آیات:۱۹، ۲۰)

۸- ہمارے لیے حقیقتاً اور مستقلاً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی اور پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۲۲)

۹- انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا واضح پیغام پہنچنے کے باوجود حق سے منہ موڑنے والوں کے لیے ہمیشہ کی جہنم ہے۔ (سورۃ الجن، آیت:۲۳)

۱۰- غیب کا کل علم صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے وہ اپنے رسولوں میں سے جسے جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الجن، آیات:۲۶، ۲۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) مساجد میں عبادت کس کی کرنی چاہیے؟

(الف) فرشتوں (ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ (ج) جنّات

(۲) جِنّات نے قرآنِ حکیم سن کر کیا کہا؟

(الف) یہ قصّے کہانیاں ہیں (ب) یہ نیکی کی طرف ہدایت دیتا ہے (ج) یہ شاعری ہے

(۳) جِنّات نے آسمان کو کس سے بھرا ہوا پایا؟

(الف) شُعلوں (ب) ستاروں (ج) دھوئیں

(۴) کون ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟

(الف) قتل اور چوری کرنے والا (ب) جھوٹی قسمیں کھانے والا

(ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کرنے والا

(۵) "آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ میں اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔" آیت:۲۰ میں یہ کس کا قول ہے؟

(الف) جِنّات (ب) جبرائیل علیہ السلام (ج) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- جِنّات کی حقیقت کے بارے میں کوئی تین باتیں بیان کیجیے۔

۲- سُوْرَةُ الْجِنّ کس موقع پر نازل ہوئی؟

۳- جِنّات نے قرآنِ حکیم کی کیا صفات بیان کیں؟

۴- جِنّات کی بیان کی ہوئی کوئی سی تین باتیں تحریر کیجیے؟

۵- پہلے رکوع میں جِنّات کی سرکشی کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ نیچے دیے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلقہ آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	عنوان	آیت نمبر
۱-	سخت پہرہ دار	
۲-	ہدایت کا راستہ	
۳-	رب کے پیغامات	
۴-	مسجدیں	
۵-	گھات میں لگا ہوا شعلہ	

گھریلو سرگرمی

❁ دو اور سورتوں کے نام بتائیں جن میں جِنّات کا ذکر کیا گیا ہو۔

سورت کا نام: ________________ سورت کا نام: ________________

❁ گھر والوں سے معلوم کر کے مسجد کے آداب تحریر کیجیے؟

____

____

____

____

____

❁ انسانوں اور جنّات میں مشترک باتیں تحریر کیجیے۔

دستخط استاد مع تاریخ: ________________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲۰

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل

(سورت نمبر:۷۳، کل رکوع:۲، کل آیات:۲۰)

شانِ نزول اور تعارف: مفسرین کرام کے ایک قول کے مطابق سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کی ابتدائی آٹھ آیات ۱ تا ۸ سُوْرَۃُ الْعَلَق اور سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کی ابتدائی آیات کے بعد نازل ہوئیں۔ یہ حصّہ نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوا۔ اس دور میں دعوت علانیہ نہ تھی اور ابھی پنج وقتہ نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی اس لئے نصف رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ وقت کے لئے نمازِ تہجد میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ قرآن حکیم پڑھنے اور سننے کی تلقین فرمائی گئی۔

درمیانی گیارہ آیات ۹ تا ۱۹ نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئیں جب آپ ﷺ کو کفار کی بھرپور مخالفت، الزامات اور ایذا رسانی کے جواب میں صبر کی نصیحت فرمائی گئی۔ پھر آپ ﷺ کے جھٹلانے والوں کو جہنم کے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی اور قیامت کے دن کی سختی اور اس کے واقع ہونے کی منظر کشی کی گئی ہے۔ جبکہ معروف قول کے مطابق آخری آیت ۲۰ ابتدائی مدنی دور میں نازل ہوئی کیونکہ دوسرے رکوع میں جہاد فی سبیل اللہ اور زکوٰۃ کا ذکر ہے۔ یہ دونوں حکم مدینہ طیبہ میں نازل ہوئے۔

"مُزَّمِّل" حضور اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے ایک اسم مبارک ہے اور اس کے معنی "چادر میں لپٹنے والے" کے ہیں۔ وحی کے نزول کے ابتدائی دنوں میں نبی کریم ﷺ کو بہت گھبراہٹ ہوتی تھی اور گھر آ کر فرماتے "زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ" (مجھے چادر اُوڑھا دو) اس سورت میں "اے چادر میں لپٹنے والے (محبوب ﷺ)!" فرما کر آپ ﷺ سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ پہلے رکوع میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے تعلق اور دعوت دین کے حوالہ سے خصوصی احکامات عنایت کیئے گئے ہیں جن میں رات کو نمازِ تہجد میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنا بھی شامل ہے۔ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر تعداد بھی عمل کرتی رہی۔ دوسرے رکوع میں تہجد میں یہ رعایت کر دی گئی کہ جتنا قرآنِ حکیم پڑھنا ممکن ہو آسانی سے پڑھ لیا کیجیے۔ نماز، زکوٰۃ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے استغفار کرنے کی تلقین پر اس سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾

اے چادر میں لپٹنے والے (محبوب ﷺ)! آپ رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا۔ اس (رات) کا نصف یا اس سے کچھ کم کر لیجیے۔

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ

یا اس پر کچھ زیادہ کر لیجیے اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے۔ بے شک ہم آپ پر نازل فرمائیں گے ایک بھاری کلام۔ بے شک رات کا اُٹھنا

هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾

(نفس کو) خوب قابو میں رکھتا ہے اور بات بھی بہت ٹھیک نکلتی ہے۔ بے شک آپ (ﷺ) کے لئے دن میں طویل مصروفیات ہوتی ہیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیجیے اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جایئے۔ (وہ) رب ہے مشرق اور مغرب کا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝١٠

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو کارساز بنالیجیے۔ اور جو کچھ وہ (کافر) کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جایئے۔

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝١١

اور آپ جھٹلانے والے خوش حال لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیجیے۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝١٢ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣

بے شک ہمارے پاس (ان کے لئے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝١٤

جس دن زمین اور پہاڑ لرز اُٹھیں گے اور پہاڑ بکھری ہوئی ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝١٥

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (ﷺ) کو تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) فرعون کی طرف ایک رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝١٦ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝١٧

تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے بڑی سختی سے پکڑا۔ اگر تم نے کفر کیا تو تم اُس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝١٨ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ

جس (کی شدت) سے آسمان پھٹ جائے گا اس (اللہ) کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝١٩ ع ١ ١٩

تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرلے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ قیام کرتے ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) نصف رات اور (کبھی) ایک تہائی رات

وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ

اور ان لوگوں کی ایک جماعت بھی (قیام کرتی ہے) جو آپ کے ساتھ ہیں اور اللہ ہی رات اور دن کی مقدار مقرر فرماتا ہے

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

اس (اللہ) کے علم میں ہے کہ تم ہرگز اس (مقررہ مقدار) کو پورا نہیں کر سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ

تو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن میں سے پڑھ لیا کرو اسے معلوم ہے کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے

وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ

اور کچھ دوسرے (لوگ) زمین میں سفر کر رہے ہوں گے اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرتے ہوئے

وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اور کچھ اللہ کی راہ میں قتال کر رہے ہوں گے تو جتنا آسانی سے ہو سکے اس (قرآن) سے پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ

اور اللہ کو عمدہ قرض دو اور جو کچھ تم اپنے لئے بھلائی میں سے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے

هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۠ ﴿٢٠﴾ ع ۲/۱

وہی بہتر اور اجر میں بہت زیادہ ہے اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

COPYRIGHTS© RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- رات کو نیند سے اُٹھ کر نمازِ تہجد میں قرآنِ حکیم پڑھنا نفس کی اصلاح کا بہترین طریقہ ہے اور اس وقت کی بات بہت اثر رکھتی ہے۔ (سورۃ المزمل، آیت:۶)

۲- ہمیں مخلوق کی مرضی کے مقابلہ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کو ترجیح دینی چاہیئے۔ (سورۃ المزمل، آیت:۸)

۳- ہمیں حق کی راہ میں لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرنا چاہیئے اور اُن سے اچھے طریقہ سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ (سورۃ المزمل، آیت:۱۰)

۴- حق کو جھٹلانے والوں کے لئے بیڑیاں، بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنس جانے والے کھانے کا بھی عذاب ہو گا۔ (سورۃ المزمل، آیات:۱۱تا۱۳)

۵- رسول کی نافرمانی اور گستاخی پر فرعون جیسا ظالم اور جابر بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہوا۔ (سورۃ المزمل، آیت: ۱۶)

۶- قیامت کی ہولناکی اس قدر شدید ہو گی کہ بچوں کو بھی بوڑھا کر دے گی۔ (سورۃ المزمل، آیت:۱۷)

۷- قرآن حکیم ایک نصیحت ہے جو چاہے وہ قرآن حکیم سے نصیحت حاصل کر کے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا کو پا سکتا ہے۔ (سورۃ المزمل، آیت:۱۹)

۸- قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا، نماز اور زکوٰۃ ادا کرنا، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا اور استغفار کرنا کامیابی کے اصول ہیں۔ (سورۃ المزمل، آیت:۲۰)

۹- ہم اپنے لئے جو نیک اعمال آگے بھیجیں گے ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاں اس کا بہترین اَجر ملے گا۔ (سورۃ المزمل، آیت:۲۰)

۱۰- ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے مغفرت مانگنی چاہیئے وہ بہت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ المزمل، آیت:۲۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) مُزَّمِّلُ کے کیا معنی ہیں؟

(الف) چادر میں لپٹنے والا (ب) زم زم پینے والا (ج) کھانا کھانے والا

(۲) پہلے رکوع میں کس نافرمان کا ذکر ہے؟

(الف) نمرود (ب) قارون (ج) فرعون

(۳) قیامت کا دن کس کو بوڑھا کر دے گا؟

(الف) عورتوں کو (ب) بچوں کو (ج) فرشتوں کو

(۴) قرآنِ حکیم کی کس طرح تلاوت کرنے کی تلقین کی گئی ہے؟

(الف) روانی سے (ب) بلند آواز سے (ج) ٹھہر ٹھہر کر

(۵) نفس کو قابو کرنے کا کیا طریقہ بیان کیا گیا ہے؟

(الف) تہجد پڑھنا (ب) روزہ رکھنا (ج) خیرات کرنا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- پہلے رکوع میں نبی کریم ﷺ کو دیئے جانے والے احکامات میں سے کوئی سے تین تحریر کریں؟

۲- جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

۳- قرآنِ حکیم سے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

۴- دوسرے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ تہجد کے ابتدائی حکم میں کیوں کمی کی گئی ہے؟

۵- دوسرے رکوع کی روشنی میں بیان کریں کہ نیکی کرنے کے کیا فوائد ہوتے ہیں؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے آیت نمبر کو متعلقہ الفاظ سے لکیر کھینچ کر ملائیں:

نمبر شمار	الف		ب
۱-	بھاری بیڑیاں		آیت:۱۴
۲-	عمدہ قرض		آیت:۱۲
۳-	فرعون		آیت:۷
۴-	طویل مصروفیات		آیت:۱۵
۵-	بکھری ہوئی ریت کے ٹیلے		آیت:۲۰

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- اس ہفتہ کسی ایک رات کو فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے کا الارم (Alarm) لگائیں اور بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا کریں۔
- گھر والوں سے معلوم کریں کہ قرآنِ حکیم کی درست انداز میں تلاوت کرنے کے لئے کن ذرائع کو اختیار کریں۔

قرآنِ حکیم کی درست انداز میں تلاوت کے ذرائع

____
____
____
____
____
____
____
____
____

- رزق حلال کمانے کی کیا اہمیت ہے؟ کوئی دو احادیث لکھیں۔

____
____
____
____
____
____

دستخط استاد مع تاریخ: ______________________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲۱

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر

(سورت نمبر:۷۴، کل رکوع:۲، کل آیات:۵۶)

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کی ابتدائی سات آیات سُوْرَةُ الْعَلَق کی ابتدائی ۵ آیات کے بعد دوسری وحی میں نازل ہوئیں۔ پہلی وحی کے نزول کے بعد وحی کا سلسلہ کچھ عرصہ کے لئے رک گیا تو نبی کریم ﷺ کی طبیعت ہر وقت بے چین رہنے لگی۔ ایک روز آپ ﷺ غارِ حرا میں حسبِ معمول عبادت سے فارغ ہو کر گھر واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ اچانک آسمان پر آپ ﷺ کو وہی فرشتہ کرسی پر بیٹھا نظر آیا جو پہلی وحی لے کر آیا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر طبیعت میں کچھ خوف سا پیدا ہوا۔ گھر پہنچے تو فرمایا "مجھے لحاف اوڑھاؤ، مجھے لحاف اوڑھاؤ" آپ ﷺ لحاف اوڑھ کر لیٹ گئے۔ اسی حالت میں یہ آیات نازل ہوئیں پھر لگا تار وحی کا نزول شروع ہو گیا۔

پہلی وحی سے صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے اعلان و اظہار کا وقت آ گیا ہے اور سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر کی ان ابتدائی آیات میں حضور نبی اکرم ﷺ کو فرائضِ نبوت سے آگاہ فرمایا گیا اور ان کی ادائیگی کے لئے کمربستہ ہونے کی تلقین فرمائی گئی۔ آیات ۸ تا ۵۶ آپ ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئیں۔

"مُدَّثِّر" کے معنی "چادر یا لحاف اوڑھنے والے" کے ہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک مبارک نام ہے۔ وحی کے آغاز کے ساتھ ہی آپ ﷺ کو فریضۂ رسالت سے متعلق اہم احکامات دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ آخرت کا انکار کرنے والوں (مثلاً ولید بن مغیرہ) کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ جہنم کی ہولناکی کا بیان اور اہلِ جہنم کے اہم جرائم مثلاً نماز نہ پڑھنے، فقراء و مساکین کی مدد سے کنارہ کشی کرنے، دین کا مذاق اڑانے اور آخرت کو جھٹلانے کا ذکر ہے۔ اختتام پر قرآنِ حکیم کو نظر انداز کرنے پر سزا کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ﴿۳﴾
اے چادر اوڑھنے والے (محبوب ﷺ)! اُٹھیں پھر (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈر سنائیں۔ اور اپنے رب کی بڑائی (بیان) کریں۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾
اور اپنے کپڑوں کو (حسب سابق) پاک رکھیں۔ اور بتوں سے الگ رہیں (جس طرح کہ اب تک الگ رہے ہیں) اور زیادہ (بدلہ) لینے کے لئے احسان نہ کریں۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾
اور آپ اپنے رب کے لئے صبر کریں۔ پھر جب صُور میں پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن بہت دشوار دن ہو گا۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾
کافروں کے لئے آسان نہیں ہو گا۔ اس شخص کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں جسے میں نے اکیلا پیدا فرمایا۔ اور میں نے اسے بہت زیادہ مال دیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَّ بَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝١٣ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥

اور حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ اور میں نے اُسے (ہر شے میں) خوب وسعت دی۔ پھر بھی وہ لالچ کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔

كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝١٧ اِنَّهٗ فَكَّرَ

(ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بے شک وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے۔ عنقریب میں اسے (جہنم کی) مشکل گھاٹی پر چڑھاؤں گا۔ بے شک اس نے سوچا

وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠ ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١

اور بات بنائی۔ تو وہ ہلاک کیا جائے اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر وہ ہلاک کیا جائے اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر اس نے دیکھا۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝٢٤

پھر ماتھے پر بل لایا اور منہ بگاڑا۔ پھر اس نے پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر کہنے لگا یہ (قرآن) صرف ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝٢٥ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝٢٦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧

(پھر بولا) یہ (قرآن) تو صرف انسان کا کلام ہے۔ عنقریب میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ اور آپ کو کیا معلوم جہنم کیا ہے؟

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠

وہ (ایسی آگ ہے جو) نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔ وہ کھالوں کو جھلسا دینے والی ہے۔ اس پر انیس (فرشتے مقرر) ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ

اور ہم نے فرشتوں کو ہی جہنم کا داروغہ بنایا اور ہم نے ان کی یہ تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ

تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو جائے اور اہل کتاب اور مومن شک میں نہ پڑیں

وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ

اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور کفار یہ کہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا ارادہ فرمایا ہے؟

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ

اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس (اللہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝٣١ ع ۱ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝٣٢ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝٣٣

اور یہ (جہنم کا بیان) انسان کی نصیحت کے لئے ہی ہے۔ ہرگز (جہنم کا انکار ممکن) نہیں! قسم ہے چاند کی۔ اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے۔

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝٣٤ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝٣٥ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝٣٦

اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔ بے شک وہ (جہنم) بہت بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔ انسانوں کو ڈرانے والی ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّتَقَدَّمَ اَوۡ يَتَاَخَّرَ ؕ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ۙ﴿۳۸﴾

اس شخص کے لئے جو تم میں سے (نیکیوں میں) آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص ان (اعمال) کے بدلہ گروی ہے جو اس نے کما رکھے ہیں۔

اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ؕۛ﴿۳۹﴾ فِىۡ جَنّٰتٍ ؕۛ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۙ﴿۴۰﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۙ﴿۴۱﴾

سوائے دائیں (ہاتھ) والوں کے۔ (وہ) جنتوں میں (ہوں گے اور) سوال کرتے ہوں گے۔ مجرموں سے۔

مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ۙ﴿۴۳﴾ وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ۙ﴿۴۴﴾

تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ۙ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۙ﴿۴۶﴾

اور ہم (بھی) فضول بحث کرنے والوں کے ساتھ مشغول رہتے تھے۔ اور ہم بدلہ کے دن کو جھٹلاتے تھے۔

حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ؕ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ؕ﴿۴۸﴾

یہاں تک کہ ہم پر یقینی بات (موت) آگئی۔ تو انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

فَمَا لَهُمۡ عَنِ التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَ ۙ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ۙ﴿۵۰﴾ فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ؕ﴿۵۱﴾

تو انہیں کیا ہوا ہے کہ یہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ گویا وہ بِدکے ہوئے (وحشی) گدھے ہیں۔ جو کسی شیر سے (ڈر کر) بھاگے ہوں۔

بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِئٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ﴿۵۲﴾

بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دیئے جائیں۔

كَلَّا ؕ بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ؕ﴿۵۳﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ۚ﴿۵۴﴾

(ایسا) ہرگز نہیں (ہو گا) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہرگز نہیں! بے شک یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

ع ۲ ۴۵ هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰى وَاَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ ࣖ﴿۵۶﴾

وہ (اللہ) ہی حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اسی کی شان ہے کہ مغفرت فرمائے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں اللہ ﷻ کی کبریائی اور بڑائی کو تسلیم کرتے ہوئے اسے بیان کرنا چاہیئے اور اس کے ہر حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ (سورۃ المدثر، آیت:۳)
۲- ہمیں اپنے لباس اور کردار دونوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیئے۔ (سورۃ المدثر، آیات:۴تا۶)
۳- ہمیں کسی غرض کے بغیر دوسروں سے حسن سلوک کرنا چاہیئے اور صرف اللہ ﷻ ہی سے اجر کی امید رکھنی چاہیئے۔ (سورۃ المدثر، آیت:۶)
۴- قیامت کا دن اپنی ہولناکی کی وجہ سے کافروں کے لئے انتہائی سخت ہوگا۔ ان کے لئے کوئی آسانی نہ ہوگی۔ (سورۃ المدثر، آیات:۸تا۱۰)
۵- ہر انسان خالی ہاتھ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ ﷻ ہی اسے مال، اولاد اور دنیا کا سازوسامان عطا فرماتا ہے چنانچہ انسان کو اللہ ﷻ کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے۔ (سورۃ المدثر، آیات:۱۱تا۱۵)
۶- قرآنِ حکیم کا انکار کرنے والا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (سورۃ المدثر، آیات:۱۶تا۲۶)
۷- جہنم کی آگ نافرمانوں کے لئے انتہائی بے رحم ہوگی۔ نہ وہ ان پر ترس کھا کر نظر انداز کرے گی اور نہ انہیں عذاب دیئے بغیر چھوڑے گی۔ (سورۃ المدثر، آیت:۲۸)
۸- آخرت میں اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ کے سوا ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہوگا۔ جیسے اعمال اس نے دنیا میں کیئے ہوں گے ویسا ہی انجام اس کا آخرت میں ہوگا البتہ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ جنت میں ہوں گے۔ (سورۃ المدثر، آیات:۳۸تا۴۰)
۹- نماز ادا نہ کرنا، مسکینوں کو کھانا نہ کھلانا، بے کار باتوں میں مشغول رہنا اور آخرت کا انکار کرنا جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ (سورۃ المدثر، آیات:۴۳تا۴۶)
۱۰- ہمیں اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے اور اسی سے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔ (سورۃ المدثر آیت:۵۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو لباس کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟
(الف) سفید لباس پہنیں (ب) نیا لباس پہنیں (ج) حسبِ سابق پاک لباس پہنیں

(۲) سَقَرَ سے کیا مراد ہے؟
(الف) پہاڑ کا ایک نام (ب) جہنم کا ایک نام (ج) چشمہ کا ایک نام

(۳) جہنم پر کتنے فرشتے مقرر ہیں؟
(الف) ۱۹۰۰ (ب) ۱۹۰۰۰ (ج) ۱۹

(۴) قَسْوَرَۃ سے کیا مراد ہے؟
(الف) گدھا (ب) گھوڑا (ج) شیر

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۵) جہنم کی آگ مجرموں کے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟

(الف) جھلسا دے گی (ب) بے چین کر دے گی (ج) معذور کر دے گی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کے ابتدا میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کو کیا خصوصی احکام دیئے گئے ہیں؟

۲- قرآنِ حکیم کے بارے میں ولید بن مغیرہ کی رائے بیان کریں۔

۳- مجرموں کے جہنم میں جانے کی وجوہات بیان کیجیے۔

۴- دوسرے رکوع کے آغاز میں اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى نے قسمیں بیان فرما کر کیا حقیقت واضح فرمائی ہے؟

۵- قرآنِ حکیم سے منہ پھیرنے والوں کے لئے کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

سوال ۳ وضو اور غسل کے فرائض تحریر کریں:

وضو کے فرائض

- ______________
- ______________
- ______________
- ______________

غسل کے فرائض

- ______________
- ______________
- ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- نماز کی پابندی کرنے کے لئے کوئی پانچ عملی اقدامات تحریر کریں۔

- نبی کریم ﷺ کے کوئی ۲۰ مبارک نام تلاش کر کے معنٰی کے ساتھ مندرجہ ذیل چارٹ پر لکھیں۔

- ولید بن مغیرہ کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام لا کر اسلام کی بیش بہا خدمات سرانجام دی تھیں۔ ان کی خدمات پر ایک مضمون تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲۲ | # سُوْرَةُ الْقِيَامَة | (سورت نمبر:۷۵، کل رکوع:۲، کل آیات:۴۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ آیات ۳۱ تا ۳۵ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئیں جس نے آپ ﷺ کی نبوت کو جھٹلایا۔

ابتدا میں قیامت کے واقع ہونے کے دلائل بیان کیئے گئے ہیں۔ پھر قیامت کے برپا ہونے کی کیفیات اور نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم کی حفاظت کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ یہ فکر نہ کریں کہ کلام کا کوئی حصّہ بھول جائے گا یا کوئی حکم پوری طرح سمجھانہ جائے گا، آپ ﷺ صرف غور سے سنتے جائیں، اس سارے کلام کو آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں جمع کرنا اور پھر ہر آیت اور آیت کے ہر ہر کلمہ کا مقصد و مفہوم آپ ﷺ کو سمجھانا ہمارا کام ہے۔ اس سے سنتِ رسول ﷺ کی اہمیت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ پھر موت کی سختی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آخرت کے انکار کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ فرمانے پر قادر ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝۱ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۲
مجھے قیامت کے دن کی قسم۔ اور مجھے (برائیوں پر) ملامت کرنے والے نفس کی قسم (کہ قیامت ضرور آئے گی)۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝۳ بَلٰى
کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں! (ضرور جمع کریں گے اور)

قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝۴ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝۵
ہم اس پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پور پور کو درست کر دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آئندہ بھی گناہ کرتا رہے۔

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝۶ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝۷ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝۸
وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ تو جب آنکھیں چُندھیا جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝۹ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝۱۰ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝۱۱
اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔ اس دن انسان کہے گا کہاں ہے بھاگنے کی جگہ؟ ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں! (کیونکہ) پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ۝۱۲ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝۱۳
اس دن آپ کے رب کے پاس ہی ٹھکانا ہو گا۔ اس دن انسان کو بتا دیا جائے گا جو (عمل) اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ؕ﴿۱۵﴾

بلکہ انسان اپنے حال سے خوب واقف ہے۔ اگرچہ وہ اپنے (کتنے ہی) بہانے پیش کرے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ﴿۱۶﴾

(اے نبی ﷺ!) آپ اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو (اس لئے) حرکت نہ دیں تاکہ اسے جلد یاد کر لیں۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۸﴾

بے شک (آپ کے سینہ میں) اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے (ذمہ کرم) پر ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾

پھر اس (کے معانی) کا بیان کرنا بھی ہمارے (ذمہ کرم) پر ہے۔ (اے کافرو!) ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم جلد ملنے والی (دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ﴿۲۴﴾

اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اور کئی چہرے اس دن اُداس ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ

وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔ (دنیا محبوب بنانے اور آخرت بھلا دینے کے قابل) ہرگز نہیں!

اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ﴿۲۸﴾

جب جان حلق تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ کوئی ہے جھاڑ پھونک کرنے والا۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ بے شک یہ جدائی (کا وقت) ہے۔

ع ۱ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ؕ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ﴿۳۱﴾

اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ اس دن آپ کے رب ہی کی طرف جانا ہوگا۔ تو نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ؕ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ﴿۳۴﴾

بلکہ اس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ پھر وہ چل دیا اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا۔ بربادی ہے تیرے لئے تو بربادی ہے۔

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؕ﴿۳۶﴾

پھر (سُن لے کہ) بربادی ہے تیرے لئے تو بربادی ہے۔ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اُسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۙ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۳۸﴾

کیا وہ ایک قطرہ نہ تھا (اس) مَنی کا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔ پھر وہ جما ہوا خون ہو گیا تو (اللہ نے) پیدا فرمایا پھر (ہر لحاظ سے) درست فرمایا۔

ع ۲ ۱۰ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ؕ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۧ﴿۴۰﴾

پھر اس سے دو قسمیں بنائیں مرد اور عورت۔ تو کیا وہ اس (بات) پر قادر نہیں کہ مُردوں کو (پھر سے) زندہ فرما دے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- آخرت کی ایک بڑی دلیل نفس لوّامہ (ضمیر) ہے جو نیکی پر اُبھارتا اور شاباش دیتا ہے اور بُرائی کرنے پر جھنجوڑتا ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیت:۲)

۲- اللہ ﷻ قیامت کے دن نہ صرف انسان کو دوبارہ زندہ فرمائے گا بلکہ اس کی انگلیوں کے پور پور تک درست فرمادے گا۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۳،۴)

۳- آخرت کے انکار کی وجہ گناہ جاری رکھنا، دنیا سے محبت کرنا اور آخرت کو بھلا دینا ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۵،۲۰ تا ۲۱)

۴- قیامت کے دن انسان کو بتادیا جائے گا کہ اس نے دنیا کو ترجیح دی یا آخرت کو۔ (سورۃ القیامہ، آیت:۱۳)

۵- قرآنِ حکیم کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمّہ کرم پر ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۱۶ تا ۱۸)

۶- انسان جلد حاصل ہونے والی دنیا سے محبت کرتا ہے اور آخرت کو ادھار اور دیر سے ملنے والی چیز جان کر اس سے غفلت برتتا ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۲۰،۲۱)

۷- قیامت کے دن متقین کے چہرے تروتازہ ہوں گے اور اللہ ﷻ کا دیدار کر رہے ہوں گے جب کہ گناہگاروں کے چہرے اُداس ہوں گے اور وہ سخت کمر توڑ دینے والے عذاب سے ڈر رہے ہوں گے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۲۲ تا ۲۵)

۸- موت دنیا سے جدائی اور اللہ ﷻ سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۲۶ تا ۳۰)

۹- حق کی تصدیق نہ کرنا، نماز نہ پڑھنا، حق کو جھٹلانا اور اس سے منہ پھیرنا بربادی کا باعث ہے۔ (سورۃ القیامہ، آیات:۳۱ تا ۳۳)

۱۰- اللہ ﷻ قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ (سورۃ القیامہ، آیت:۴۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قیامت کے لئے اللہ ﷻ نے کس نفس کی قسم فرمائی؟
(الف) نَفۡسِ اَمارَۃ (ب) نَفۡسِ لوَّامَۃ (ج) نَفۡسِ مُطۡمَئِنَّۃ

(۲) قیامت کے دن سورج اور چاند کی کیا کیفیت ہوگی؟
(الف) بڑے ہو جائیں گے (ب) چھوٹے ہو جائیں گے (ج) جمع ہو جائیں گے

(۳) آخر میں اللہ ﷻ کی کیا قدرت بیان کی گئی ہے؟
(الف) اللہ ﷻ رزق دینے والا ہے (ب) اللہ ﷻ گناہ معاف فرمانے والا ہے (ج) اللہ ﷻ مُردوں کو زندہ فرمانے والا ہے

(۴) عاجِلَۃ سے کیا مراد ہے؟
(الف) جنت (ب) جہنم (ج) دنیا

(۵) موت کے وقت انسان کی کیا کیفیت ہوگی؟
(الف) ہاتھ ملے گا (ب) پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جائے گی (ج) روح جسم سے لپٹ جائے گی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- انسان قیامت کا انکار کیوں کرتا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

۳- قرآنِ حکیم کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کو کیا احکامات دیئے گئے ہیں؟

۴- اہل جہنم کے کیا جرائم بیان کیئے گئے ہیں؟

۵- قیامت کے دن کامیاب اور ناکام انسانوں کے چہرے کیسے ہوں گے؟

سوال۳ پہلے رکوع میں موت کی سختی کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے:

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے دیدار کے بارے میں کوئی دو احادیث گھر والوں سے معلوم کر کے لکھیں۔

❁ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے کون سے ذرائع اور طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔

❁ نماز ادا نہ کرنے کے کوئی پانچ نقصانات تحریر کریں۔

نماز ادا نہ کرنے کے نقصانات

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق:۲۳

سُوْرَۃُ الدَّھْر

(سورت نمبر:۷۶، کل رکوع:۲، کل آیات:۳۱)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ "دَھْر" "زمانے" کو کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام "سُوْرَۃُ الْاِنْسَان" بھی ہے۔ ابتدا میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی ایک امتحان ہے۔ اخلاص سے نیکی کرنے والوں کی صفات کا بیان ہے۔ مثلاً نیک لوگوں کے لئے اعلیٰ خوشبو والے مشروب ہوں گے ان مشروبات کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نیک بندے خود پیئیں گے اور دوسروں کو بھی پلائیں گے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نیک بندے اپنی مانی ہوئی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ پھر تفصیل سے جنت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو صبر اور ذکر فرمانے کی تلقین کی گئی ہے۔ آخر میں قرآنِ حکیم اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝۱ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا فرمایا

نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝۲ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝۳

تاکہ ہم اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ بے شک ہم نے اسے راستہ دکھایا اب چاہے شکر گزار بنے اور چاہے ناشکرا بنے۔

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ۝۴ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ

بے شک ہم نے کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ۔ بے شک نیک لوگ ایسے جام سے پئیں گے

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ۝۶

جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (یہ) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے (خاص) بندے پیئیں گے اور وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے۔

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ۝۷ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ

یہ لوگ (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور وہ اس کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں

مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً

مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) بے شک ہم تمہیں اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں

وَّ لَا شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰

اور نہ کوئی شکریہ۔ بے شک ہم اپنے رب سے خوف رکھتے ہیں اس دن کا جو چہروں کو بگاڑ دینے والا بہت سخت ہوگا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

تو اللہ انہیں اس دن کی سختی سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی اور خوشی سے نوازے گا۔ اور جو انہوں نے صبر کیا اس کے بدلے انہیں عطا فرمائے گا

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾

جنت اور ریشمی لباس۔ وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جہاں نہ وہ دھوپ (کی تپش) دیکھیں گے اور نہ سردی (کی شدت)۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

اور اس (جنت کے درختوں) کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور ان (درختوں) کے پھل بہت قریب کر دیئے جائیں گے۔ اور اُن پر پھرائے جائیں گے

بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾

چاندی کے برتن اور شیشے کے گلاس۔ (یہ) شیشے (جیسے برتن) چاندی کے ہوں گے جنہیں (پلانے والوں نے) ٹھیک اندازے سے بھرا ہو گا۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾

اور انہیں وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ (یہ) اس (جنت) میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾

اور اُن کے پاس (خدمت کے لئے) گھومتے ہوں گے ایسے لڑکے جو ہمیشہ (جنّت میں ہی) رہیں گے جب تم انہیں دیکھو گے تو بکھرے ہوئے موتی خیال کرو گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ

اور جب تم دیکھو گے تو وہاں دیکھو گے (بے شمار) نعمتیں اور بڑی سلطنت۔ ان کے اوپر کپڑے ہوں گے

سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾

باریک سبز ریشم کے اور موٹے ریشم کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔

ع ١ ٢٢ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾

بے شک یہ تمہارے لئے بدلہ ہے اور تمہاری کوشش قبول ہوئی۔ بے شک ہم نے آپ (ﷺ) پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾

تو آپ اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کیجئے اور اُن میں سے کسی نافرمان اور ناشکرے کی بات نہ مانیئے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾

اور صبح وشام اپنے رب کے نام کا ذکر کیجیے۔ اور کچھ حصّہ رات میں بھی اس کے لئے سجدہ کیجیے اور رات کے طویل وقت میں اس کی تسبیح کیجیے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾

بے شک یہ لوگ جلد ملنے والی (دنیا) سے محبت کرتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾

ہم ہی نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور ہم ہی نے ان کے جوڑ مضبوط کیئے ہیں اور جب ہم چاہیں (ان کی جگہ) ان جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ۝٢٩ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے تو جو چاہے اختیار کر لے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ۔ اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝٣٠ ۖ يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ

بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے

وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝٣١ ع ٢ ٩

اور اس نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں امتحان کے لئے بھیجا ہے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۲)

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کامیاب اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناشکری کرنے والے ناکام ہیں۔ (سورۃ الدھر، آیات:۳تا۵)

۳- کفار زنجیروں، طوق اور دہکتی آگ میں ہوں گے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۴)

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں مانی ہوئی نذر پوری کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی سے ڈرتے رہنا نیک لوگوں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الدھر، آیت:۷)

۵- نیک بندے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو بھی کھانا کھلاتے ہیں۔ (سورۃ الدھر، آیت:۸)

۶- حقیقی نیکی وہ ہے جو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لئے کی جائے جس میں آدمی نہ کسی سے کوئی بدلہ چاہے اور نہ ہی شکریہ طلب کرے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۹)

۷- قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اہلِ ایمان کو اعزاز کے ساتھ جنت کی بے شمار نعمتیں اور بہت بڑی بادشاہت عطا فرمائے گا۔ (سورۃ الدھر، آیات:۲۰تا۲۲)

۸- ہمیں صبح و شام اور رات میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر اور اس کی تسبیح کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الدھر، آیات:۲۵،۲۶)

۹- دنیا کی محبت انسان کو آخرت کے بھاری دن کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے۔ (سورۃ الدھر، آیت:۲۷)

۱۰- نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کا ارادہ کرنا بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔ (سورۃ الدھر، آیات:۳۰،۳۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو کیوں پیدا فرمایا؟

(الف) سیر و تفریح کے لئے (ب) امتحان کے لئے (ج) کائنات کو قابو کرنے کے لئے

(۲) اس سورت کا دوسرا نام کیا ہے؟

(الف) فُصِّلَتْ (ب) اَلْاِسْرَاء (ج) اَلْاِنْسَان

(۳) نیک لوگ ضرورت مندوں کو کیوں کھلاتے ہیں؟

(الف) لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کے لئے (ب) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے (ج) لوگوں کو دوست بنانے کے لئے

(۴) جنت کا موسم کیسا ہوگا؟

(الف) سرد و گرم ہوگا (ب) سرد ہوگا (ج) نہ سرد نہ گرم ہوگا

(۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت میں کون داخل ہوگا؟

(الف) ہر انسان (ب) جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہے (ج) گناہ گار

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- ہدایت حاصل کرنے کے حوالے سے اللہ ﷻ نے انسان کو کیا اختیار دیا گیا ہے؟

۲- پہلے رکوع میں نیک لوگوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۳- پہلے رکوع میں اہل جنت پر اللہ ﷻ کے کوئی سے پانچ انعامات بیان کریں؟

۴- دوسرے رکوع کے آغاز میں نبی کریم ﷺ کو کیا خاص احکامات دیئے گئے؟

۵- عظمتِ قرآن کے حوالے سے دوسرے رکوع میں بیان ہونے والی دو باتیں تحریر کریں؟

سوال ۳ ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	سوالات	جی ہاں	بہت حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱-	کیا میں اللہ ﷻ کا شکر ادا کرتا ہوں؟				
۲-	کیا میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں؟				
۳-	کیا میں اللہ ﷻ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتا ہوں؟				
۴-	کیا میں آخرت کے فائدے کے لئے دنیا کے فائدے کو چھوڑ دیتا ہوں؟				
۵-	کیا میں گناہگار اور نافرمان لوگوں کی بات ماننے سے بچتا ہوں؟				
۶-	کیا میں صبح و شام اللہ ﷻ کو یاد کرتا ہوں؟				
۷-	کیا میں رات میں اللہ ﷻ کا ذکر اور پاکی بیان کرتا ہوں؟				
۸-	کیا میں نے اللہ ﷻ کی رضا کا راستہ اختیار کر لیا ہے؟				

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- تین سورتیں تلاش کریں جن کے ایک سے زیادہ نام ہوں۔

سورت کا نام: ________	سورت کا نام: ________	سورت کا نام: ________
دیگر نام: ________	دیگر نام: ________	دیگر نام: ________

- کسی عالمِ دین سے پوچھ کر قرآنِ حکیم کو تھوڑا تھوڑا کرکے ۲۳ سال میں نازل کرنے کی حکمت تحریر کیجیے۔
- سُوۡرَۃُ الدَّھۡر میں بیان کی گئی جنت کی نعمتوں کی ایک فہرست بنائیں؟

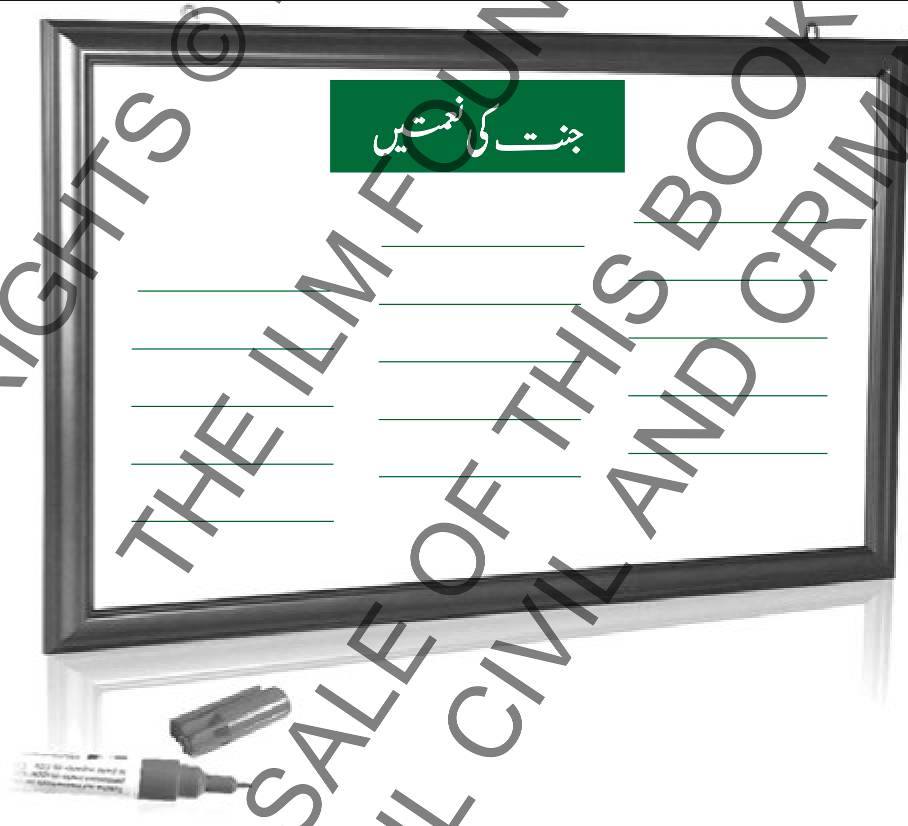

دستخط استاد مع تاریخ: ________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سبق: ۲۴

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت

(سورت نمبر: ۷۷، کل رکوع: ۲، کل آیات: ۵۰)

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہم مِنٰی کے غار میں تھے اور سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اسے تلاوت فرمارہے تھے اور ہم اسے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سیکھ رہے تھے"۔ اس سے پہلے کی دو سورتیں سُوْرَةُ الْقِيٰمَة اور سُوْرَةُ الدَّهْر اور اس کے بعد کی دو سورتیں، سُوْرَةُ النَّبَا اور سُوْرَةُ النّٰزِعٰت اگر ملا کر پڑھی جائیں تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب ایک ہی دور کی نازل شدہ سورتیں ہیں اور ایک ہی مضمون ہے جسے مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

"مُرْسَلٰت" کے معنی "بھیجی ہوئی" کے ہیں یعنی ہوائیں۔ ابتدا میں ہواؤں کی قسمیں ذکر فرما کر آخرت کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کا بیان قیامت کے واقع ہونے کی دلیل کے طور پر کیا گیا ہے۔ انکارِ آخرت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا بیان ہے۔ اس سورت میں آیت "وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ" (اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے) ۱۰ مرتبہ دہرائی گئی ہے۔ اہلِ جہنم کی سزاؤں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ نیک لوگوں کے لئے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے ان ہواؤں کی جو مسلسل بھیجی جاتی ہیں۔ پھر زور سے چلنے والی ہواؤں کی۔ اور (بادلوں کو) اُٹھا کر پھیلانے والی ہواؤں کی۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾

پھر (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا جدا کرنے والی ہواؤں کی۔ پھر (دلوں میں اللہ کا) ذکر ڈالنے والے فرشتوں کی۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۭ﴿۷﴾

حجت تمام کرنے یا ڈرانے کے لئے۔ جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ یقیناً واقع ہونے والی ہے۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾

تو جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے) اُڑا دیئے جائیں گے۔

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۭ﴿۱۱﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۭ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾

اور جب رسول مقررہ وقت پر جمع کیئے جائیں گے۔ (آخر) کس دن کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے؟ فیصلہ کے دن کے لئے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾

اور تمہیں کیا معلوم فیصلہ کا دن کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٨﴾

پھر ہم بعد والوں کو (ہلاکت میں) اُنہی کے ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا

پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں رکھا۔ ایک مقررہ وقت تک۔ پھر ہم نے ایک اندازہ مقرر فرمایا

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾

تو ہم کیا خوب اندازہ مقرر فرمانے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو نہیں بنایا سمیٹنے والی۔

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾

زندوں اور مُردوں کو۔ اور ہم نے اس میں جمے ہوئے بلند پہاڑ بنا دیئے اور ہم نے تمہیں میٹھا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ (کہا جائے گا) تم اس (جہنم) کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾

تم اس سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ جو نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ شعلوں سے بچانے والا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾

بے شک وہ (جہنم) محل جیسی چنگاریاں پھینکے گی۔ (ایسا لگے گا) جیسے وہ زرد رنگ کے اُونٹ ہوں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

یہ (وہ) دن ہے کہ نہ وہ بول سکیں گے۔ اور نہ ہی انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر پیش کر سکیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ یہ فیصلہ کا دن ہے ہم نے تمہیں اور پچھلے لوگوں کو جمع فرما لیا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع

تو اگر تمہارے پاس کوئی چال ہے تو مجھ پر چلالو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا

بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں جو وہ چاہیں گے۔ (کہا جائے گا) تم مزے سے کھاؤ اور پیو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾

ان (اعمال) کے بدلہ جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾

(اے جھٹلانے والو!) تم تھوڑا عرصہ کھالو اور فائدہ اُٹھالو بے شک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع ۲ ۱۰

پھر وہ اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- ہوائیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کی اُمید دلاتی ہیں اور اس کے عذاب سے ڈراتی بھی ہیں۔(سورۃ المرسلات، آیات:۱تا۶)
۲- قیامت ضرور واقع ہونے والی ہے۔(سورۃ المرسلات، آیت:۷)
۳- جب قیامت واقع ہو گی تو آسمان کو توڑ پھوڑ کر چمکتے دمکتے ستاروں کی روشنی ختم کر دی جائے گی اور پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دیا جائے گا۔(سورۃ المرسلات، آیات:۸تا۱۰)
۴- تمام معاملات کا فیصلہ قیامت کے دن کر دیا جائے گا۔(سورۃ المرسلات، آیات:۱۳،۱۴)
۵- حق کو جھٹلانے والے قیامت کے دن تباہی کا شکار ہوں گے۔(سورۃ المرسلات، آیت:۱۵)
۶- انسان، زمین، پہاڑ اور پانی جیسی عظیم چیزوں کو پیدا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر پوری طاقت رکھتا ہے۔(سورۃ المرسلات، آیات:۲۰تا۲۷)
۷- آخرت کا انکار کرنے والے جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔(سورۃ المرسلات، آیات:۲۸تا۴۰)
۸- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والے قیامت کے دن جنت کے درختوں کے سائے میں ہوں گے۔جنت کے چشموں سے مشروب پئیں گے اور جو ان کا جی چاہے گا وہ پھل کھائیں گے۔(سورۃ المرسلات، آیات:۴۱تا۴۳)
۹- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے مجرموں کے لئے دنیا کا تھوڑا سا ہی فائدہ ہے اور آخرت میں ان کے لئے تباہی اور بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں۔(سورۃ المرسلات، آیات:۴۶،۴۷)
۱۰- قرآنِ حکیم سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے جو انسان کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے۔(سورۃ المرسلات، آیت:۵۰)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قسم ذکر فرما کر کیا حقیقت واضح فرمائی؟
(الف) قیامت آ کر رہے گی　(ب) انسان کو موت آ کر رہے گی　(ج) زندگی مل کر رہے گی

(۲) وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ یہ آیت اس سورت میں کتنی بار دہرائی گئی ہے؟
(الف) آٹھ　(ب) دس　(ج) بارہ

(۳) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو گا؟
(الف) تباہی　(ب) بیماری　(ج) معذوری

(۴) انسان کا مادۂ تخلیق کیا ہے؟
(الف) آگ　(ب) حقیر پانی　(ج) روشنی

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

(۵) اس سورت میں زَرد اُونٹوں سے کیا مراد ہے؟

(الف) سواری والے اونٹ　　(ب) قربانی والے اُونٹ　　(ج) جہنم کے شُعلے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورت کے آغاز میں قیامت کا کیا منظر بیان کیا گیا ہے؟

۲- اہل جہنم کی روزِ قیامت کس بے بسی کو بیان کیا گیا ہے؟

۳- پرہیز گاروں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۴- آخر میں کفار کو کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

۵- آخری آیت میں لفظ "حدیث" سے کیا مراد ہے؟

سوال ۳ نیچے دیئے گئے الفاظ کے مطابق ان سے متعلق آیت نمبر تحریر کیجیے:

نمبر شمار	عنوان	آیت نمبر
۱-	تین شاخوں والا سایہ	
۲-	سائے اور چشمے	
۳-	بے نور ستارے	
۴-	محل جیسی چنگاریاں	
۵-	جمے ہوئے بلند پہاڑ	

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

❁ سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت کے علاوہ کوئی دو سورتوں کے نام بتائیں جن میں لفظ "وَیْلٌ" آیا ہو۔

سورت کا نام: ______________ سورت کا نام: ______________

❁ پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن کا آغاز قسم سے کیا گیا ہے۔

۱۔ ______________

۲۔ ______________

۳۔ ______________

۴۔ ______________

۵۔ ______________

❁ اس سورت میں جہنم کے بارے میں جو ذکر کیا گیا ہے مندرجہ ذیل چارٹ میں اُسے تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

مشکل الفاظ کے معنی

نمبر شمار	الفاظ	معنی
		سُوْرَۃُ یُوْسُف (حصّہ اوّل)
1.	اعتراف کرنا	مان لینا، قبول کرلینا، تسلیم کرنا
2.	اِقتدار	حکومت، اختیار، بادشاہت
3.	آگاہ کرنا	اطلاع کرنا، کسی بات کی خبر دینا، واقف کرنا، معلومات دینا
4.	بیابان	غیر آباد، ویران جگہ
5.	پُھسلانا	بہکانا، مائل کرنا
6.	پیروی کرنا	پیچھے پیچھے چلنا، بات ماننا
7.	تدبیر	منصوبہ، کسی کام کو آغاز سے انجام تک پہنچانے کا انتظام کرنا
8.	تعبیر	خواب کا نتیجہ بتانا، حقیقت بتانا، صحیح مطلب نکالنا
9.	تقویٰ	اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ڈرنا، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا
10.	تلقین	سمجھانا، نصیحت کرنا
11.	حسن سلوک	اچھا برتاؤ، اچھا رویہ، خوش اخلاق
12.	حکمت	عقلمندی، دانائی، کسی شے کی حقیقت جاننے کا علم
13.	خطاکار	غلطی کرنے والا، گناہگار
14.	خوشہ	ٹہنی، گچھّا، بالی، بُھٹّا
15.	خیر خواہ	بھلائی چاہنے والا، بہتری چاہنے والا
16.	درگزر کرنا	معاف کردینا، بدلہ یا انتقام نہ لینا، نظر انداز کردینا
17.	دلیل	نشاندہی کرنے والی شے، حجت، ثبوت، راستہ، رہنمائی
18.	ڈول	کنویں سے پانی نکالنے کا برتن
19.	الزام لگانا	عیب لگانا، بہتان لگانا، جھوٹی بات یا کسی جرم سے تعلق جوڑنا، قصوروار ٹھہرانا
20.	سازشیں	خفیہ تدبیر یا کارروائی، کسی بُرے مقصد کے لئے دو یا دو سے زیادہ افراد کا باہم مل کر کچھ طے کرنا، کسی کے خلاف کوئی بُری تدبیر کرنا
21.	سولی دینا	پھانسی دینا، سخت تکلیف دینا
22.	سیرت	کردار، اخلاق، عادت
23.	صاحبِ اختیار	اختیار رکھنے والا، حکم دینے والا
24.	عزیزِ مصر	بڑے عہدہ والا، وزیر
25.	غالب	زبردست، جیتنے والا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.26	غلّہ	اناج، زمین کی پیداوار
.27	فریب	چال، چالاکی، دھوکہ، جھانسا، مکر
.28	قاصد	پیغام لے جانے والا، سفیر
.29	قحط	اناج کی کمی، بارش نہ ہونے کی وجہ سے خوراک کی کمی، خشک سالی
.30	گوشوں	مختلف پہلوؤں، سمتیں، اطراف، جانب
.31	مائل ہونا	متوجہ ہونا، راغب ہونا، رغبت کرنا
.32	معزز	عزت والا
.33	ملامت	الزام، لعن طعن، ڈانٹ ڈپٹ
.34	نادم ہونا	شرمندہ ہونا
.35	نازل ہونا	اُترنا، نیچے آنا (بالخصوص آسمانی کتابوں اور فرشتوں وغیرہ کا)، واقع ہونا، وارد ہونا
.36	نزول	ورود، اُترنا، وحی یا آیاتِ قرآنی وغیرہ کے نازل ہونے کی حالت یا نازل ہونے کا عمل نیز کیفیت
.37	نشست	بیٹھنے کی جگہ، کرسی
.38	ہمدردی	دوسرے کے درد کو محسوس کرنا، مددگار ہونے کی کیفیت، کسی کے لئے اچھائی کا جذبہ رکھنا، کسی کی تکلیف دور کرنے کا جذبہ رکھنا

سُوْرَۃُ یُوْسُف (حصہ دوم)

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اندیشہ	خطرہ، خوف، فکر، ڈر، اُلجھن، پریشانی، خدشہ، بُرا ہو جانے کا ڈر
.2	بصیرت	ہوشیاری، عقل مندی، یقین، دانائی
.3	بغاوت کرنا	کسی کے خلاف اُٹھنا، مخالفت کرنا، سرکشی کرنا
.4	بینائی	آنکھوں کی روشنی، دیکھنے کی صلاحیت
.5	تنبیہ	خبردار کرنا، ڈرانا
.6	ٹالا جانا	پھیرا جانا، ہٹایا جانا
.7	خاطر تواضع کرنا	خیال رکھنا، مہمان نوازی کرنا، دھیان رکھنا، عزت کرنا
.8	خواہش	کسی بات یا شے کے حصول کی چاہت، طلب، آرزو، تمنا
.9	رازداری	کسی بات کو چھپا کر رکھنا، بھید چھپانا
.10	سُجھائی	سکھائی، بتائی، دکھائی
.11	سرمایہ	مال، روپیہ
.12	عبرت	سبق حاصل کرنا، نصیحت حاصل کرنا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.13	فاقہ کشی	بھوکا رہنا، کھانا نہ ملنا
.14	فساد	لڑائی، جھگڑا، خرابی
.15	کارساز	کام بنانے والا
.16	گھڑنا	جھوٹی بات بنانا
.17	متوجہ ہونا	دھیان دینا، فکر کسی ایک طرف ہونا، کسی کی طرف توجہ دینا
.18	محافظ	حفاظت کرنے والا، نگہبان
.19	مشرکین	مشرکین، مشرک کی جمع ہے جس کے معنی شرک کرنے والے، اللہ ﷻ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے، بت پرستی کرنے والے
.20	نافرمان	حکم نہ ماننے والا، سرکش، باغی

سُوْرَةُ الزُّخْرُف

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اعتراض	رضامند نہ ہونا، متفق نہ ہونا، نکتہ چینی، گرفت کرنا، نقص نکالنا، مخالفت کرنا، عیب نکالنا
.2	بیزار ہونا	لا تعلق ہونا، ناراض ہونا، تنگ آجانا
.3	پرہیز گاروں	برائیوں اور گناہوں سے بچنے والے، متقی، نیک لوگ
.4	پوشیدہ	خفیہ، راز، چھپی ہوئی بات
.5	تابع	ماتحت، فرماں بردار، پیروی کرنے والے
.6	جُز	حصّہ، ٹکڑا
.7	جلیل القدر	بڑے مقام و مرتبے والا، بڑی شان والا، عالی رتبہ، عظمت والا
.8	جھٹلانا	انکار کرنا، نہ ماننا، رد کرنا
.9	چوپائے	چار پاؤں والے جانور، مویشی
.10	حقیر	کم تر، چھوٹا، بے قدر، کم حیثیت، معمولی، ذلیل، خوار، جس کی کوئی عزت نہ ہو
.11	رجوع کرنا	پلٹنا، لوٹنا، واپس آنا
.12	الزامات	قصوروار ٹھہرانا، کسی پر جُرم عائد کرنا، کسی کو کسی نقصان کا ذمہ دار قرار دینا، کوئی جُرم کسی کے ذمہ لگانا
.13	زیور میں پرورش پانا	لڑکیاں جو بناؤ سنگار، زیب و زینت میں پرورش پاتی ہیں
.14	سرگوشیاں	چپکے چپکے باتیں کرنا، راز کی بات آہستہ سے کان میں کہنا
.15	کنگن	کڑے، موٹی چوڑیاں جو قدیم زمانے میں بادشاہ پہنا کرتے تھے
.16	گروہوں	گروہ کی جمع، جماعت، کسی بات پر کچھ لوگوں کا منظم انداز میں جمع ہونا، جتھا
.17	مُسلّط ہونا	چھا جانا، قابو کرنا، قابض ہو جانا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

18.	معیشت	روز گار کے ذرائع، روزی
19.	منسوب	نسبت کیا ہوا، کسی کے نام سے وابستہ کیا ہوا
20.	نقش قدم پر چلنا	فرماں برداری کرنا، پیچھے پیچھے چلنا، پیروی کرنا
21.	وارث	وراثت کا حق دار، ورثہ پانے والا، حق پانے والا

سُوْرَةُ الدُّخَان

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	بطورِ عبرت	سبق حاصل کرنا، کسی کے بُرے انجام سے نصیحت حاصل کرنا
2.	بِلبلانا	بے قرار ہونا، تڑپنا، کسی دکھ یا تکلیف کی وجہ سے بیتاب ہو جانا
3.	حور	بڑی آنکھوں والی خوبصورت عورتیں مراد جنتی عورتیں
4.	خائن	خیانت کرنے والا
5.	ڈراوے	کسی بات سے خوف دلانا، ڈرانا، بُرے انجام سے خبر دار کرنا
6.	زقّوم کا درخت	ایک کانٹے دار انتہائی کڑوا درخت جو جہنم کی تہ سے اُگے گا
7.	سرکشی کرنا	حکم نہ ماننا، نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا
8.	شدت	سختی، تیزی، حد سے زیادہ ہونا، زور
9.	عظمت	بزرگی، بڑائی، برتری، شان و شوکت، بلندی، اعلیٰ
10.	کاہن	جنّات سے خبر معلوم کرنے والا، نجومی
11.	مجنون	پاگل، دیوانہ، جنون کے مرض میں مبتلا ہونے والا جس پر جن سوار ہو جائے
12.	محروم کرنا	کسی شے کا نہ دیا جانا، منع کرنا، روک دینا، حاصل نہ ہونے دینا

سُوْرَةُ الْجَاثِيَة

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	اَڑا رہنا	جما رہنا، قائم رہنا، ضد کرنا
2.	آغاز	شروع، ابتدا، عنوان، انجام کی ضد
3.	باطل	جھوٹ، من گھڑت، غلط، ناحق
4.	باوجود	کسی بات کے ہوتے ہوئے، اس پر بھی، اس کے بعد بھی، اس کے علاوہ بھی
5.	تاکید	بار بار کہنا، سخت حکم کرنا، زور دینا
6.	دلائل	ثبوت، وجہ، وہ بات جس کے جاننے سے دوسری چیز کے بارے میں معلوم ہو جائے، کسی دعویٰ کی وجوہات
7.	غور و فکر کرنا	سوچ وبچار کرنا، گہرائی کے ساتھ دیکھنا، جاننے کی کوشش، کسی معاملے کو گہرائی کے ساتھ دیکھنا
8.	گمان	خیال، نظریہ، سوچ

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.9	گھٹنے ٹیکنا	شکست تسلیم کرنا، غلام اور مجرم کا اپنے آقاؤں کے سامنے شکست قبول کر کے بیٹھنا
.10	منتظر	انتظار کرنے والا، راہ دیکھنے والا، اُمید لگانے والا

سُوْرَۃُ قٓ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اِختتام	خاتمہ، ختم، آخر، مکمل ہونا، انجام
.2	تسبیح کرنا	تعریف کرنا، پاکی بیان کرنا
.3	تہ بہ تہ	اوپر نیچے رکھنا، ایک تہ کے اوپر دوسری تہ جمانا
.4	جاہلیت	جہالت، بے خبری، جاہل ہونا، درست علم نہ ہونا، لاعلمی، اسلام کو چھوڑ کر دوسری رائے رکھنا
.5	جبر	زبردستی کرنا، مجبور کرنا، ظلم کرنا
.6	جدوجہد کرنا	کوشش کرنا، محنت ومشقت، سرگرمی، سعی
.7	شگاف	دراڑ، چیرا، جِھرّی
.8	شہ رگ	رگِ جان، سب سے بڑی رگ جو گردن سے گزرتی ہے
.9	صُور	بجانے کا سینگ، بگل، وہ آواز جسے حضرت اسرافیل علیہ السلام محشر کے دن زندوں کو مارنے اور پھر ان کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے پھونکیں گے
.10	طعنے دینا	الزام لگانا، عیب نکالنا، طنز، ملامت، احسان جتانا، عیب یا گناہ یاد دلانا، ایسی چُبھتی ہوئی بات کہنا جس سے ایسا محسوس ہو جیسے کسی نے نیزہ مار دیا
.11	کشمکش	کروں نہ کروں کا فیصلہ نہ کرنا، دشواری، کھینچا تانی، کشاکش، الجھن
.12	نظر انداز کرنا	توجہ نہ کرنا، بے رخی کرنا
.13	نگران	دیکھنے والا، محافظ، نگہبان
.14	ہانکنے والا	چلانے والا، دوڑانے والا

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	ازل	ابتدائے زمانہ، آغازِ خلق
.2	بانجھ	جس کے ہاں اولاد نہ ہو سکے
.3	تخلیق	پیدائش، پیدا کرنا، بنانا
.4	کڑک	سخت چیخ، بجلی کی آواز
.5	متقین	اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے والے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والے
.6	مذمت	مخالفت، بُرائی، ناپسندیدگی، عیب گیری، توہین

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.7	وصیت	تاکید سے کہی گئی بات
.8	یقین دہانی	اعتماد دلانا، پکی بات کرنا، بھروسہ دلانا، یقین دلانا

سُوْرَۃُ الطُّوْر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	تاوان	جُرمانہ، بدلہ، قصاص
.2	تذکرہ	بیان، ذکر، چرچا، یادگار، گفتگو، یادداشت
.3	صحیفہ	کتاب، ورق، لکھا ہوا صفحہ

سُوْرَۃُ النَّجْم

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	احکام	حکم کی جمع، فرمان، ارشاد (جس پر عمل کرنا ضروری ہو)
.2	بطن	پیٹ
.3	شکوک و شبہات	شک و شبہہ کی جمع، بدگمانیاں، یقین نہ ہونا، اعتماد اور بھروسہ نہ ہونا
.4	عقائد	عقیدہ کی جمع، ایمان، نظریہ، اپنے اور کائنات کے بارے میں تصورات، مذہبی اُصول جن پر ایمان لانا ضروری ہے، وہ دلی بھروسہ یا اعتبار جو کسی بات یا شخص کو حق یا دُرست سمجھنے سے پیدا ہو
.5	مجمع	بہت سے لوگوں کا ہجوم، کئی لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا
.6	مشغول ہونا	کسی کام میں توجہ سے لگا ہونا، مصروف ہونا
.7	نطفہ	قطرہ جس سے انسان کو پیدا کیا گیا ہے
.8	واقعہ معراج	وہ واقعہ جس میں رات ہی رات میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان کی سیر کروائی گئی، انبیاءِ کرام علیہم السّلام سے ملاقات ہوئی، جنت اور جہنم کے درجات دکھائے گئے

سُوْرَۃُ الْقَمَر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	تلخ	ناگوار، ناپسند، کڑوا
.2	ٹڈیاں	ایک قسم کا کیڑا جو اکثر فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے
.3	دوچار ہونا	سامنا ہونا، واسطہ پڑنا، تعلق ہونا
.4	روندی ہوئی	پاؤں کے نیچے کچلی ہوئی
.5	شَقُّ الْقَمَر	چاند کا پھٹ جانا، وہ خاص واقعہ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریشِ مکہ کے مطالبہ پر ان کے سامنے چاند کو اپنی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ دکھایا
.6	قُربِ قیامت	قیامت کی نزدیکی، حشر سے قربت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.7	نحوست	نامبارک، بد بختی، بد شگونی، بد نصیبی
.8	ہجرت کرنا	ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جانا

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	آڑ	رکاوٹ، پردہ، اوٹ
.2	اَستر	کپڑے کی اندرونی تہ، لحاف یا جیکٹ کے اندر کا کپڑا
.3	سعادت	نیک یا اچھے کام کی توفیق ملنا (نحوست کی ضد)، نیکی، بھلائی، خوش نصیبی
.4	فریضہ انجام دینا	دیا اور سونپا ہوا کام پورا کرنا، ذمہ داری پوری کرنا، فرض ادا کرنا
.5	مونگے	پانی میں رہنے والے کیڑے جو خوبصورت سیپیوں کے خول بناتے ہیں
.6	نباتات	پودے، جڑی بوٹیاں، پیڑ، وغیرہ
.7	یاقوت	ایک قیمتی پتھر جو زیورات میں استعمال ہوتا ہے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَة

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اوصاف	خوبیاں، کمالات، اچھی صفات
.2	سبقت لے جانا	آگے بڑھ جانا، غالب آ جانا، فوقیت حاصل کرنا
.3	عاجز	بے بس، بے اختیار، طاقت نہ ہونا
.4	کنواری	غیر شادی شدہ لڑکی
.5	کیفیات	کیفیت کی جمع، حالت، احوال
.6	معیّن	مقرر کیا گیا، ٹھہرایا گیا، طے شدہ
.7	مُقرّب	اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے قُربت رکھنے والے، بہت زیادہ نیک لوگ، پرہیز گار، درجات میں قریب کیا ہوا، بزرگی میں اعلیٰ رتبہ دیا ہوا، بہت ہی خاص دوست، جمع مقربین
.8	نقشہ کھینچا	منظر بیان کرنا، پوری تفصیل بتانا
.9	ہولناک	خطرناک، خوفناک، ڈراؤنا

سُوْرَةُ الْمُلْك

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اوندھا	اُلٹا، منہ کے بل
.2	باریک بین	پوشیدہ باتوں کا جاننے والا
.3	دھنسا دینا	زمین کے اندر داخل کر دینا، زمین کے اندر گھسانا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.4	مرکزی موضوع	بنیادی عنوان یا مضمون، اہم موضوع، وہ بات جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہو، اصل بات

سُوْرَۃُ الْقَلَم

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	چٹیل	ہموار، یکساں میدان، وہ میدان جہاں سایہ دار درخت نہ ہو
.2	چغل خوری کرنا	کسی کی بُرائی ظاہر کرنا، لگائی بجھائی کرنے کی عادت
.3	دل جوئی	دل کو تسلی دینا، تسکین دینا، غم اور فکر دور کرنا
.4	ڈٹے رہنے	مضبوطی سے قائم رہنا، پیچھے نہ ہٹنا، جمے رہنا، اپنا موقف تبدیل نہ کرنا، اپنی بات اور رائے سے نہ پھرنا
.5	فائز ہونا	کامیاب ہونا، فتح پانا، بامراد ہونا، کسی بلند درجے پر پہنچنا

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	بالفرض	مثال کے طور پر، سمجھانے کے لئے کوئی بات عارضی طور پر مان لینا
.2	برپا کرنا	قائم کرنا، عملاً کچھ کر دکھانا
.3	بوچھاڑ	اندھا دھند، بہت زیادہ، کثرت
.4	ترغیب دلانا	شوق دلانا، رغبت دلانا، آمادہ کرنا
.5	تعجب	حیران کن، حیرت میں ڈالنے والی، حیرانی
.6	صداقت	سچائی، سچ، صحیح، دُرست
.7	ضرب	مارنا، چوٹ، وار
.8	طغیانی	حد سے بڑھ جانا، بغاوت، نافرمانی
.9	طوق	مجرموں کے گلے میں پڑی زنجیریں
.10	کھوکھلے	خالی، جس کے اندر کچھ نہ ہو
.11	گرم جوش	گہرا، پکا

سُوْرَۃُ الْمَعَارِج

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اُخروی انجام	آخرت میں انجام، روزِ قیامت ہونے والا سلوک
.2	بدحالی	غُربت، بُری حالت، خستہ کیفیت، تکلیف میں مبتلا
.3	فدیہ	جرمانہ، وہ روپیہ جس کو ادا کر کے قیدی کو چھڑایا جائے
.4	کنیز	خادمہ، نوکرانی
.5	موضوعات	موضوع کی جمع، عنوانات، جس سے متعلق بات کی جائے

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ نُوْحٍ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	جَنم دینا	پیدا کرنا، جَننا
2.	طرزِ عمل	طریقہ کار، سلوک، انداز
3.	علانیہ	بالکل واضح، عیاں، ظاہری، سب کے سامنے، کھلی، خفیہ نہ ہونا

سُوْرَۃُ الْجِنِّ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	ایندھن	جلنے والی چیز مثلاً لکڑی، کوئلہ، تیل وغیرہ
2.	ٹٹولنا	تلاش کرنا، ہاتھ پھیر کر اور چھو کر معلوم کرنا
3.	رسائی	پہنچ، دسترس، اختیار، قدرت
4.	شِہابِ ثَاقِب	ٹوٹنے والا ستارہ (Meteoroid)، چمکدار ستارہ
5.	عقل و شعور	فہم، تدبر، فکر کرنے اور سوچنے کی صلاحیت
6.	فریضۂ رسالت	وہ ذمہ داریاں اور فرائض جو اللہ ﷻ کی طرف سے رسولوں کو سونپے جاتے ہیں، منصبِ رسالت کی ذمہ داری، رسولوں کی ذمہ داریاں
7.	گھات میں لگنا	موقع تلاش کرنا
8.	وفود	وفد کی جمع، کسی قوم کی طرف سے چند لوگوں کا آنا

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	بیڑیاں	پاؤں کی زنجیریں
2.	پنج وقتہ	پانچ وقت ادا کی جانے والی
3.	ترتیل سے پڑھنا	حروف کی زبر، زیر اور پیش کا لحاظ رکھتے ہوئے صاف طور پر آہستہ آہستہ ادا کرنا، قرآنِ حکیم کی آیات کو ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے اثرات دل پر محسوس کرتے ہوئے پڑھنا
4.	رائے	کسی معاملے میں فہم، تجربہ، مشاہدہ کی روشنی میں یا عقیدہ یا یقین وغیرہ کی بنا پر قائم شدہ خیال، تجویز، مشورہ
5.	رعایت	مہربانی، پاس و لحاظ، کرم، نرمی کرنا، چھوٹ دینا

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
1.	آفت	بڑی مصیبت، بہت بڑا عذاب، دکھ، تکلیف

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.2	آگاہ	جاننا، معلوم ہونا، کسی بات سے باخبر، واقف ہونا
.3	بِدکے ہوئے	ڈرے ہوئے، خوف زدہ، ڈر کی بنا پر سہمے ہوئے
.4	جھلسا دینا	جلانا، لُو کا لگنا
.5	حسبِ معمول	معمول کے مطابق، جیسا کہ ہوتا آیا ہے، روز مرہ یا عام طور پر ہونے والے عمل کے مطابق
.6	فرائض	لفظ "فرائض" فریضہ کی جمع ہے۔ معنی ضروری ذمہ داریاں، وہ کام جن کا پورا کرنا ضروری ہو، دیئے گئے یا سونپے گئے کام، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکام
.7	کمربستہ	کسی کام کے لئے ہمت کرنا، پختہ ارادہ کرنا
.8	گروی رکھنا	کسی چیز کے بدلے کوئی چیز رکھنا، رہن رکھنا
.9	نفاق	دوغلا پن، ظاہر اور باطن میں تضاد

سُوْرَةُ الْقِيَامَة

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	پَور	انگلیوں کے جوڑ
.2	جھاڑ پھونک	جنتر منتر، کچھ پڑھ کر جھاڑنا
.3	جھنجوڑنا	زور سے ہلانا، ہوشیار کرنا، خبردار کرنا
.4	چندھیانا	آنکھوں کا سکڑ جانا، روشنی نہ دیکھ سکنا
.5	مَنی	والدین کے جسم سے نکلنے والا خاص قطرہ جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ بچہ کو پیدا فرماتا ہے

سُوْرَةُ الدَّهْر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اخلاص	دینی یا دُنیوی عمل میں نیک نیتی، خلوص، بے غرض
.2	آمیزش	ملاوٹ، کسی چیز کو دوسری چیز میں ملانا
.3	پھرائے	چکر لگانا، گردش دینا
.4	تپش	گرمی، حرارت
.5	سُونٹھ	خشک ادرک
.6	کافور	تیز خوشبو

سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	حُجّت	دلیل

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

یادداشت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل مع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل بلحاظ رکوع

حصّہ اوّل (مکّی سورتیں) سورتیں: ۱۲، قصص: ۸ قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد

قصص: حضور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام، ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت

حصّہ دوم (مکّی سورتیں) سورتیں: ۲۷، قصص: ۵ قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد

قصص: حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَۃُ الضُّحٰی، سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَۃُ التِّیْن، سُوْرَۃُ الْعَلَق، سُوْرَۃُ الْقَدْر، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت، سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر، سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ، سُوْرَۃُ النَّبَا، سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت، سُوْرَۃُ عَبَس، سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن، سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَۃُ الْبُرُوْج، سُوْرَۃُ الطَّارِق، سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی، سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ، سُوْرَۃُ الْفَجْر، سُوْرَۃُ الْبَلَد، سُوْرَۃُ الشَّمْس، سُوْرَۃُ الَّیْل

حصّہ سوم (مکّی سورتیں) سورتیں: ۲۲، قصص: ۲ قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد

قصص: شمائل النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

سورتیں: سُوْرَۃُ یُوْسُف، سُوْرَۃُ الزُّخْرُف، سُوْرَۃُ الدُّخَان، سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ، سُوْرَۃُ قٓ، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت، سُوْرَۃُ الطُّوْر، سُوْرَۃُ النَّجْم، سُوْرَۃُ الْقَمَر، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن، سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ، سُوْرَۃُ الْمُلْک، سُوْرَۃُ الْقَلَم، سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ، سُوْرَۃُ الْمَعَارِج، سُوْرَۃُ نُوْح، سُوْرَۃُ الْجِنّ، سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَۃُ الْقِیَامَۃ، سُوْرَۃُ الدَّھْر، سُوْرَۃُ الْمُرْسَلَات

حصّہ چہارم (مکّی سورتیں) سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۂ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

سورتیں: سُوْرَۃُ مَرْیَم، سُوْرَۃُ طٰہٰ، سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء، سُوْرَۃُ الْحَجّ، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان، سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء، سُوْرَۃُ النَّمْل، سُوْرَۃُ الْقَصَص، سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت، سُوْرَۃُ الرُّوْم، سُوْرَۃُ لُقْمٰن، سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ سَبَا، سُوْرَۃُ فَاطِر، سُوْرَۃُ یٰسٓ، سُوْرَۃُ صٓ، سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف

حصّہ پنجم (مکّی سورتیں) سورتیں: ۱۵، قصص: ۷ قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد

قصص: قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل (سورۂ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، سُوْرَۃُ یُوْنُس، سُوْرَۃُ ھُوْد، سُوْرَۃُ الرَّعْد، سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم، سُوْرَۃُ الْحِجْر، سُوْرَۃُ النَّحْل، سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل، سُوْرَۃُ الْکَھْف، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَۃُ الزُّمَر، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن، سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ، سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

حصّہ ششم (مدنی سورتیں) سورتیں: ۴، قصص: ۳ قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد

قصص: غزوہ احد (سورۂ آل عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَۃُ الْاَنْفَال، سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ

حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں) سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ ہابیل و قابیل (سورۃ المائدہ)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، صلح حدیبیہ، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

سورتیں: سُوْرَۃُ النِّسَآء، سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، سُوْرَۃُ النُّوْر، سُوْرَۃُ مُحَمَّد، سُوْرَۃُ الْفَتْح، سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت، سُوْرَۃُ الْحَدِیْد، سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ، سُوْرَۃُ الْحَشْر، سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ، سُوْرَۃُ الصَّف، سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن، سُوْرَۃُ التَّغَابُن، سُوْرَۃُ الطَّلَاق، سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION